بشارة الفساق

فی المطبع الواقع فی

آگرہ ... مفید

عام سنة ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی العفو الواسع والعقاب الشدید وما ربک بظلام
والسلام علی اشرف من اظلت علیہ السماء واقلتہ البیداء وعلی آلہ
معہم صلوٰۃ تنمو کل حین وتزید ابدا — ہے کہ اسلام غریب
قیامت کا قریب آ گیا ہے اور مسلمان — با کر سو رہے ہیں
مسلمانوں میں ایسی کثرت فسق و فجور و معاصی و محارم و لہو و لعب کے
کہ انسے پہلے اگلے وقت میں کثرت عبادت کی تھی سبکو یہ بات معلوم ہے کہ
کسی گناہ کی سزا و جزا ویسی سخت نہیں ہے جیسے گناہ کبیرہ کی ہوتی ہے خواہ
دین ہو یا معاملہ میں یا عادت میں پھر خواہ اعضا و جوارح سے صادر ہو
سے اس گناہ کے جو کچھ نحوست و ظلمت و بے برکتی گھر میں شہر میں ملک میں
دوسرے گناہ صغیرہ سے نہیں ہوتی اگرچہ اصرار کرنا صغیرہ پر بھی دلکو سیاہ

پہر حرام ہونا ہر گناہ کبیرہ کا خلاف شرع ہونا ہر منکر کا سبکو معلوم ہے مگر اس حرام کو یار
لوگ اس بیخوفی سے کرتے ہین جیسے کوئی حلال کام کے کرنے مین چیت وچالاک ہوتا ہے
کہتے ہین کہ اللہ غفور و رحیم ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے شفیع ہین ہم
کچھ بہی کیون نکرین ہماری مغفرت ضرور ہوجاویگی رسول خدا ہمکو بخشوا دینگے سو یہہ تو سچ ہے
کہ اللہ غفور و رحیم ہے مگر قہار جبار شدید العقاب سریع الحساب بہی ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیشک عاصیان امت کی شفاعت کرینگے جو مرتکب کبیرہ وغیرہ کے ہوئے
ہین مگر اوس شخص کی جسکی شفاعت کا اذن طرف سے خداے پاک کے ہوگا نہ ہر مرتکب
کبیرہ کے جو گناہ کرتے کرتے مرگیا ہے البتہ جسنے دنیا مین اپنے گناہون سے توبہ نصوح
کرڈالی ہے پہر اوس گناہ کے اردگرد نہ پہرا تو اوسکے لئے امید مغفرت و شفاعت کی ہے
جس گناہ سے اتفاقًا توبہ نصیب نہوئی وہ مشیت الٰہی پر موقوف ہے چاہے اوسکو بخشے
چاہے اوسپر پکڑے اگر سارے گناہگار شفاعت سے بخشدئے جایا کرین تو پہر کارخانہ
عذاب وعقاب کا بالکل بیکار ٹہیریگا سوا کفار کے کوئی مجرم جہنم مین نہ جاویگا حالانکہ صدہا
آیات وحدیث مین اعمال بد افعال کبیرہ پر اہل اسلام کے لئے وعید دخول نار کی آئی ہے
پہر کوئی انمین زیادہ رہیگا کوئی کم سب سے زیادہ کم عذاب مین وہ شخص ہوگا جسکو برابر عمر دنیا کے
جہنم مین عذاب کرینگے زیادہ عذاب والون کا حساب احقاب تک پہونچتا ہے سو جب یہہ بات
مقرر ہوئی کہ مرتکبان کبیرہ وعاصیان اہل اسلام سیر دوزخ کی کرینگے فساق فجار صدہا شخص
جہنم ہونگے تو ضرور ہوا کہ جو سزا جزا وعید انکے لئے احادیث مین آئی ہے اوسکی بشارت انکو
سنا دیجاوے تاکہ یہہ لوگ معلوم کرلین کہ نتیجہ انکے اعمال بد کا کیا ہوگا

مقدمہ

ارتکاب گناہ کبیرہ کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہہ صورت ہے کہ حالت شباب مین کہ شعبہ جنون
کا ہوتا ہے دہوکے دہڑی بہول چوک نادانی ناتجربہ کاری سے کوئی گناہ باغواے نفس و
شیطان یا بہ برکت صحبت بد ہوگیا فی الفور اوسپر متنبہ ہوکر توبہ کرڈالے دوسری صورت یہہ ہے

کہ اوس گناہ کو ایک عادت دائمی ٹہیرالیا ہے اگر اتفاقاً توبہ بہی کی تو پہر توڑ ڈالی سو
پہلی صورت مین تو توبہ اپنا اثر دکہاتی ہے گناہ کو مٹا دیتی ہے بلکہ ایسے تائب کو برابر
متقی کے بنا دیتی ہے گو کیسا ہی گناہ کیون نہ کیا ہو زنا چوری شراب خواری وغیرہ کا
دوسری صورت مین نوبت کفر کی پہونچ جاتی ہے دل سیاہ ہوکر پتہر کا نقش ہوجاتا ہے
نوبت ختم وطبع ورین کی پہونچتی ہے نعوذ باللہ منہ پہر جو گناہ توبہ کرنے سے محل عفو مین
تہا اوسکا وبال توبہ توڑنے سے پہر عود کر آتا ہے نہ پچہلے گناہ معاف نہ اگلے سو ایسا
دل فاسقون فاجرون کا دل ہوتا ہے جنکے دل سے لذت گناہ کی کسیطرح نہین جاتی
جب ہوش اوٹہتا ہے تو جی کسی بڑے ہی گناہ کرنے کو چاہتا ہے آنکہین یہہ ہمت کسیکو
کبہی نہین ہوتی کہ فلان عادت بد کو چہوڑ دینا چاہیئے بلکہ جسقدر عمر زیادہ ہوتی ہے
حوصلہ عیش وعشرت ومعصیت ولہو ولعب کا زیادہ ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ اسی حال
مین ناگہان موت آجاتی ہے سارا عیش دہرا رہتا ہے حسرت وافسوس ہمراہ جاتا ہے قبر
دوزخ کا ایک گڑہا ہوجاتی ہے جنازہ بہاری ہوجاتا ہے سو منہ پر سیاہی آجاتی ہے
پہر نہ کوئی یار وفادار کام آتا ہے نہ کوئی عاشق زار گناہ ایسی چیز ہے کہ جسکے دل مین
اوسکا مزا سما یا ہوتا ہے گو ابہی اوس گناہ کو نہین کیا ہے فقط ارادہ ہی جم گیا ہے
لیکن ظلمت اوسکے چہرہ پہر نظر آنے لگتی ہے خدا کی پہٹکار برسنے لگتی ہے پہر جب اوسکی عادت
کرلی تو لعنت کا مینہ برستا ہے جیسے ہمیشہ شراب پینا زنا کرنا سود کہاتا بی بی کا شوہر کو
ناراض رکہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقسیم امت کی دو طرح پر رکہی ہے
ایک مومن تقی دوسرا فاجر شقی قرآن پاک مین فساق فجار کا ذکر ہمراہ کفار کے کیا ہے
نہ ہمراہ اہل ایمان کے اگرچہ فاسق کو حکم کافر کا نہین دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو رشتہ
فسق وفجور کا کفر کے ساتھ ہے وہ ایمان کے ساتہہ نہین ہے اسی وجہ سے فاسق فاجر
لوگ اہل ایمان سے نفرت کرتے ہین اہل تقویٰ کو اجنبی وغیر وبیگانہ سمجھتے ہین فساق فجار

کفار بے نماز بے روزہ بدلوگون سے صحبت رکہتے ہین کیونکہ تارک نماز و روزہ عمداً شرع
مین کافر ہوتا ہے بلکہ بعض مسلمان عورتین کافرون سے بہی یاری آشنائی زناکاری کرتی
ہین اگر فسق کو کفر سے الفت دلی ایمان سے عداوت جانی نہوتی تو مسلمان کہلا کر کسی ہندو
سے ہرگز آشنائی نکرتین کسبیون خانگیون کٹنیون کی صحبت پسند نہ آتی لکن جب نیک عورتون
سے واسطہ نرکہا ان خبیثات و خبیثین کو واسطے دوستی آشنائی و صحبت کے پسند کیا تو معلوم
ہوا کفر کی رات آئی ایمان کا دن گیا اسیطرح جتنے مرد فاسق فاجر ہین وہ صحبت اہل علم و دین
سے بہاگتے ہین لقون شہدونکو اپنا ہمنشین بناتے ہین معلوم ہوا کہ فسق کو کفر سے قرابت
قریبہ حاصل ہے یہہ اصرار کبائر کا ان حضرات با برکات کو سرحد کفر تک بخوبی رسید رسانی کرتا
ہے یہی وجہ ہے کہ شرع شریف مین جس جگہہ مسئلہ کفائت نکاح کا لکہا ہے وہان یہہ بہی ذکر
آیا ہے کہ مومن فاسق کا کفو نہین ہوتا ہے قرآن و حدیث سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ
مومن کسی فاسق کافر سے رشتہ نکرے دوستی نرکہے برادری کا سا برتاو نکرے بلکہ ایسے
لوگون کو حقیر و ذلیل سمجہے اول نصیحت کرے اگر وہ راہ راست پہ آجاوین تو فبہا ورنہ چہوڑ
مجبوری دل سے بیزار رہے گو بضرورت دنیاوی اونسے لین دین کا کام پڑے مگر آجکل بڑا
خیرخواہ دوست جانی رشتہ دار حقیقی وہی شخص ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فاسق فاجر ہو صلہ
رحم بہی اوسی کے ساتہہ زیادہ ہوتا ہے برادری کا برتاؤ بہی اوسی سے زیادہ رہتا ہے
گو اوسکا نسب بہی مثلاً صحیح نہو ماں باپ کا نکاح بہی ثابت نہو حالانکہ شرع شریف مین صحیح النسب
حقیقی بہائی بہن باپ چچا سے جبکہ وہ دشمن خدا فسیق و ولیت فاجر العمل ہون ترک برادری کا
حکم آیا ہے وہان تو یہہ شدت یہان یہہ آسانی پہر اگر یہہ صریح خدا و رسول کے ساتہہ ضد نہین
ہے تو کیا ہے بہرحال آفات فسق و فجور کے بیحساب ہین سارہی خلق اسمین گرفتار ہے الا ماشاء اللہ
گرفتاری بہی کیسی کہ انہین کامون کو دین سمجہہ لیا ہے زناکاری شرابخواری رقص سرود کہیل
تماشا لہو و لعب اسراف ریاکاری حق تلفی نا انصافی ظلم کو عبادت سمجہہ لیا ہے ہوا و نفس شہوت

شہوت دل کو معبود قرار دیا ہے جب منع کرو مونہہ سے وہ کلمے نکلتے ہین جنہین خوف کفر کا ہوتا
ہے آٹھہ پہر مین ایک دم بہی نہ خدا یاد آتا ہے نہ موت نہ قبر نہ حشر نہ نشر نہ جہنم گویا سارا عمر ازہمگی
کا اسی جگہہ ہے یہین کا فقط جینا مرنا ہے جو عیش کر لیا وہی غنیمت ہے پہر یہہ لذت کہان
نصیب ہوگی یہی قول اگلی امتون کا تہا جنپر کیا رہ طرح کا عذاب الٰہی وقتاً فوقتاً موافق
گناہ ہر امت کے نازل ہوا آدمی سوچے تو معلوم کر سکتا ہے کہ دنیا کی کوئی لذت ایسی
نہین ہے جسکو کوئی فرد بشر جائز طور پر نکر سکتا ہو پہر اوس عیش کو ناجائز طور پر کرکے
مستحق جہنم ہونا بجز حماقت کے اور کیا ہے بڑا عیش یہہ ہے کہ مرد عورت سے صحبت کرے
عورت مرد سے جماع کرے اوسکے لیے نکاح مقرر ہے زنا مین بہی یہی صحبت کرنا ہوتا ہے نہ
اور کچہہ مگر نکاح سے چہرہ نورانی رہتا ہے زنا سے مونہہ کالا ہو جاتا ہے اگر مرد کا دل کسی
عورت پر آجاوے تو وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کرے وسوسۂ شیطانی دور ہو جاویگا
اسلیے کہ جو چیز اوس عورت کے پاس ہے وہی اس بی بی کے پاس بہی ہے عورت کا بہی
اگر کسی مرد کو دیکہکر بہکے اپنے شوہر کے پاس آکر صحبت کرے جو چیز اوس مرد کے پاس ہے وہی
اس شوہر کے پاس بہی ہے ہاں کراہت منظر شرمگاہ سواے مین سارے مرد عورت برابر ہین
لذت جماع مین بہی سب انسان یکسان ہین پہر زناکاری کی کیا حاجت مگر یون کہہ سکتے
ہین کہ جہنم کی حاجت ہے مرد کو بصورت ضرورت کے چار نکاح تک کی ایک وقت مین اجازت
ہے اس سے بہتر اور کیا صورت حفظ کی زنا سے ہوگی ورنہ سو دو سو چار سو بلکہ ہزار عورت
سے اگر حرام بہی کیا تو ابہی ہزارون عورتین دنیا مین باقی رہگئین ہین جنسے کسیطرح زنا نہین
کر سکتا ہے پہر اس روسیاہی سے کیا حاصل ہان جہنم کی آبادی بدون زنا کے نہین ہوسکتی
ہے عورت بہی بعد موت شوہر یا طلاق شرعی یا خلع کے دوسرا تیسرا نکاح کر سکتی ہے پہر کیا ضرورت
ہے کہ حرام کرے یہہ اور بات ہے کہ شرفا کی عورتین مثل کسبیون کے بیحیا نہین ہوتین انکے مرد
مثل حرامزادون کے بے شرم نہین ہوتے سو جو لطف صحبت کا زن باحیا کے پاس ملتا ہے

یا مرد باحیا سے عورت کو حاصل ہوتا ہے وہ لطف ہرگز ان ناپاکون مین نہین ہوتا یہ اس
کام مین مثل حیوان کے ہوتے ہین معہذا بطریق تنزل یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ مرد لطیف ظریف
اپنی بی بی کو بہی ہم مذاق اپنا کرسکتا ہے اسیطرح خوش مزاج بی بی شوہر کو خوش مزاج
بنا سکتی ہے بلکہ جسقدر بے تکلفی و محبت میان بی بی سے کریگا یا بی بی میان سے الفت
کریگی باہم حق شرعی یکدیگر کا لحاظ ہوگا تو یہہ سارا تلاعب باہمی انکا عبادت ٹہیریگا جسطرح
بیحیائی کرنا ہمراہ دلبران بازاری کی موجب شقاوت و بدبختی کا ہوتا ہے اسیطرح عوض
شراب کے ماء اللحم ہے عوض سرود کے اشعار حسنہ کا پڑہنا سننا ہے طہارت مکان کی
عمدگی لباس کی درستی سواری کی اگر واسطے اظہار شکر نعمت الٰہی کے نہ بطریق نازش
و اسراف کے تو ہرگز شرع اوس سے مانع نہین ہے قل من حرم زینة اللہ التی اخرج
لعبادہ والطیبات من الرزق اسیطرح عمدہ طعام کہانا منع نہین گہر کی آرائش قطعات
آیات و رباعیات نصائح وغیرہا سے جو بقلم جواہر رقم مکتوب ہون مباح ہے پہر کیا ضرورت
ہے کہ تصویر کے چوکٹے لگا کر گہر کو بتخانہ بنایا جاوے رحمت کے فرشتون کا آنا جانا بند کردیا
جاوے کتے پالے جاوین کبوتر گہر سے نکالے جاوین علی ہذا القیاس جس امر کو عیش سمجہا جاتا
ہے مثل اوسکی یا نظیر اوسکا شرع شریف مین موجود و جائز ہے پہر صورت شرعی کو چہوڑ کر
صورت منکر کو اختیار کرنا صریح دلیل ہے اس بات کی کہ قسمت مین جہنم لکہی ہے تقدیر
مین دوزخ ٹہیر چکی ہے اللھم احفظنا اب بعد ختم اس مقدمۂ مختصر کے جسکی تفصیل کو ایک
دفتر طویل کافی نہین ہوسکتا ہے اس رسالے مین بجائے باب و فصل کے سرخی بشارت
لکہی جاتی ہے فاسقون فاجرون کو مژدہ عقاب و عذاب دیا جاتا ہے نوید جہنم و دوزخ
سنائی جاتی ہے جسطرح قرآن پاک مین آیا ہے فبشرھم بعذاب الیم اور حدیث مین
فرمایا ہے ابشروا ابا الناس ہم امید کرتے ہین کہ اس رسالے کے پڑہنے دیکہنے سے ایمان مومنین
کو قوت ہوگی جس فاسق فاجر کی تقدیر مین توبہ لکہی ہے اوسکو توبہ نصیب ہوگی ورنہ اندیشے

کے سامنے رونے کا کچھہ فائدہ نہین ہان اتنا ضرور ہے کہ جو انجام افعال بد و اعمال کبیرہ
کا مقرر ہے اور فساق فجار ملت اسلام کو اوسپر آگاہی نہین ہے کسیقدر او نکو اطلاع
حاصل ہوجاویگی حجت الٰہی اونپر تمام ہوگی ہم بھی نزدیک خدا کے بریٔ الذمہ ٹھیرینگے اسلیے
کہ ہمارا کام فقط زبان سے کہنا دل سے بیزار رہنا ہے ہمکو یہہ قدرت نہین ہے کہ ہم
کسی منکر کو ہاتھہ سے مٹا دین یہہ کام رؤسا رکا ہے سو وہ سب سے زیادہ مبتلا رفسق و
فجور رہتے ہین اونکو اس سے کیا غرض کہ ایمان رہا یا گیا اونکو تو فقط اپنے ہی کی خوشی
دیکھے چین سے یا لہو ولعب وعیاشی سے کام ہے کل میسر ہا خلق مگر وہ وقت اب قریب
آگیا کہ یہہ لوگ بھی نتیجہ اپنی اس آزادی وعیش پردازی کا آنکھہ سے دیکھہ لینگے پھر دنیا
و آخرت مین اپنے نصیب کو پھوٹ پھوٹ کر روئین گے خدا و رسول کی نافرمانی اس جرات
و بیباکی کے ساتھہ کچھہ کھیل تماشا نہین ہے اسکی حقیقت جسوقت کہ کھلے گی تب آٹے دال کا بھاؤ
بخوبی معلوم ہوجاویگا انشاء اللہ تعالے ٭

بشارت از بہر ریاکاران

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ قیامت مین شہید و عالم و قاری و دولت مند کو
نعمت یاد دلا کر پوچھین گے کہ تو نے کیا کام کیا ایک کہیگا مین شہید ہوا دوسرا کہیگا مین نے
علم سکھایا تیسرا کہیگا مین قرآن پڑھا کرتا تھا چوتھا کہیگا مینے جہان تیری خوشی تھی وہان
مال خرچ کیا ان سب سے کہا جاویگا تم جھوٹے ہو تو اسلیے لڑا کہ بہادر کہلاوے تو نے اسلیے
علم سکھایا کہ عالم مشہور ہو تو نے اسلیے قرآن پڑھا کہ قاری کہلاوے تو نے اسلیے مال دیا تھا
کہ سخی مشہور ہو پھر حکم ہوگا کہ ان سبکو مونہہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ مین ڈالدو یہہ خلاصہ
ہے حدیث طویل کا جسکو مسلم ونسائی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے **فائدہ**
معلوم ہوا کہ ریا افضل اعمال کو بھی فاسد کردیتی ہے بجاے مغفرت کے سیر جہنم کراتی ہے

محنت برباد گناہ لازم ہوتا ہے گناہ ظاہری سے تو بعض لوگ بچ بہی جاتے ہین لکن امرار و سار و علمار
قرار جنکا ظاہر بہت اچہا ہوتا ہے انکو ریاکاری تباہ کردیتی ہے ہزار مین ایک ہی مخلص نہین ہوتا
ریاکی سزا جہنم اسلئے ہے کہ ریا چہپا شرک ہے جب دوسرے کے دکہانے سنانے کو یا شہرت
و ناموری کے لئے کام کیا تو گویا وہ دوسرا اسکا معبود ٹہیرا یہہ اوسکا عابد ہوا ٭

بغیر حق ہرچہ دلت را بربود	سد راہ تو ہمان خواہد بود

حدیث ابی بن کعب مین صاف فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس امت مین سے کوئی کام
آخرت کا دنیا کے لئے کیا تو آخرت مین اوسکا کچہہ حصہ نہین ہوگا اسکو احمد و ابن حبان و
بیہقی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے اس خوش نصیبی کے سوا ایک نفع یہہ ہی
کہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے سنایا لوگون کو کام اپنا اللہ اوسکو سب کے سامنے
حقیر و ذلیل کریگا رواہ الطبرانی بسند صحیح والبیہقی اسیطرح جو کوئی اپنا کام کسیکو
دکہاتا ہے تو اللہ اوسکا کام سبکو دکہا دیگا یعنی اس ریاکار کو رسوا و فضیحت کریگا رواہ
الشیخان اس رسوائی سے بڑہ کر ایک یہہ نقمت ہے کہ جو کوئی آدمی کوئی عمل آخرت کا کرتا ہی
مگر ارادہ آخرت کا نہین رکہتا ہے تو وہ سارے آسمانون اور زمین مین ملعون ہوتا ہی اسکو
طبرانی نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے بلکہ حدیث جارود مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ
جسنے دنیا کو عمل آخرت کے ساتہہ طلب کیا اوسکا مونہہ بگڑجاتا ہے اوسکا ذکر مٹ جاتا ہے اوسکا
نام جہنم مین لکہہ لیا جاتا ہے رواہ الطبرانی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہہ بہی آیا ہے
کہ جہنم مین ایک جنگل ہے اوسکا نام جب الحزن ہے جہنم اوس جنگل سے ہر دن سو بار پناہ
مانگتی ہے اوسمین ریاکار قاری داخل ہونگے رواہ الترمذی طبرانی مین بجاے قراء کے
مطلق ریاکار آئے ہین یہہ ریا سب اعمال مین ہوتی ہے کیا علم کیا صدقہ کیا حج کیا جہاد کیا
ہجرت کیا روزہ کیا صرف مال وطعام ولباس ومکان ومرکب وغیرہا حدیث شداد بن اوس
مین مرفوعاً آیا ہے جسنے روزہ نماز صدقہ ریا کے لئے کیا وہ مشرک ہوا رواہ البیہقی بلکہ

حدیث ابی سعید خدری مین ریا کو فتنۂ دجال سے بہی زیادہ خوفناک بتایا ہے لوگون کے
دکھانے کو اچہی طرح نماز پڑہنا شرک خفی ٹھیرایا ہے رواہ ابن ماجه والبیهقی حدیث محمود
بن لبید مین ریا کا نام شرک السرائر بتلایا ہے رواہ ابن خزیمة فی صحیحه معاذ نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تہوڑی ریا بہی شرک ہے رواہ ابن
ماجة والبیهقی حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے معلوم ہوا کہ اگر دس عمل مین ایک عمل مین بہی
لگاؤ ریا کا ہے تو یہ شخص مشرک ہے سارا کیا ہوا اسکا اکارت ہے تتبع سنت سے یہی
معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح بعض حسنات سارے سیئات کو مٹا دیتے ہین اسیطرح بعض سیئات
بہی سارے حسنات کو خاک مین ملا دیتے ہین جیسے ریا یا ناراض رکہنا عورت کا شوہر کو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تہے کہ سب سے زیادہ مجہکو ڈر تمپر اس شرک اصغر کا یعنی
ریا کا رواہ احمد باسناد جید عن محمود بن لبید وابن ابی الدنیا والبیهقی
جس کام مین ریا ہے وہ کام خدا کے لیے نہین ہوتا ہے اس کام کا اجر وہی دے جسکے لئے
کیا گیا ہے سو وہ کیا خاک دیگا پیر خود ریا نرہ شفاعت کیا ہے ریا چیونٹی کی چال سے بہی
زیادہ مخفی ہوتی ہے اسکا پہچاننا بڑے ستا شمند لوگون کا کام ہے نہ ہر انسان کا اسکا علاج
یہہ ہے کہ یون کہے اللهم انا نعوذ بك من ان نشرك بك شیئا نعلمه ونستغفرك
لما لا نعلمه اس دعا کو احمد وطبرانی وغیرہما نے مرفوعا ابو موسی اشعری سے روایت کیا ہے
حاصل بحث یہہ ہوا کہ شخص ریاکار مشرک ذلیل خوار جہنمی دوزخی ہوگا اللهم احفظنا
وارحمنا وتب علینا

بشارت متبعین

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے نکالی ہمارے اس کام
مین ایسی چیز جو اس مین نہین ہے وہ مردود ہے رواہ البخاری ومسلم ابو داؤد

لفظ یہہ ہے جس نے کیا کوئی کام برخلاف ہمارے کام کے وہ مردود ہے مسلم کا ایک لفظ
یہہ بہی ہے جس نے کیا کوئی ایسا کام جسکا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے اس حدیث سے اور
شخص اور اوس چیز دونون کا مردود ہونا نکلتا معاویہ کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان مین کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا فرمایا جو لوگ
تم سے پہلے تہے اہل کتاب مین سے وہ بہتر فرقے ہوگئے یہہ امت تہتر فرقے ہوجاویگی بہتر
فرقے دوزخی ہین ایک جنتی وہ فرقہ جماعت ہے رواہ احمد وابو داؤد جماعت سے
مراد اس جگہہ گروہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کا ہے کہ ان سب کی ایک ہی چال ڈہال
تہی یا فقط صحابہ مراد ہین پہر جو کوئی شخص اونکی چال ڈہال پر ہوگا وہ بہی حق پر ہے حدیث
عائشہ مین چہہ قسم کے لوگون پر لعنت خدا کی اور ہر نبی مجاب الدعوۃ کے آئی ہے اونمین ایک
تارک سنت بہی ہے رواہ الطبرانی وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے
جب فقط ترک سنت سے لعنت پڑتی ہے تو جو کوئی عامل بدعت یا محدث بدعت ہے وہ
بالاولے ملعون مردود ہوگا غضیف بن حارث نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ نہین نکالی
کسی قوم نے کوئی بدعت مگر اوٹہ گئی مثل اوسکی ایک سنت سو تمسک کرنا سنت سے بہتر ہے
نکالنے بدعت سے رواہ احمد والبزار معلوم ہوا کہ بدعتی قوم مین کوئی سنت باقی
نہین رہتی ہے تیہ سب بسبب ترک سنت کے زبان نبوت پر ملعون ہوتے ہین انس
بن مالک کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ اللہ نے پردہ مین رکہا ہے توبہ کو ہر بدعتی سے جبتک
کہ وہ اپنی بدعت کو ترک نکرے رواہ الطبرانی اس حدیث کی سند حسن ہے معلوم ہوا
کہ بدعتی کو توبہ میسر نہین ہوتی بلکہ حدیث حذیفہ مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبول نہین کرتا اللہ بدعتی سے نماز نہ روزہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد
نہ نفل نہ فرض وہ اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بال آٹے سے رواہ ابن ماجۃ
یہہ بہت بڑی بشارت ہے واسطے اہل بدعت کے خواہ اکثر بدعت مین مبتلا ہون یا چند

بدعات ہین کہ نہ کوئی انکی عبادت فرض ونفل قبول نہ تو بہ پسر آپ اس سے زیادہ
اور کیا چاہیے عرباض بن ساریہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
تم دور رکھو آپکو محدثات سے بے شک ہر محدث یعنی بدعت گمراہی ہے رواہ ابو داؤد
والترمذی وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین ہر بدعت کو ضلالت فرمایا ہے اہل
بدعت کہتے ہین یون نہین ہے بلکہ بعضی بدعت حسنہ ہوتی ہے بعضی سیئہ تہہ معارضہ
ہے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلا کسی دلیل کے جہر دراسے ہر بدعت
کا ضلالت ہونا حدیث صحیحین مین بھی آیا ہے مسلم وابن ماجہ نے جابر سے اوسکو روایت
کیا ہے لفظ حدیث کا یہہ ہے کہ بہتر بات اللہ کی کتاب ہے بہتر چال محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی چال ہے بدتر سب امور مین محدثات ہین ہر بدعت ضلالت ہے معلوم ہوا
کہ سوا کتاب وسنت کے جو کچھہ ہے وہ بدعت ہے تیہہ بھی اس سے نکلا کہ بدعت والے
تارک کتاب اللہ وہدی نبوی ہوتے ہین ایک اور بڑی منقبت اہل بدعت کی حدیث
عمرو بن عوف مین مرفوعاً یہہ آئی ہے کہ جسنے نکالی کوئی بدعت ضلالت جسکو اللہ ورسول
پسند نہین کرتے تو اوسپر گناہ اون سب لوگون کا ہوگا جو اوسپر عمل کرینگے الخ رواہ
الترمذی وابن ماجۃ ترمذی نے کہا اسکی سند حسن ہے منذری نے کہا اسکے شواہد
ہین گویا اہل بدعت کے لئے یہہ ایجاد ایک صالحات باقیات سے ہے خدا مبارک کرے
ہم غربا کو اس نعمت عظمیٰ سے محروم فرماوے ؂

بشارت ابتدا البشر

جریر نے کہا مضر کی قوم ننگے بدن تلوارین لگائے ہوئے پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انکی محتاجی دیکھکر متغیر

ہو گیا خطبہ پڑہا کسی نے دینار کسی نے درہم کسی نے کپڑا کسی نے گیہون کسی نے جو کسی نے کہجور صدقے مین دیئے ایک انصاری نے ایک کیسہ گران دیا پہر لوگ جہک پڑے بہت سا طعام و لباس جمع ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا فرمایا جسنے نکالی اسلام مین کوئی سنت نیک یعنی اچھی چال اوسکو اجر ہے اوس چال کا اور اجر ہے اوسکا جو کوئی عمل کریگا اوسپر بعد اوسکے بغیر اسکے کہ اون لوگون کا اجر کم ہو اور جسنے نکالی اسلام مین کوئی چال بری اوسپر گناہ ہے اوس چال کا اور گناہ اوسکا جو کوئی چلے اوسپر بغیر اسکے کہ اون لوگون کا گناہ گہٹے رواہ مسلم والنسائی وابن ماجۃ والترمذی مختصرا معلوم ہوا کہ ابتدا البشر مین بہت بڑا فائدہ ہے کہ قیامت تک سب عمل کرنیوالون کے گناہ اسکے گلے بندہتے ہین یہ مضمون حدیث حذیفہ مین بہی آیا ہے حاکم نے اوسکو صحیح الاسناد کہا ہے صحابہ نے اس قوم کو صدقہ دیا اب قیامت تک جو کوئی کسی محتاج سے کسیطرح کا سلوک کریگا اوسکا اجر انکو بہی ملیگا اوسکو بہی ملیگا اسیطرح جو کوئی برا کام جاری کر جاتا ہے یا کسی گناہ و بدعت کو نکال جاتا ہے تو اوسکو جزا اوس گناہ و بدعت کی مثل سارے گنا ہگارونکے قیامت تک ملتی ہے اس سے زیادہ اور کیا سعادت ہو گی ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی جان ظلم سے قتل نہین کیجاتی مگر پہلے بیٹے آدم پر ایک حصہ اوس خون کا ثابت ہوتا ہے سبب اول اوسی نے سنت قتل نکالی ہے رواہ الشیخان والترمذی اسیطرح جسنے زناکاری جاری کی یا شرابخواری نکالی اپنے گہر یا شہر یا قوم یا ملک مین اوسکو جہان بہر کے زانی شرابی کا گناہ ملیگا وعلی ہذا القیاس ؁

بشارت ہے تعلم علم لغیر وجہ اللہ

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے سیکہا ایسا علم جس سے خدا مقصود ہو نہین سیکہا اوسکو مگر اسلئے کہ پاوے کچہ سامان دنیا کا تو وہ قیامت کے دن

جنت کی ہوا بھی نپاویگا رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث
شرط بخاری ومسلم پر ہے اس حدیث مین بہت بڑی بشارت ہے اون علما کو جنہون نے علم دین
کو وسیلہ تحصیل دنیا کا ٹہیرایا ہے حافظ قاری واعظ مؤلف بنکر عوام کو دام فریب مین لاکر
دنیا کماتے ہین بڑے مولویصاحب بڑے شیخصاحب کہلاتے ہین دعوتین کہاتے ہین نذرین
لیتے ہین اہل حق کا رد کیا کرتے ہین ہر جگہ مناظرہ کرنے کو طیار رہین کعب بن مالک نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جسنے طلب کیا علم اسلیے کہ مقابلہ کرے علمار سے
جھگڑے سفہار سے پہیرے منہہ لوگون کا اپنی طرف تو داخل کریگا اوسکو اللہ دوزخ
مین رواہ الترمذی وابن ابی الدنیا والحاکم شاھدًا والبیھقی ترمذی نے کہا
یہہ حدیث غریب ہے آجکل کے علمار الا ماشار اللہ سب اسیطرح کے ہین انکے لیے اس
بشارت کو ایک بڑی نعمت عظمی سمجہو اس حدیث کو اہل سنن وغیرہ نے کئی لفظ وکئی طریق
سے روایت کیا ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعًا آیا ہے کچہہ لوگ میری امت کے دین مین
فقیہ بنین گے قرآن پڑہین گے کہین گے کہ ہم امیرون کے پاس جاتے ہین اونسے دنیا
لیتے ہین دین مین الگ رہتے ہین مگر یہہ نہین ہوسکتا کانٹے دار درخت سے کانٹا ہی چننا
جاویگا اسیطرح امیرون کے قرب سے ہی خطائین ہاتہہ لگین گی رواہ ابن ماجۃ
ورواتہ ثقات یہہ حدیث معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس امت
کے فقہار اکثر ہمنشین امراعہدہ دار منصبدار رؤسار رہے ہین خدا نے اہل حدیث کو غالبًا
اس بلا سے بچایا ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے سیکہا پہیرنا بات کا اسلیے
کہ لوگون کے دل قید کرے تو قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نہ نفل نہ فرض رواہ ابو داؤد
آجکل تو یہی بہت بڑا فخر ہے کہ زور تقریر سے عوام کو دام مکر مین لادے کسی حق گو کو صدہا
گالیان سناوے ذرا سی بات کو دو چار ورق یا چند جزو مین مجادل متکلم بنکر لکہدے
جس سے یہہ بات معلوم ہو کہ فلان فقیہ صاحب بڑے مقرر ہین انکی بات سب پر بالا

رہتی ہے گو وہ تقریر گوز شتر یا رقص الجمل ہی کیون نہو ایسے عمدہ کام کے لئے ایسی ہی بشارت درکار ہے

بشارت کتم علم

ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی سوال کیا گیا علم سے پھر اوسنے چھپایا تو دن قیامت کے اوسکو آگ کی لجام لگائی جاویگی رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان والبیہقی وقال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے جسنے چھپایا علم کو اوسکو آتش دوزخ کی لگام لگائی جاویگی رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح لا غبار علیہ علم سے مراد اسجگہہ علم قرآن وحدیث کا ہے نہ رائے محجر وفقہ مصطلح کا حدیث ابو سعید خدری کی مرفوعاً اسکی شاہد ہے فرمایا جسنے چھپایا وہ علم جس سے لوگون کو نفع ہو امر دین مین تو اوسکو آگ کی لگام چڑہائی جاویگی رواہ ابن ماجۃ سو ظاہر ہے کہ سوا کتاب وسنت کے کوئی علم نافع نہین ہے جسکو یہہ علم آتا ہو تو اوسکو چھپانا اس علم کا اور نہ بتانا مسئلہ کا سائل کو حرام ہے ایسا شخص لایق دوزخ ہوتا ہے بلکہ حدیث جابر بن عبد اللہ مین مرفوعاً یہہ بھی آیا ہے کہ جب پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو جو کوئی حدیث کو چھپاویگا اوسنے گویا ما انزل اللہ کو چھپایا رواہ ابن ماجۃ جسطرح رافضی سلف امت پر لعنت کرتے ہین اسیطرح آجکل اہل رائے نے محدثین پر تبرا کرنا شروع کر دیا ہے سگ زرد برادر شغال مگر یہہ نہ جانا کہ فریاد شغال وبال شغال ست جیسے ہی گویا روافض کیطرح فوارۂ لعنت بنگئے ہین اسوقت مین حدیث کا چھپانا ایسا ہے جیسے کوئی وحی الٰہی کو چھپاوے سو ایسا آدمی خدا کا دشمن ابلیس کا دوست ہوتا ہے حفظنا اللہ عن ذلک ؛

بشارت علم بے عمل وقول بلا فعل

حدیث زید بن ارقم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ دعا کی ہے اللھم انی اعوذ بک
من علم لا ینفع رواہ مسلم والترمذی والنسائی معلوم ہوا کہ عالم بے عمل سے پناہ مانگنا چاہیے
ایسا عالم جاہل سے بدتر ہے یہہ اوسکے حق مین ہے جو علم دین جانتا ہے اور اگر فقط علم
راے کا عالم ہے علم قرآن وحدیث سے محروم ہے تو وہ سرے ہی سے شمار علما مین نہین ہے
اوس سے تو بالا ولے ایسا بہاگے جیسے شیر سے بہاگتے ہین حدیث اسامہ بن زید مین مرفوعًا آیا
ہے کہ ایک آدمی کو دن قیامت کے آگ مین ڈالین گے وہ اپنی آنتون کو اسطرح سے لیکر چکر
کہائیگا جیسے گدہا چکی کو لیکر پہرتا ہے سب دوزخی جمع ہوکر پوچہین گے تیرا کیا حال ہے
تو تو ہمکو امر بمعروف نہی عن المنکر کرتا تہا وہ کہیگا مین تمکو شر سے منع کرتا تہا مگر خود اوسی شر
کو بجا لاتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے شب معراج مین دیکہا کہ ایک قوم
کے ہونٹون کو مقراض نار سے کترتے ہین مینے پوچہا یہہ کون لوگ ہین جبریل نے کہا تمہاری
امت کے خطیب ہین کہ جو کہتے سو نکرتے رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ ورواہ ابن
ابی الدنیا وابن حبان والبیہقی من حدیث انس ایک روایت مین یون آیا ہے کہ
یہہ لوگ قرآن پڑہتے تہے مگر اوسپر عمل نکرتے دنیا مین سیکڑون حافظ قاری مولوی موجود
ہین جو قرآن پڑہتے ہین وعظ ونصیحت کرتے ہین تالیف تصنیف فرماتے ہین مگر خود فضیحت
دیگران را نصیحت سو انکے لیے یہہ بشارت جہنم دیگئی ہے ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب ومنبر میکنند		چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند
صداے شہرۂ واعظ کہ بس بلند شدست		رہین گوشش گرانی کہ داشتم دارم

انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شعلہ آتش دوزخ کا
بت پرستون سے پہلے قرا فسقہ کیطرف لپکے گا وہ کہین گے انسے پہلے ہم سے کیون شروع
کیا گیا جواب ملیگا کہ عالم مثل غیر عالم کے نہین ہے رواہ الطبرانی وابو نعیم حدیث
معاذ بن جبل مین شرار علما کو شرار ناس فرمایا ہے اسکو بزار نے روایت کیا ہے حدیث ابی ہریرہ

مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے زیادہ عذاب دن قیامت کے اوس عالم کو ہوگا جسکو اوسکے علم نے
نفع نہ دیا رواہ الطبرانی والبیہقی نفع نہ دینے سے یہہ مراد ہے کہ اوس علم پر عمل نہ کیا عمل کیسا
اب تو دیدہ و دانستہ خلاف معلوم کے عمل کرتے ہین بڑی عمدہ عبادت اہل رائے و علما سوء دنیا
طلب بندگان شکم کی یہہ ہے کہ کسی حق مسئلہ کو زور تقریر سے باطل ٹہیرا دین کسی عالم حقگو کو
جاہل کہدین کسی متقی کی آبرو لے ڈالین کسی کے رد مین تبرا لکہہ جاوین کسی پر افترا کرین کسی
خوش عقیدہ کو مخبری کرکے بلا مین پہنسا دین آپ نفع علم کا یہہ رہگیا ہے کچہہ مضائقہ نہین اسکے
طفیل مین صدارت جہنم بہی تو ملیگی جس جگہہ اور بہی انکے ہمدرد جمع ہونگے خدا مبارک کرے حدیث
عمران بن حصین مین مرفوعاً آیا ہے بڑا ڈر مجہکو تمپر بعد اپنے ہر منافق زباندان کا ہے رواہ
الطبرانی فی الکبیر والبزار ورواتہ محتج بہم فی الصحیح ورواہ احمد من حدیث
عمر رضی اللہ عنہ دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ وہ ایسی بات کہتا ہے
جسکو تم پہچانتے ہو ایسا کام کرتا ہے جسپر تم انکار کرتے ہو یعنی کہتا کچہہ ہے کرتا کچہہ ہے اسکو طبرانی
نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے ٭

بشارت دعوی علم

موسی علیہ السلام نے کہا تہا کہ مین سب سے بڑا عالم ہون حکم ہوا ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین مین
ہے وہ تم سے زیادہ علم رکہتا ہے یعنی خضر پہر یہہ اونکے پاس گئے اسکو شیخین نے ابی بن کعب
سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہہ قصہ قرآن شریف مین بہی آیا ہے معلوم ہوا کہ دعوی اعلمیت کا کرنا
بالکل غلط ہے اللہ کے بندون مین ایک سے ایک زیادہ علم رکہتا ہے اہل رائے تو سرے ہی سے
علم ہی نہین رکہتے دعوی اعلمیت کا کیا کرینگے اگر اپنے مونہہ سے میان مٹہو بنین گے تو یہہ اور
بات ہے حدیث عمر بن خطاب مین مرفوعاً اون لوگون کو جو یہہ بات کہتے ہین کہ ہم سے زیادہ کوئی
قاری عالم فقیہ نہین ہے جہنم کا ایندہن فرمایا ہے رواہ الطبرانی والبزار باسناد لا باس

رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ حدیث ابی ہریرہ مین یہہ فرمایا ہے کہ جو کوئی لوگون کا پاخانہ سڑک پر لاکر ڈالے اوسپر خدا و فرشتون اور سارے لوگون کی لعنت ہے رواہ الطبرانی والبیھقی عوام محلے کی سڑکون راہون پر پاخانہ پہینک دیتے ہین کسی کے سایہ درخت نشست یا مکان سایہ دار مین جاکر ہگ آتے ہین سو یہہ سارے کام لعنت کے ہین اسیطرح حدیث جابر بن عبد اللہ مین پڑاو پر جہان مسافر لوگ اوترتے ہین پاخانہ پہرنے سے منع کیا ہے رواہ ابن ماجۃ ورواتہ ثقات اسیطرح مسجدون کے دروازے پر قضاے حاجت سے نہی کی ہے رواہ ابوداؤد عن مکحول ؛

بشارت بول کرنیکی پانی مین

ٹہیرے پانی مین موتنا حرام ہے اسکو مسلم وابن ماجہ ونسائی نے جابر سے مرفوعًا روایت کیا ہے گہر کے اندر طشت مین پیشاب کرنے سے فرشتے نہین آتے غسلخانہ مین بہی موتنا منع ہے اسکو طبرانی نے بسند حسن جابر سے مرفوعًا روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے اسیطرح ہر دن کنگہی کرنے غسلخانہ مین موتنے سے نہی آئی ہے اسکو ابوداؤد ونسائی نے ایک صحابی سے بطریق رفع ذکر کیا ہے حمام کا بہی یہی حکم ہے کہ وہان پیشاب نکرے نہ اندر کسی سوراخ کے

بشارت کلام کرنے پر وقت قضای حاجت کے

حدیث ابوسعید مین مرفوعًا آیا ہے کہ دو آدمی وقت غائط کے بات نکرین نہ ایک دوسرے کے ستر کو دیکہین اللہ اس کام پر دشمن رکہتا ہے اسکو ابوداؤد وابن ماجہ وابن خزیمہ نے روایت کیا ہے یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے بعض عورتین وقت براز کے لونڈی باندی سے بات کرتی ہین ستر نہین چہپاتین سو یہہ کام موجب دشمنی خدا کا ہے خدا بچاوے

سلہ قضاے حاجت ۱۲

۱۲ بشارت عدم استبراء بول

پیشاب سے نہ بچنا موجب ہے عذاب قبر کا رواہ البخاری و اھل السنن و ابن خزیمۃ عن
ابن عباس مرفوعاً جو لوگ اسکی پروا نہین کرتے کہ پیشاب کپڑے مین بدن مین نہ لگنے پاوے
باریک رشاش کو سہل بات سمجھتے ہین انکو قبر مین عذاب ہوگا وقت پیشاب کے خیال رکھے
کہ کوئی چھینٹ جامہ و بدن پر اوڑکر نہ پڑے دوسری روایت ابن عباس مین یون آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عام عذاب قبر کا پیشاب سے ہوتا ہے
تم پیشاب سے بہت بچو الگ رہو رواہ البزار و الطبرانی والحاکم و دارقطنی نے کہا اسکی
اسناد لا باس بہ ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ اکثر عذاب قبر کا بسبب پیشاب کے ہوتا ہے
رواہ احمد مرفوعاً و ابن ماجۃ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث شرط شیخین پر ہے ابی امامہ
کا لفظ یہہ ہے بچو موت سے سب سے پہلے حساب بندہ کا قبر مین یہی لیا جاویگا رواہ الطبرانی
باسناد لا باس بہ **فائدہ** مردون کو حمام مین بغیر ازار جانے سے منع کیا ہے عورتون
کو مطلقاً مگر نفاس والی یا بیماری والی کو اسکو اہل سنن نے جابر سے روایت کیا ہے اوس وقت
مین حمام نہ تھے مگر بطریق معجزہ خبر دی کہ حمام بنائے جاوینگے جو کوئی خدا و آخرت پر ایمان
رکھتا ہے وہ اوسمین داخل نہو یہہ ممانعت اسلئے ہے کہ مجمع رجال و عورات مین اندیشہ
فساد و بے ستری کا ہے اگر یہہ بات نہو تو نرا نہانا حمام مین منع نہین ہے سب احادیث
ذم حمام کی ضعیف ہین نہ قوی نہ صحیح ؁

۱۳ بشارت تاخیر غسل جنابت

حدیث عمار بن یاسر مین مرفوعاً آیا ہے کہ نزدیک نہین ہوتے فرشتے جنب سے مگر یہہ کہ وضو
کرلے رواہ ابو داؤد منذری نے کہا مراد رحمت و برکت کے فرشتے ہین ورنہ ملائکہ

محافظین تو کسی حال مین بہی الگ نہین ہوتے مراد یہہ ہے کہ غسل ناپاکی مین دیر نہ لگاوے
بغیر کسی عذر کے اگر عذر ہو تو وضو کر سکتا ہے یا وہ شخص مراد ہے جو کاہلی سستی سے دیر مین
نہاتا ہے دیر کی عادت کر رکہی ہے انتہے بعض عورتین بعد صحبت کے صبح کو نہین نہاتین
جب نہاوینگی تو تیسرے پہر ہی کو غسل کرینگی نین یا چار بجے صبح کی نماز تو گئی تہی ظہر بہی عمداً
کہوئی استحقاق کفر و بے برکتی کا خوب حاصل کیا علی مرتضیٰ کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے
جس گہر مین کوئی تصویر یا کوئی کتا یا جنب ہوتا ہے وہان فرشتے نہین آتے رواہ ابوداؤد
والنسائی وابن حبان فی صحیحہ فاسق فاجر لوگ عیاشی کرتے ہین بیبیون کے پاس جاتے
ہین تو دو دو چار چار دن تک نہین نہاتے امرا رؤسا رکتے پالتے ہین گہر مین تصویرین
لگاتے ہین غسل جنابت نہین کرتے یہی حال آسودہ عورتون کا ہے کہو پہر نحوست و بے برکتی
نہ ہو تو کیا ہو

بشارت بر ترک تسمیہ نزد وضو ۱۲

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا نے فرمایا ہے اوسکی نماز نہوئی جسنے وضو نہ کیا اوسکا وضو
نہوا جس نے اللہ کا نام نہ لیا یعنی بسم اللہ نہ کہی رواہ احمد وابوداؤد والطبرانی حاکم
نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے مراد نفی نفس وضو ہے نہ کمال وضو جسطرح مراد نفی ذات نماز
ہے نہ نماز کامل سعید بن زید کی حدیث کا لفظ مرفوع یہہ ہے اوسکا وضو نہوا جسنے اللہ کا نام
وضو پر نہ لیا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی ترمذی نے کہا بخاری فرماتے تہے اس حدیث سے
بہتر اس باب مین کوئی حدیث نہین ہے انتہے اہل ظاہر و حسن بصری و ابن راہویہ کا مذہب
یہی ہے کہ بسم اللہ کہنا وضو پر واجب ہے اگر دیدہ و دانستہ ترک کیا تو پہر وضو کرے یہی ایک
قول امام احمد کا بہی ہے منذری نے کہا اسمین شک نہین کہ یہہ حدیثین کثرت طرق سے
قوت دار ہین انتہے اگر اس مسئلہ سے اکثر آدمی غافل ہین ؏

۱۵ بشارت اوسکی جو اذان سنکر مسجد سے باہر نکلے

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جب تم مسجد مین ہو اور اذان دیجاوے تو کوئی بے نماز پڑہے باہر
نجاوے اسکو احمد نے بسند صحیح روایت کیا ہے دوسری روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے
کہ جو مسجد نبوی سے ندا سنکر باہر نکلے وہ منافق ہے مگر کسی حاجت کے لئے رواہ الطبرانی
یہہ مضمون اور کئی حدیثون مین بلفظ منافق واقع ہوا ہے **فائدہ** مسجد مین قبلہ رو تہوکنا کہ
چہنکنا منع ہے جو کوئی ایسا کریگا اوسکا تہوک اوسکی دونون آنکہون کے بیچ مین دن قیامت
کے ہوگا اسکو ابو داؤد نے حذیفہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے جو کوئی گمی چیز مسجد مین ڈہونڈہے
اوس سے کہے خدا کرے تجہکو نہ ملے یا کوئی خرید فروخت کرے تو کہے تجہکو اس تجارت مین نفع
نہو اسکو ترمذی نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے اسیطرح مسجد مین تشبیک کرنا منع ہے
یعنی او نگلیون کو او نگلیون مین ڈالکر چٹخانا یہہ مضمون حدیث مرفوع مین نزدیک احمد کے باسناد
حسن آیا ہے مسجد کو راستہ نہ بناوے مسجد مین ہتہیار میان سے باہر نہ نکالے کمان نہ کہینچے
تیر نہ ہلاوے کچا گوشت لیکر نہ آوے کسی کا قصاص لے بازار نہ ٹہیراوے اسکو طبرانی نے
ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے اسکی سند لا باس بہ ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعًا آیا
ہے آخر زمانہ مین ایک قوم ہوگی جو مسجدون مین بیٹہکر باتین کریگی اللہ کو انہین کچہہ حاجت نہین
ہے رواہ ابن حبان فی صحیحہ مسجد مین سوا ذکر و درس و نماز و عبادت کے دنیا کی بات
چیت کرنا منع ہے آب سارے جہان کے اخبار و قصے مسجدون ہی مین بیان ہوا کرتے ہین
یہہ دلیل ہے اسبات کی کہ ہمارا زمانہ آخر زمانہ ہے **فائدہ** مسجد مین لہسن پیاز گندنا
وغیرہ بد بودار چیز کہاکر آنا منع ہے پیاز کو شجرۂ خبیثہ فرمایا ہے مگر پکا کر کہانا جائز ہے
حقے کی بد بو کا بہی یہی حکم ہے اگرچہ حقہ پینا جائز ہے سب سے بد تر بو شراب کی
ہوتی ہے تو بہ سنڈاس کیطرح ہو جاتا ہے ؛

بشارت[16] بر ترک نماز عشا در مسجد

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے اگر عورتین بچے اندر ان گھرون کے نہوتے تو نماز عشا قائم کرکے حکم دیتا کہ ان گھرون کو آگ سے جلا دو رواہ احمد معلوم ہوا کہ جو شخص بلا عذر نماز عشا کی مسجد مین آکر نہ پڑہی وہ لایق خاک سیاہ کرنے کے ہے یہہ سزا دنیا کی ہے آخرت کا عذاب علیحدہ ہوگا حدیث ابی بن کعب مین مرفوعًا آیا ہے کہ یہہ دونون نمازین یعنی صبح وعشا کی سب نمازون سے زیادہ بہاری ہین منافقون پر رواہ احمد وابو داؤد وابن خزیمۃ وابن حبان بے شبہہ اکثر آدمی نماز ظہر عصر مغرب تو پڑہ بہی لیتے ہین مگر صبح کو سوتے رہتے ہین عشا کو بہی اوڑا جاتے ہین یہہ علامت ہے نفاق کی ؛

بشارت[17] بر ترک جماعت نماز

ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اذان سنی پہر کوئی عذر اوسکو مانع نہوا جیسے خوف یا مرض تو اوسکی نماز جو اوسنے پڑہی ہے قبول نہین رواہ ابوداؤد وابن حبان وابن ماجۃ بنحوہ معلوم ہوا کہ بے عذر ترک جماعت کرنا بڑا گناہ ہے یہانتک کہ حدیث معاذ بن انس مین مرفوعًا یون آیا ہے کہ پوری جفا وکفر ونفاق یہہ ہے کہ خدا کی منادی کو سنے کہ اذان نماز کہتا ہے پہر حاضر نہو رواہ احمد والطبرانی بلکہ اندہے کو بہی رخصت نہ دے یہہ فرمایا کہ حاضر ہو اگرچہ سینہ یا سرین کے بل چلنا کیون نہو اسکو احمد وابو یعلی نے جابر سے روایت کیا ہے حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ جو شخص دنکو روزہ رکہتا ہے رات کو قیام کرتا ہے مگر جمعہ جماعت مین نہین آیا ہے وہ دوزخ مین ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ترک جماعت کا بڑا گناہ ہے مگر یار لوگ کچہہ اسکی پروا نہین کرتے جماعت کیسی ہزارون نام کے مسلمان نماز تک بہی نہین پڑہتے صدقے مرشد کے

نہ کبھی پڑہی نہ کبھی قضا ہوئی ❊

۱۸ بشارت بر فوت نماز عصر بغیر عذر

بریدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ترک کیا نماز عصر کو یعنی عمداً اوسکا عمل اکارت گیا اسکو بخاری ونسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جسکی نماز عصر فوت ہوئی گویا اوسکے گہروالے اور اوسکا مال لٹ گیا رواہ مالك والشيخان واهل السنن وابن خزيمة ❊

۱۹ بشارت بر عدم اتمام امامت نماز

عقبہ بن عامر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے امامت کی کسی قوم کی اگر اچھی طرح پوری پوری کی تو نماز تمام کی ورنہ اونکی نماز تو تمام ہوگئی امام پر گناہ رہا رواہ احمد واللفظ له وابو داؤد وابن ماجة والحاكم وصححه ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جو امامت کرے وہ اللہ سے ڈرے اور جانے کہ وہ ضامن ہے ضمانت سے پوچہا جاویگا الحديث رواه الطبراني ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ یہہ لوگ تمکو نماز پڑہاتے ہین اگر اچھی طرح پڑہائی اونکا فائدہ ہے اور جو خطا کی تو تمہارے لئے فائدہ ہے اونکا ضرر ہے رواه البخاري وغیرہ معلوم ہوا کہ اگر امام بے وضو یا بے غسل نماز پڑہاویگا یا کسی رکن وذکر نماز مین خطا کریگا تو گناہ اوسکا امام پر رہا مقتدیون کی نماز ادا ہوگئی حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے قبول نہین کرتا اللہ نماز اون لوگون کی جو امامت کرتے ہین کسی قوم کی اور وہ قوم اونسے ناخوش ہے رواه ابو داؤد وابن ماجة معلوم ہوا جس سے مقتدی بوجہ کسی فسق یا بدعت یا بدعقیدگی کے ناخوش ہین اوس امام کی نماز قبول نہین ہوتی ❊

۲۰ بشارت بر تاخیر صفوف وتقدم نسار

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے ہمیشہ ایک قوم تاخیر کرتی ہے صف اول مین یہانتک کہ موخر کرتا ہے اللہ اونکو آتش دوزخ مین اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہہ ہے یہانتک کہ پیچھے ڈالتا ہے اللہ اونکو نار مین نعمان بن بشیر کا لفظ یہہ ہے تم برابر کرو صفون کو نہین تو اللہ تمہارے موںہ کو اور طرح پر کردیگا اسکو مالک و شیخین نے روایت کیا ہے معلوم ہوا جسکی عادت یہہ ہے کہ ہمیشہ پچھلی صف مین کھڑا ہوتا ہے وہ دوزخ مین جاویگا صف برابر نکرنے سے صورتین بگڑ جاوینگی ؛

بشارت[۲۱] بر رفع سر قبل از امام در رکوع

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم نہین ڈرتے کہ جب امام سے پہلے رکوع یا سجدہ مین کسی ایک نے تم مین سے سر اوٹھایا اللہ اوسکے سر یا اوسکی صورت کو گدہے کا سا سر یا گدہے کی سی صورت کردے رواہ الشیخان واھل السنن طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ سر اوسکا کتے کا سر کردے ابن عمر نے کہا ایسے شخص کی نماز نہین ہوتی مگر عامۂ اہل علم نے کہا کہ نماز تو ہو جاتی ہے مگر مسئی ہے چاہئے کہ اوسیوقت پہر سجدے مین چلا جاوے امام کے بعد سر اوٹھاوے دوسری روایت مین یون آیا ہے جو کوئی امام سے پہلے سر رکہتا یا اوٹھاتا ہے اوسکا ماتھا شیطان کے ہاتھ مین ہے اسکو بزار و طبرانی نے بسند حسن روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ امام نماز کی متابعت فرض ہے ؛

بشارت[۲۲] بر عدم اتمام رکوع و سجود

حدیث مرفوع ابی مسعود بدری مین آیا ہے کفایت نہین کرتی نماز آدمی کو جبتک کہ سیدہا نکرے اپنی پشت کو رکوع سجود مین اسکو احمد و اہل سنن و ابن خزیمہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے طبرانی و بیہقی نے کہا اسکی اسناد صحیح و ثابت ہے ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے

اس حدیث سے فرضیت اعتدال کی معلوم ہوئی ایسے شخص کو حدیث ابی قتادہ مین نماز کا
چور فرمایا ہے یہہ چوری سب سے زیادہ بدتر ہے رواہ احمد والطبرانی وابن خزیمۃ
حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے علی بن شیبان کا یہہ لفظ ہے کہ اے گروہ مسلمانون
کے نہین ہوئی نماز اوسکی جسنے سیدہا نہ کیا پشت کو رکوع سجدے مین رواہ احمد وابن
ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان اکثر آدمی اسیطرح کی نماز پڑہتے ہین کہ نہ رکوع درست
نہ سجدہ ٹکرین لگا کر الگ ہوگئے سو انکی نماز نہوئی یہہ اور بے نماز دونون برابر ہین عائشہ
کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز فرض کا نزدیک اللہ کے ایک
وزن ہے جس نے اوسمین کچہہ کمی کی اوس سے اوس کمی کا حساب لیا جاویگا رواہ الاصبہانی
ایک شخص نے اسیطرح کی نماز پڑہی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صل فانک
لم تصل اسکو شیخین نے روایت کیا ہے اسکو حدیث مسئی کہتے ہین اس شخص نے رکوع سجدہ
پورا پورا نہ کیا تہا ابو الیسر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین
بعض لوگ تو پوری نماز پڑہتے ہین بعض آدہی بعض تہائی بعض چوتہائی بعض خمس یہانتک
کہ عشر کا ذکر کیا رواہ النسائی باسناد حسن حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہہ بہی آیا ہے کہ
نماز تین ثلث ہے ایک ثلث طہور ایک ثلث رکوع ایک ثلث سجود جس نے پوری نماز ادا کی اوسکی
قبول ہوئی اور سارے عمل بہی قبول ہوئے جسکی نماز رد کی گئی اوسکے سارے عمل بہی رد کئے
گئے اسکو بزار نے روایت کیا ہے منذری نے اسکی سند کو حسن کہا ہے حدیث ابی ہریرہ مین
مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے پہلے جس عمل کا حساب دن قیامت کے ہوگا نماز ہی اگر اچہی نکلی چہوٹ
گیا اور جو خراب نکلی تو تباہ ہوا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب ؛

بشارت برفع بصر طرف آسمان در نماز

انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لوگون کا کیا حال ہے

کہ نماز مین آسمان کیطرف دیکھتے ہین پہر فرمایا اس کام سے باز آوین نہین تو انکی بینائی اوچک لیجاویگی رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ یعنی اس حرکت پر اگر اندہی کر دیئے جاوین تو کچہ دور نہین ہے ﴿

بشارت ۲۴ بر التفات در نماز

عائشہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچہا نماز مین ادہر اودہر جہانکنا تاکنا کیسا ہے فرمایا اختلاس شیطان ہے وہ اوچک لیتا ہے اسکو بخاری وابو داؤد وابن خزیمہ نے روایت کیا ہے ابی ذر کی حدیث کا یہہ لفظ ہے اللہ طرف بندہ کے نماز مین متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ التفات نہین کرتا جب وہ مونہہ پہیرتا ہے تو خدا بہی اوسکی طرف سے مونہہ پہیر لیتا ہے رواہ احمد وابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے **فائدہ** اسیطرح احادیث مین کتّے کیطرح نماز مین بیٹہنے کنکریوں کے ہٹانے خاک مین پہونک مارنے کمر پر ہاتہہ رکہنے نمازی کے سامنے سے نکلنے کو منع فرمایا ہے ان سب کامون سے نماز خراب ہو جاتی ہے ناقص ٹہیرتی ہے گو نزدیک فقہا کے فرض ساقط ہو جاتا ہے ﴿

بشارت ۲۵ بر ترک نماز فرض عمداً

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرق درمیان آدمی اور کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے رواہ احمد مسلم کا لفظ یہہ ہے فرق درمیان آدمی و شرک و کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے ابو داؤد و نسائی کا لفظ یہہ ہے کہ نہین فرق درمیان بندے و کفر کے مگر ترک صلوۃ ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ فرق درمیان کفر و ایمان کے یہی ترک کرنا نماز کا ہے ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے کہ فرق درمیان عبد و کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے —

فائدہ ترک کرنا نماز کا یون ہوتا ہے کہ بالکل نہ پڑہے یا بے وقت پڑہے یا کبہی پڑہے
کبہی اوڑا وے جسطرح رمضان وعیدین کے نمازی عبادات مین سب سے زیادہ کڑا حکم
اسی نماز کا ہے ایک وقت کی نماز عمداً چہوڑ دینے سے کافر ہوجاتا ہے عورتین ہمیشہ اسیطرح
کی نماز پڑہتی ہین کہ صبح کی نماز ظہر کے وقت ظہر کی نماز عصر کے وقت اس تاخیر سے مثل بے نمازیون
کے رہتے ہین نام اسلام کا ہے مگر کام کفر کا قرآن شریف مین فرمایا ہے خرابی ہے اون
نمازیون کی جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہین حدیث بریدہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عہد درمیان ہمارے اور اونکے ہے وہ یہی نماز ہے جس نے
نماز کو ترک کیا وہ بیشک کافر ہوا رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی
ترمذی نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے اسمین کوئی علت نہین اسکو
ابن ماجہ وابن حبان نے بہی روایت کیا ہے عبادہ بن صامت کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے تم
نہ چہوڑو نماز کو دیدہ ودانستہ جسنے چہوڑا اوسکو وہ ملت یعنی اسلام سے باہر نکل گیا رواہ
الطبرانی باسناد لا باس بہ عبداللہ بن شقیق کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اصحاب اعمال مین کسی چیز کے ترک کرنے کو کفر نہ سمجہتے تہے سوا نماز کے رواہ الترمذی
ثوبان کا لفظ یہہ ہے فرق درمیان عبد ودرمیان کفر وایمان کے یہی نماز ہے جس نے اسکو
چہوڑا اوسنے شرک کیا رواہ الطبری باسناد صحیح ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے تو نماز فرض
کو عمداً مت چہوڑ جسنے اوسکو چہوڑا اوس سے ذمہ اللہ تعالی بری ہوا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی
ابن عباس کا لفظ یہہ ہے تارک نماز جب خدا سے ملیگا تو خدا اوسپر غضبناک ہوگا رواہ البزار
والطبرانی اسکی سند حسن ہے انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً وہ کافر ہوگیا کہلم کہلا رواہ الطبرانی باسناد
لا باس بہ ابن عباس کا مرفوعاً یہہ لفظ ہے کہ رسی اسلام کی اور بنیاد دین کی تین چیزین
ہین انپر اسلام کی بنیاد رکہی گئی ہے جسنے انمین سے ایک چیز کو بہی چہوڑا وہ کافر ہے اوسکا خون

ایک شہادت لا الہ الا اللہ کی دوسرے نماز فرض تیسرے روزہ رمضان کا روا حلال ہے
ابو یعلی باسناد حسن دوسری روایت اس لفظ سے ہے جس نے چھوڑا ایک چیز کو بھی انمین
سے وہ کافر ہے نہ اوسکا نفل قبول نہ فرض بے شک حلال ہے خون و مال اوسکا حدیث
زیاد بن نعیم مین چوتھی چیز بھی ذکر کی ہے یعنی حج خانۂ کعبہ کا رواہ احمد معلوم ہوا کہ نماز
زکوۃ روزہ حج ان سبکا حکم ایک ہی ہے کہ جسنے عمداً انکو ترک کیا وہ کافر حلال الدم
والمال ٹھیرا وہ آپکو ناحق مسلمان سمجھ رہا ہے جب تک ان چارون چیز کو ادا نکرے گا
ایک چیز کا کرنا کچھ اوسکے کام نہ آویگا محمد بن نصر مروزی نے کہا ہے کان رأی اہل العلم
من لدن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان تارک الصلوۃ عمدا من غیر عذر
حتی یذھب وقتہا کافر حماد بن زید نے ایوب سے نقل کیا ہے ترک الصلوۃ کفر
لا یختلف فیہ معلوم ہوا کہ کفر تارک نماز کا مجمع علیہ ساری امت اسلام کا ہے کسی معتمد
عالم نے اسمین اختلاف نہین کیا ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے محافظت نہ کی
نماز کی اوسکے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان نہ نجات وہ دن قیامت کے ہمراہ قارون و فرعون
وہامان و ابی بن خلف کے ہوگا رواہ احمد باسناد جید والطبرانی و ابن حبان
سعد بن ابی وقاص نے رسول خدا صلعم سے پوچھا الذین ھم عن صلاتھم ساھون سے
کون لوگ مراد ہین فرمایا جو لوگ نماز کو وقت سے دیر کر کے پڑھتے ہین رواہ البزار
سعد نے کہا مراد سہو سے اس آیت مین اضاعت وقت ہے لہو مین یہانتک کہ وقت جاتا
رہے رواہ ابو یعلی باسناد حسن **فائدہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے جسنے جمع کیا دو نماز کو بغیر عذر کے وہ آیا ایک باب پر ابواب کبائر سے رواہ
الحاکم جو لوگ دیر کر کے نماز پڑھتے ہین وہ دو دو نمازون کو ایک وقت مین جمع کر لیتے
ہین یہ کام گناہ کبیرہ ہے نیکی برباد گناہ لازم اسیکا نام ہے ❊

بشارت بر خواب تا صبح و ترک قیام لیل

ابن مسعود نے کہا ایک آدمی کا ذکر سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا کہ وہ صبح تک پڑا سویا کرتا ہے فرمایا اس آدمی کے کان مین شیطان موت گیا ہے رواہ الشیخان والنسائی وابن ماجۃ حسن بصری نے کہا واللہ یہ بول شیطان کا بہت ثقیل ہے جابر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی مان نے سلیمان سے کہا تہا اے بیٹے رات کو بہت نہ سویا کر رات کا زیادہ سونا آدمی کو فقیر محتاج کر دیتا ہے دن قیامت کے رواہ ابن ماجۃ والبیہقی اسکی سند محتمل تحسین ہے آسودہ مرد و عورت ایسے سوتے ہین کہ پہر پہر دن چڑہے جاگتے ہین کہان کی نماز کہان کا ذکر یہہ سب قیامت کے دن فقیر تہیدست ہونگے انکے سارے عمل اکارت ہین محنت کرتے تہکتے ہین ؛

بشارت ۲۷ بر تخطی رقاب بروز جمعہ

معاذ بن انس کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو پاؤن رکہیگا گردن پر لوگون کے دن جمعہ کے یعنی صف چیر کر آگے گہسے گا اسکو پل بناوینگے دن قیامت کے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حدیث غریب والعمل علیہ عند اہل العلم ارقم کا لفظ یہہ ہے جو کوئی روندتا ہے گردن لوگونکی دن جمعہ کے اور جدائی کرتا ہے درمیان دو آدمیون کے بعد نکلنے امام کے وہ اپنی آنتین جہنم مین کہینچیگا رواہ احمد والطبرانی اسیطرح بات کرنا وقت خطبہ جمعہ کے منع ہے اسکو حرکت لغو فرمایا ہے بات کرنیوالے کو گدہا ٹہیرایا ہے رواہ احمد والبزار والطبرانی عن ابن عباس مرفوعاً ؛

بشارت ۲۸ بر ترک جمعہ بلا عذر

حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے جو لوگ نماز جمعہ مین نہین آتے جی چاہتا ہے کہ انکے

گھرون کو آگ لگا کر جلا دون رواہ مسلم والحاکم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے لوگ باز رہین ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مُہر لگا دیگا اللہ انکے دلون پر پھر یہہ غفلت والون مین ہونگے رواہ مسلم وابن ماجۃ ابی جعد کا لفظ یہہ ہے جسنے تین جمعے ترک کئے بے عذر وہ منافق ہے رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان اسامہ کا لفظ یہہ ہے کہ لکھا جاتا ہے وہ منافقون مین رواہ الطبرانی ولہ شواہد ابن عباس کا لفظ یہہ ہے جسنے تین جمعہ لگاتار چھوڑے اوسنے اسلام کو پیچھے پشت کے ڈالدیا رواہ ابو یعلی موقوفا باسناد صحیح ؁

۲۹ بشارت بر ترک زکوٰۃ

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جو کوئی سونے چاندی والا حق زر وسیم ادا نہین کرتا ہے تو دن قیامت کے اوس مال کی تختیان آگ سے بنا کر جہنم مین گرم کرکے اسکے پہلو ماتھے پشت کو داغ دینگے جب وہ سرد ہو جاوینگی تو پھر اونکو گرم کرلینگے پچاس ہزار برس کے دن تک یہی ہوتا رہیگا یہانتک کہ سبکا فیصلہ ہو کر جنت یا جہنم مین جاوین اسیطرح اونٹ گاے بکری کی زکاۃ کا عذاب بیان فرمایا ہے یہہ حدیث صحیحین کی بہت لمبی ہے احادیث صحیحہ وحسنہ مین ترک زکوٰۃ پر طرح طرح کے عذاب کا وعدہ آیا ہے مثلاً مال بے زکوٰۃ گنجا سانپ بنکر گلے کا ہار ہوگا یا دیر لگانے والا ادا زکوٰۃ مین ملعون ہے یا مانع صدقہ پر لعنت کی ہے یا تارک زکوٰۃ سب سے پہلے جہنم مین جاویگا یا جو شخص زکوٰۃ نہین دیتا ہے اوسکی نماز بھی قبول نہین ہوتی یا مانع زکوٰۃ دن قیامت کے نار مین ہوگا یا جس مال مین زکوٰۃ ملی ہے وہ مال تباہ ہو جاتا ہے یا زکوٰۃ نہ دینے والے منافق ہین یا زکوٰۃ روکنے سے قحط پڑتا ہے جسطرح زنا کرنے سے وبا آتی ہے یا ناپ تول مین کمی کرنے سے پیداوار نہین ہوتی یا مال پاک سے زکوٰۃ نہ دینا اوس مال کو ناپاک کر دیتا ہے یا مال خبیث زکوٰۃ دینے سے پاک نہین ہوتا ہے ؁

بشارت بر خیانت در عمل

حدیث بریدہ مین آیا ہے جسکو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پھر رزق دیا اب جو کچھ وہ بعد اسکے لیگا وہ
خیانت ہے رواہ ابو داود مسعود بن قبیصہ کا لفظ یہہ ہے کہ عمال نار مین ہین مگر جو کوئی ڈرا
اللہ سے اور ادا کیا امانت کو رواہ احمد نوکر چاکر چیلی چاپڑا اہلکار ملازم غالبًا خائن ہوتے
ہین راہی المال سلطنت و ریاست مین بھی خیانت کرتے ہین اہل مقدمات و رعایا و جاگیردار و
ملازمین و غیرہم کا مال رشوت وغیرہ مین بھی ہضم کر جاتے ہین ڈکار تک نہین لیتے یہہ سب ان شاء اللہ
جہنم کی سیر کرینگے جسنے جس چیز کی خیانت کی ہے گائے ہو یا بکری اوسکو سر پر لادے ہوئے آویگا
وہ جانور چلاتا ہوگا یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے اس سے زیادہ اوس مجمع عظیم مین
اور کیا شہرت و نیکنامی چاہیے حدیث انس بن مالک مین گناہ معتدی فی الصدقہ کا مثل
مانع صدقہ فرمایا ہے رواہ اہل السنن فائدہ مکاس یعنی سائر دار جنت مین نجاویگا
مراد وہ شخص ہے جو تاجرون سے محصول سائر بنام نہاد عشر لیتا ہے یہہ قول بغوی کا
ہے منذری نے کہا اب تو بنام عشر بھی لیتے ہین اور بے نام بھی یہہ سب حرام و سحت ہے پیٹ
مین جہنم کی آگ بھرتے ہین انکی ایک حجت بھی نزدیک خدا کے نہ چلیگی انپر خدا کا غضب ٹوٹے گا انکو
سخت عذاب ہوگا حدیث ابی ہریرہ مین امرا و عرفا و امنا کے لیے لفظ ویل فرمایا ہے رواہ
ابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے امیر وہ ہے جو کسی پہ حکم کرے عریف کہتے ہین چودہری
کو جو ایک قوم کی نگرانی کرے حاکم تک اونکا حال پہونچائے امین کہتے ہین امانت رکھنے والے کو
ان تینون قسم کے آدمیون سے اکثر ظلم و خیانت ہوتی ہے اسلیے گھر انکا دوزخ ٹھیرا ؂

بشارت بر سوال و گدائی

ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم ہمیشہ سوال کیا کرتے ہو

یہانتک کہ جب خدا سے ملوگے تمہارے مونہہ پر گوشت کا لوتھڑا تک نہوگا رواہ البخاری ومسلم
والنسائی یعنی کسی سے کچھہ مانگنا بالکل بے آبروئی کی بات ہے سائل ذلیل وخوار ہوتا ہے
کیا بیان کیا وہان سمرہ بن جندب کا لفظ یہہ ہے کہ سوال کرنا خراش ہے مونہہ مین جسکا جی چاہے
وہ باقی رکھے جسکا جی چاہے چھوڑ دے مگر یہہ کہ سلطان سے مانگے یا کسی امر ضروری مین جسکے
بغیر چارہ نہین ہے اسکو ابوداؤد وترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ سوال
سے زیادہ کسی چیز مین ذلت نہین ہے صرف ایک پادشاہ وقت سے مانگنے کو جائز رکھا ہے
پھر جو کوئی کسی پادشاہ سے بھی نہین مانگتا خدا ہی سے سوال کرتا ہے تو وہ سب سے زیادہ
آبرودار ہے دارین مین ؎

از خدا خواہم واز غیر نہ خواہم بخدا		کہ نیم بندۂ غیر و بخدائے دگرست

حدیث عائذ بن عمر مین آیا ہے اگر معلوم کرین لوگ کہ سوال مین کیا ہے تو کوئی کسی کے پاس
مانگنے کو نہ جاوے رواہ النسائی والطبرانی خصوصاً جو شخص بے کسی حاجت کے سوال
کرتا ہے تو وہ گویا انگارے نگلتا ہے یہہ مضمون حدیث حبشی بن جنادہ مین نزدیک طبرانی
کے آیا ہے اسکے رجال مثل رجال صحیح کے ہین دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ حلال نہین سوال
کرنا کسی غنی اور مضبوط آدمی کو یعنی جو کما سکتا ہے رواہ الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مانگا لوگون سے مال بڑہانے کو وہ
آگ کی چنگاری مانگتا ہے اب چاہے کم مانگے یا زیادہ رواہ مسلم وابن ماجۃ نفیلی
نے کہا جسکے پاس صبح وشام کا کہانا ہے اوسکو سوال کرنا نچاہیے خطابی نے کہا یعنی لوگ
ظاہر حدیث کے یہہ سوال حلال نہین احمد وابن راہویہ وغیرہما نے کہا ہے جسکے پاس پچاس
درہم ہون یا کوئی چیز اس قیمت کی اوسکو زکوٰۃ نہ دی جاوے حسن بصری وغیرہ نے
کہا جسکے پاس چالیس درہم ہین وہ غنی ہے اہل رائے نے کہا جسکے پاس مقدار نصاب سے
کم ہے اوسکو زکوٰۃ دینا درست ہے گو صحیح مکتسب ہی کیون نہو مگر جسکے پاس ایک دن کا

قوت ہے اوسکو سوال کرنا حلال نہین واللہ اعلم صحابہ مین اگر کسی کا کوڑا گرجاتا تو وہ کسی سے
نہ کہتا کہ اوٹھا دو اسکو بہی سوال سمجہتا سات یا آٹھہ یا نو صحابی نے اسی عہد پر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تہی رواہ مسلم والترمذی والنسائی عن
عوف بن مالک یہانتک کہ حدیث ثوبان مین مرفوعاً آیا ہے کہ کون کفیل ہوتا ہے میرے
لئے اس بات کا کہ لوگون سے کوئی سوال نکرے مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا
رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ وابوداؤد باسناد صحیح **فائدہ** حدیث
قبیصہ بن مخارق مین مرفوعاً آیا ہے کہ حلال نہین سوال کرنا کسی کو مگر تین آدمیون کو
ایک وہ آدمی جسپر کچہہ دیت وغیرہ کا بوجہ ہے وہ سوال کرے مگر جب بوجہ اوتر جاوے
تو پہر رک رہے دوسرا وہ آدمی جسپر کچہہ آفت آئی ہے یعنی نقصان پیداوار باغ یا زمین
وغیرہ کا ہوگیا ہے وہ سوال کرے کام نکلجانے تک تیسرا فاقہ کش جبکہ تین شخص ہوشیار
یہہ بات کہدین کہ سچ مچ اسکو فاقہ ہے اسکے سوا جو سوال کرکے کہایا وہ سب حرام وناپاک ہے
رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ تعالے دشمن
رکہتا ہے بدزبان فاجر سائل کو جو پیچہے پڑکر مانگتا ہے رواہ البزار حدیث ابن عمر مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے
یعنی دینا مانگنے سے بہتر ہے رواہ الشیخان واہل السنن یہہ کیا تہوڑی ذلت ہے
کہ جس سے یہہ شخص مانگتا ہے خدا جانے وہ دیگا یا نہین اگر شرما کر دیا تو یہہ دینا اسکے حق مین
زہر ہوا مال حرام ہاتہہ آیا نہ دیا تو مونہہ پہ پہٹکار برستی ہے تونگری کثرت سامان کا نام
نہین ہے دل کی تونگری کا نام ہے اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہہ
مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے زبیر بن العوام کی حدیث مرفوع یہہ ہے کہ اگر ایک تم مین کا
رسی لیکر گٹہا لکڑی کا پیٹہہ پر لاد کر لاوے اور اوسکو بیچکر اپنی آبرو بچاوے تو یہہ اس
بات سے بہتر ہے کہ لوگون سے سوال کرے وہ اسکو دین یا ندین رواہ البخاری وابن ماجۃ عنہ

۳۲ بشارت بر سوال بنام خدا عزوجل

ابوموسیٰ اشعری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے ملعون ہے وہ شخص جو مانگتا ہے اللہ کے نام سے ملعون ہے جسنے مانگا خدا کے نام پر پھر نہ دیا گیا رواہ الطبرانی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے وہ نہایت بدتر آدمی ہے جو خدا کے لیے مانگے پھر نہ دیا جاوے رواہ الترمذی وحسنہ اکثر سائل یہی کہتے ہین کہ للہ خدا کیواسطے اللہ کے نام پر ہمکو کچھہ دو خود تو ملعون ہوتے ہین دوسرونکو بھی گناہگار کرتے ہین اللہ کا نام ایسا ہے کہ اوسپر جان بھی صدقے کرے تو کچھہ حقیقت نہین ہے مال کی تو کیا ہستی ہے مگر کبھی مسئول عاجز ہوتا ہے یا خود محتاج یا زیادہ کفاف عیال سے نہین رکھتا تو ناحق اوسکو شرمانا پڑتا ہے مانگنے والے سوائے بھیک مانگنے کے کچھہ نہین جانتے ؎

صد ائیا بخجلت سائل بزہیم در کرد	بے زری کرد بمن انچہ بقارون زر کرد

بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے قسم ہے اوسکی جسنے مجھکو حق پر بھیجا نہین قبول کرتا اللہ صدقہ اوس آدمی کا جسکے اقربا محتاج صلہ ہین اور وہ دوسرونکو دیتا ہے قسم ہے خدا کی اللہ طرف ایسے آدمی کے نظر نکریگا دن قیامت کے رواہ الطبرانی اسکے راوی ثقہ ہین اسیطرح جسنے اپنے مولیٰ یا ابن عم وغیرہ سے کچھہ مانگا اور اوسنے باوجود گنجایش کے نہ دیا تو اللہ قیامت کو اپنا فضل اوسکو نہ دیگا یہہ مضمون حدیث ابن عمرو وغیرہ مین نزدیک طبرانی وغیرہ کے آیا ہے معلوم ہوا کہ جب اپنے پاس حاجت سے زیادہ ہو اور کوئی عزیز قریب مانگے تو اوسکی مدد کرے ؎

۳۳ بشارت بر امساک از خیر

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ہر صبح کو دو فرشتے ندا کرتے ہین ایک کہتا ہے کہ اے اللہ

خرچ کرنیوالے کو عوض دے دوسرا کہتا ہے کہ ممسک کا مال تلف کر رواہ الشیخان وغیرہما
یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے بخل سے زیادہ کوئی عیب نہین ہے اعمال حسنہ مین کوئی
عمل خیر اس سے بہتر نہین ہے کہ بھوکے کو کہلاوے پیاسے کو پلاوے ننگے کو کپڑا پہناوے
اس باب مین بہت احادیث ترغیباً ترہیباً آئی ہین جسطرح یہہ کام بہتر ہے اسیطرح اسکا
خلاف موجب ہلاک ہے ؞

بشارت ۳۴ بر افطار صوم رمضان بغیر عذر

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے افطار کیا ایک دن
رمضان مین بغیر رخصت ومرض کے اوسکو صوم دہر کل یعنی تمام عمر کا قضا نہین کرتا اگرچہ
روزہ رکھے رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ
والبیہقی بخاری نے اس حدیث کو تعلیقاً ذکر کیا ہے حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ایک قوم اولٹی لٹکی ہے اونکے جبڑے
چیرے ہوئے ہین جبڑون سے لہو بہہ رہا ہے پوچھا یہہ کون ہین کہا وہ لوگ ہین جو فطار
کرتے ہین پہلے اس سے کہ اونکے روزے ختم ہوجاوین رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان
یہہ سزا اونکی ہے جو بلا عذر روزہ نہین رکھتا تھا اونکا کیا حال ہوگا جو روزہ رکھکر جماع
یا طعام یا شراب سے توڑ ڈالتے ہین یا آشناؤن سے فسق وفجور کرتے ہین ؞

بشارت ۳۵ زن بر صوم بغیر اذن شوہر

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی عورت کو کہ
روزہ رکھے اور شوہر اوسکا حاضر وموجود ہو مگر اوسکے اذن سے اور آنے نہ دے گہر مین
کسیکو مگر اوسکے اذن سے رواہ الشیخان وغیرہما احمد نے باسناد حسن اتنا اور زیادہ

کیا ہے مگر رمضان معلوم ہوا کہ عبادت فرض بے اذن شوہر کے جائز ہے مگر نفل عبادت بے اوسکے اجازت کے جائز نہین یہہ حکم حقوق شوہر مین داخل ہے دوسری روایت مین آیا ہے جس عورت نے روزہ رکہا بغیر اذن شوہر کے پہر شوہر نے ارادہ کسی بات کا اوس سے کیا وہ رک گئی تو اللہ اوس عورت پر تین گناہ کبیرہ لکھتا ہے رواہ الطبرانی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے حق شوہر کا عورت پر یہہ ہے کہ روزہ نفل نرکہے مگر اوسکے اذن سے اگر رکہا تو بہوکی پیاسی رہی یہہ روزہ قبول نہوا یہہ جب ہے کہ روزہ بشوق عبادت رکہے اور اگر واسطے تنگ کرنے شوہر کے رکہا ہے کہ اس حیلہ سے اوسکے پاس نہ جاؤن تو پہر کیا پوچھنا پورا حق ادا کیا ؛

بشارت[۳۶] بر صوم در سفر

حدیث جابر مین آیا ہے سفر فتح مکہ مین جب رسول خدا سے کہا گیا کہ بعض لوگ روزہ دار ہین فرمایا اولئک العصاۃ یعنی یہہ روزے دار نہین ہین گناہگار ہین رواہ مسلم دوسری روایت مین ہے کہ سفر مین روزہ رکھنا کچہہ اچھا کام نہین ہے اللہ نے تمکو رخصت دی ہے تم اوسکو اختیار کرو رواہ الشیخان واہل السنن معلوم ہوا کہ عزیمت سفر مین ترک صوم ہے گو کسی قوی آدمی کو کچہہ مضرت نہ پہونچے اور صوم جائز ہے عبد الرحمن بن عوف کا لفظ مرفوعا یہہ ہے صائم رمضان کا سفر مین ایسا ہے جیسے مفطر حضر مین رواہ ابن ماجۃ ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ دوست رکھتا ہے کہ اوسکی رخصت پر عمل کیا جاوے جسطرح معصیت کرنے کو مکروہ رکھتا ہے رواہ احمد باسناد صحیح والبزار والطبرانی باسناد حسن وابن خزیمۃ وابن حبان انس کی حدیث مین یہہ ذکر آیا ہے کہ سفر مین کچہہ لوگ بے روزہ تہے رسول خدا نے فرمایا آجکے دن افطار کرنیوالے اپنا اجر لیگئے رواہ مسلم اہل رائے کہتے ہین

روزہ رکہنا سفر مین افضل ہے شافعی نے کہا اوسکے لئے جو قوی ہو احمد وغیرہ نے کہا جو اوسپر آسان ہو وہی افضل ہے مگر ان حدیثون سے صاف ظاہر ہے کہ افطار صوم عمداً افضل

بشارت ۳۶ صائم بہ غیبت وفحش وکذب

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جس نے ترک نہ کیا کہنا جھوٹی بات کا اور اوسپر عمل کرنا تو اللہ کو کچھہ حاجت نہین ہے کہ وہ شخص اپنا کہانا پینا ترک کرے رواہ البخاری واہل السنن لفظ انس بن مالک کا نزدیک طبرانی کے یہہ ہے جسنے نہ چھوڑا فحش وکذب تو اللہ کو کچھہ حاجت نہین کہ وہ اپنا کہانا پینا چھوڑ دے معلوم ہوا کہ روزے مین گالی گلوچ کرنا جھوٹ بولنا فحش کام کرنا حرام ہے ایسے شخص کا روزہ اکارت ہوجاتا ہے دوسری روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے کہ جب تم مین کوئی روزہ رکہے تو فحش کام نکرے نہ چلاوے اگر کوئی اسکو گالی دے تو وہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون رواہ الشیخان واہل السنن آسودہ مرد عورت رمضان مین اپنے خدام وملازمین پر سب دنون سے زیادہ چیخ چلاکر بولتے ہین گالیان دیتے ہین سخت محنت لیتے ہین مرد عورتون کا اساس کرتے ہین پہر کبہی جماع بہی ہوجاتا ہے یہہ سارے کام روزے کو تباہ کردیتے ہین ثواب کے عوض عذاب گلے بندہتا ہے حدیث ابو عبیدہ مین آیا ہے روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے جب تک کہ اس سپر کو نہ پہاڑے رواہ النسائی باسناد حسن وابن خزیمۃ والبیھقی طبرانی نے حدیث ابی ہریرہ سے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب پوچہا اس سپر کا پہاڑنا کیا ہے فرمایا کذب وغیبت ہے دوسری روایت کا یہہ لفظ ہے کہ کچھہ روزہ یہی نہین ہے کہ کہاوے پیوے نہین روزہ تو یہہ ہے کہ لغو ورفث یعنی بیہودہ بات وکام وفحش وبیحیائی سے بچے رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے تیسری روایت مین یون ہے کہ بہت روزہ دار ہین جنکو اپنے روزے سے سواے بہوک کے کچھہ حاصل نہین

بہت شب بیدار ہین جنکو اس قیام سے سوا جاگنے کے کچھ حاصل نہین رواہ ابن ماجة والنسائی وابن خزیمة ٥

ہم سے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا	چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین

بشارت ۳۷ بر قتل حیوان بلا فائدہ

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی آدمی کسی چڑیا کو یا چڑیا سے بڑے جانور کو بغیر حق کے قتل کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس سے سوال کریگا پوچھا حق کیا ہے فرمایا ذبح کرکے کہاوے یہہ نکرے کہ سر اوسکا کاٹ کر پہینک دے رواہ النسائی والحاکم وصححہ معلوم ہوا کہ حلال جانور کا مارنا کہانے کو درست ہے کہیل تماشے کیطرح پر مارنا حرام ہے چہوٹا جانور ہو یا بڑا امیرون کے لڑکے چڑیان پکڑوا کر بہوکا پیاسا رکہکر کہیل مین مار ڈالتے ہین اسکا گناہ مان باپ پر ہوتا ہے شرید کا لفظ مرفوعاً یہہ ہی جسنے قتل کیا کسی چڑیا کو ناحق وہ فریاد کریگی دن قیامت کے سامنے خدا کے کہیگی کہ فلان نے مجھکو عبث مار ڈالا کسی فائدہ کے لئے نہین مارا رواہ النسائی وابن حبان ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے مثلہ کیا کسی جاندار کو پہر توبہ نہ کی تو مثلہ کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کے رواہ احمد اسکے راوی سب ثقہ ومشہور ہین مثلہ کرنا کہتے ہین کان ناک ہاتہہ پاؤن وغیرہ اعضا کے کاٹنے کو ظالم امیر رئیس کسی کی ناک کاٹتے ہین کسی کا کان کسی کا عضو تناسل کسی کا ہاتہہ سو انکے ساتہہ بہی یہی معاملہ دن حشر کے ہوگا جیسا کرتے ہین ویسا ہی پاوینگے ٥

از مکافات عمل غافل مشو	گندم از گندم بروید جو ز جو

بشارت ۳۸ بر نفقہ حرام درج

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب نکلا آدمی ناپاک خرچ لیکر پہر رکہا پاؤن اپنا رکاب مین پہر کہا لبیک تو پکارتا ہے ایک پکارنے والا آسمان سے لا لبیک ولا سعدیک تیرا زاد راہ حرام ہے تیرا نفقہ حرام ہے تیرا حج گناہ ہے اسمین کوئی نیکی نہین رواہ الطبرانی حج کرنیوالے بہت ہین جنکا زاد وراحلہ مال رشوت غصب سرقہ خیانت سود قیمت زنا ثمن شراب ثمن سگ وگربہ ثمن تجارت ربح ناجائز تحصیل ناجائز نگاہ عمل سائر وغیرہ اموال حرام سے ہوتا ہے وہ حج کرکے مستحق نار ہوجاتے ہین حج پر کیا موقوف ہے جو عبادت مال حرام سے کیجاتی ہے وہ مردود ہوجاتی ہے جو بدن مال حرام سے پرورش پاتا ہے وہ لایق آتش دوزخ کے ہوتا ہے

بشارت بر ترک حج برے قادر بر حج

علی مرتضی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مالک ہو زاد وراحلہ کا جو اوسکو خانۂ خدا تک پہونچاوے پہر اوسنے حج نہ کیا تو اوسپر کچہ نہین چاہے یہودی کیطرح مرے یا نصرانی کیطرح یہہ اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی والبیہقی ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے غریب ایک قسم ہے حدیث صحیح کی ابی امامہ کا لفظ نزدیک بیہقی کے یہہ ہے جس شخص کو نہ روکا کسی حاجت ظاہر کی یا بیماری یا پادشاہ ظالم نے پہر اوس نے حج نہ کیا تو اب مرے وہ چاہے یہودی ہوکر چاہے نصرانی ہوکر معلوم ہوا کہ تارک حج باوجود مقدرت کے کافر ہوجاتا ہے گو نمازی روزہ دار زکوۃ گذار ہی کیون نہو کیونکہ ان چارون رکن کا ایک ہی حکم ہے اور حدیث مین آچکا ہے کہ ایک دو تین رکن کے بجالانے سے کام نہین چلتا جب تک کہ سب رکن ادا نکرے سبکو یکسان فرض نہ سمجہے غربا بہت حج کرتے ہین امرا و سوداگر و مالدار و رؤسا گو نماز پڑہین یا روزہ رکہین یا زکوۃ دین مگر حج نہین کرتے جو اتفاقاً کرتے ہین تو مال ریاست خوب خرچ کرتے ہین

ناموری چاہتے ہین آنے جانے ہین کے مدینے کے رہنے ہین ایسے کام کرتے ہین جس سے حج گناہ
ہوجاتا ہے جب حج کرکے پہرتے ہین تو کوئی زنا کرتا ہے کوئی شراب پیتا ہے کوئی ناچ رنگ
مین رہتا ہے کوئی رعایا پر ظلم کرتا ہے کوئی نماز روزہ چہوڑ کر دنیا طلبی مین سرگرم رہتا ہے
یہہ سب افعال دلیل ہین اس بات پہ کہ حج قبول نہوا جسم ہول لے آئے غرضکہ جب حج فرض
ہوگیا تو اب تاخیر کیا ہے خصوصاً جبکہ کوئی مانع شرعی بہی نہو کہین ہوسکتا ہے کہ نماز فرض
ہو یا روزہ مگر روزانہ نماز پنج وقتی نہ پڑہے یا کہے کہ ایکدو ماہ یا ایکدو سال کے بعد نماز
پڑہونگا یا رمضان آوے وہ کہے دو چار برس بعد روزہ رکہہ لونگا یا سال گزر جاوے کہی
پہر کبہی زکوۃ دیدونگا سو جسطرح ان فرائض مین تاخیر درست نہین ہے فی الفور فرض ہوتے
ہین جو انکو عمداً ترک کرتا ہے وہ کافر حلال الدم والمال ہوجاتا ہے اسیطرح تارک حج کا
حال ہے کہ حج تو سالہا سال سے فرض ہوچکا ہے کوئی مانع شرعی بہی نہین ہے مگر گہر کے
کام دنیا کے کہیل تماشے جشن جلسے طیاری عمارت و باغ صحبت یار و آشنا مجلس رقص و سرود
جوش جوانی امید زندگی تمناے دوستی و نکاح محبت آرایش لباس و زیور وغیرہ امور
نہین چہوڑتے کہ حج کو نکلین دریا کا سفر خشکی کی تکلیف راہ خدا مین اوٹہاوین بہلا کسکا سر
پہرا ہے کہ ایسا عیش و آرام خداداد چہوڑ کر اپنا اوٹہاوے آخر عمر مین جب اسی نوے برس
کے ہونگے حج کر لینگے ورنہ خیر ابہی جلدی کیا ہے ذرا عیش تو کر لین ابہی ایسی عمر نہین ہے کہ سب
مزے ظاہر باطن کے چہوڑ چہاڑ کر دیندار خداترس بن بیٹہین اکثر امرا و رؤسا کا یہی خیال ہے
اسی خیال مین انکی عمر گزر جاتی ہے ناگہان اسیر پنجہ مرگ ہوکر سیدہے جہنم کو چلے جاتے ہین یہودی
یا نصرانی کیطرح مرجاتے ہین قبر انکے لیے دوزخ کا ایک گڑہا ہوجاتی ہے **فائدہ** ابی سعید
خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کہتا ہے مین نے
بندے کے جسم کو تندرست رکہا معیشت کو اوسپر کشادہ کیا پانچ برس گزر گئے وہ میری طرف
نہ آیا یہہ بندہ محروم ہے یعنی جنت و مغفرت سے رواہ ابن حبان والبیہقی حسن بن حی کو

یہہ حدیث بہت خوش آتی تہی اونکا عمل اسی حدیث پر تہا وہ اس بات کو دوست رکہتے تہے کہ مرد
آسودہ و تندرست پانچ سال کے بیچ حج کرنا نہ چہوڑے مین کہتا ہون حدیث مین تو ہر پنج سال
کے بعد ترغیب حج کرنے کی وری ہے یہان پچاس برس کی عمر ہو گئی مگر حج فرض بہی ادا نہوا نفل
حج کون کرے ہان کوئی غریب مسلمان یا عالم دیندار کرے تو کرے ورنہ خیر **فائدہ** ابوہریرہؓ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی بیبیون سے حجۃ الوداع مین فرمایا ھذہ
ثم ظہور الحصر تمنے یہہ حج کرلیا اب تم بوریان پر یعنی گہر مین بیٹہہ رہو بار بار حج کو نہ آؤ
رواہ احمد و ابو یعلی واسنادہ حسن جب سے زینب بنت جحش و سودہ بنت زمعہ
نے یہہ حدیث سنی کہا واللہ اب ہرگز کوئی سواری ہمکو جنبش نہ دیگی جبکہ ہم نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہہ بات سن لی ہے معلوم ہوا کہ عورتون کے حق مین بار بار
حج کرنا اچہا نہین انکا گہر مین بیٹہا رہنا ہی بہتر ہے اسلیے کہ یہہ عورت ہین سفر مین حفظ نظر
حفظ ستر عفت عصمت و دیگر محارم سے بچنا انپر مشکل ہے کہین ایسا نہو کہ گئے تہے نماز بخشوانے
مگر روزہ گلے پڑا ثواب نفل کے عوض عذاب جہنم کا ملا ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ہم سے حجۃ الوداع مین کہا یہہ تمہارا حج ہے یعنی فرض ادا ہو گیا اب تم بوریون
کی پشت پر گہرون مین بیٹہو رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابو یعلی و رواتہ ثقات ابن عمر
کا لفظ نزدیک طبرانی کے یہہ ہے کہ جب حج کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مع
اپنی بیبیون کے تو یہہ فرمایا انما ھی ھذہ ثم علیکم بظہور الحصر اسی طرح حدیث ابی واقد
مین آیا ہے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے اپنی ازواج سے
حجۃ الوداع مین ھذہ ثم ظہور الحصر رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ عورتون کو بار
بار سفر کرنا گہر سے باہر نکلنا گو واسطے حج ہی کے کیون نہو بہتر نہین انکے لیے یہی بہتر ہے کہ گہر
مین رہین گہر سے باہر نہ نکلین چٹائی انکا بستر ہو خاکساری انکا شعار ہو مگر اس زمانے مین
جس عورت کو وطن مین موقع دوسرے نکاح کرنے کا نہین ملتا ہے خویش و اقارب مانع ہین

یا کوئی اپنی پسند کا مرد ہے جو یہان ہاتھ نہین لگتا یا شوہر نے طلاق بائن دیدی ہے مگر اب
پہر وہی پسند ہے تو مکے کا سفر کرتی ہے وہان یہ سب کام ہوجاتے ہین سو ایسا حج خدا کے لئے
نہین ہوتا ہے ہوائے نفس و شہوت پرستی کے لئے ہوتا ہے اُس طواف سے گویا غرض نکالنا
مستی کا ہوتا ہے نہ صدقے ہونا خدا کے گہر کا حدیث صحیح مین بروایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
آیا ہے جسکی ہجرت دنیا کے لئے ہو یا کسی عورت کے لئے کہ اوس سے نکاح کرے تو ہجرت اوسی
کام کے لئے ہوئی یعنی نہ خدا کے لئے اسیطرح بعض مرد اپنی آشنا عورت سے ملنے کے لئے حج کرتے
ہین کہ وہان پہونچکر دلکی مراد پوری کرتے ہین کوئی وہان جا کر کسی عورت سے نکاح کرتا ہے
اسلئے کہ یہان نہین ہو سکتا تہا غرضکہ صدہا معاصی کے ارتکاب کو حج وغیرہ کا نام لیا جاتا
ہے بات تو اچہی ہے گناہ کرنے کے واسطے کوئی جگہہ بہتر مکہ مدینہ جدہ سے نہین ہے ؎

هر گناہے کہ کنی در شب آدینہ بکن
تا کہ از صدر نشینان جہنم باشی

بشارت بہ اخافت اہل مدینہ و ارادۂ بدی

سعد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے کید نکریگا ساتھ اہل مدینہ کے
کوئی شخص مگر گہل جاویگا جسطرح نمک پانی مین گہل جاتا ہے رواہ البخاری و مسلم و دوسری
روایت مسلم کا لفظ یہ ہے ارادہ نکریگا کوئی شخص ساتھ اہل مدینہ کے بدی کا مگر گلادیگا
اوسکو خدا آتش دوزخ مین جسطرح سیسا یا نمک پانی مین گہل جاتا ہے منذری نے کہا اس
حدیث کو صحاح مین ایک جماعت صحابہ سے روایت کیا ہے جابر کا لفظ یہ ہے جسنے ڈرایا
مدینے والون کو اوسنے ڈرایا میرے دلکو رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح عبادہ بن صامت
کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ اے اللہ جو کوئی ظلم کرے اہل مدینہ پر یا ڈراوے انکو
تو ڈرا تو اوسکو پہر فرمایا کہ لعنت ہے خدا کی فرشتون کی سارے آدمیون کی اوسپر اوسکا
نہ نفل قبول ہے نہ فرض رواہ الطبرانی باسناد جید ابن عمرو کی حدیث مین یہ لفظ آیا ہے

کہ جو کوئی ایذا دے اہل مدینہ کو ایذا دے اوسکو اللہ رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ جو
لوگ شہر مدینے مین رہتے بستے ہین اونکا ستانا حرام ہے یہہ کام سب سے پہلے یزید نے کیا پھر اور
امرا و حکام نے سو یہہ سب زبان نبوی پر ملعون مردود ہین مدینے کا رہنے والا اگر بطور
سیر و سیاحت کسی دوسری جگہہ آوے تو بہی اوسکو ایذا نہ دے اوسپر ظلم نکرے کہ آخر گہر
اوسکا مدینہ ہے بلکہ جو لوگ مدینے سے بناچاری نکلکر کسی دوسرے قصبے شہر گاؤن مین
آکر بسے ہین جیسے سادات صحیح النسب وغیرہم اگر اونکا بہی لحاظ رکہے اور تکلیف دہی سے
باز رہے تو خالی اجر و ثواب و ادب شرعی و انسانیت و شرافت سے نہین ہے ؎

گرچہ خردیم نسبتے ست بزرگ		ذرۂ آفتاب تابانیم

بشارت بر ترک تیر اندازی بعد از تعلم

حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعًا آیا ہے جسنے ترک کردیا تیر اندازی کو بعد سیکہنے کے بے رغبتی سے
تو اوسنے ترک کیا نعمت کو یا کفران کیا نعمت کا اسکو ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے
حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے دوسری روایت کا لفظ یہہ ہے جسنے سیکہا تیر لگانا پہر چہوڑ دیا
اوسکو وہ ہم مین سے نہین ہے یا وہ عاصی ہوا اسکو مسلم و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے مگر
لفظ ابن ماجہ کا یہہ ہے کہ اوسنے میری نافرمانی کی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے سیکہا تیر
لگانا پہر اوسکو بہول گیا تو اوسنے انکار کیا اس نعمت کا رواہ البزار و الطبرانی معلوم
ہوا کہ جو ہنر ایسا ہو کہ راہ خدا مین کام آوے اوسکو مسلمان سیکہکر ترک نکرے بالخصوص
فن تیر اندازی قرآن پاک کا لفظ یہہ ہے واعدوا لهم ما استطعتم من قوة اگرچہ حدیث
عقبہ مین نزدیک مسلم کے تفسیر قوت کی مرفوعًا رمی آئی ہے مگر اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص
سبب کا اسلیے یہہ لفظ ہر قوت کو شامل ہے رمی بدخول اولی اوسمین داخل ہے اسی بنیاد پر
بندوق لگانا توپ سر کرنا گولہ اندازی کرنا بانک پٹا سیکہنا شہسوار اسپ و شتر وغیرہا ہونا

سب داخل قوت ہے مگر جبکہ یہہ قوت راہ خدا مین صرف نہوئی تو سمجھو کہ کفران نعمت الٰہی ہوا ؀

بشارت بر فرار از زحف

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا سات چیزون کو مہلک فرمایا ہے منجملہ اونکے ایک بہاگنا ہے لڑائی
سے رواہ الشیخان وابو داؤد والنسائی بزار کا لفظ یہہ ہے کہ کبائر سات ہین اونمین
ایک فرار ہے دن زحف کے ثوبان کی حدیث مین یون آیا ہے کہ تین چیزین ہین جنکے ساتھ
پہر کوئی عمل کام نہین آتا ہے ایک شرک کرنا دوسرے مان باپ کی نافرمانی کرنا تیسرے زحف
یعنی جہاد سے بہاگنا رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعًا یون
آیا ہے کہ اس گناہ کا کچہہ کفارہ نہین رواہ احمد حدیث ابن عمرو مین بہی مرفوعًا اس
فرار کو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے رواہ الطبرانی شافعی نے کہا مطلب یہہ ہے کہ جب
مسلمان جہاد کرین دشمنون کو آپ سے دوچند پاوین تو پشت نہ پہیرین یا بڑہکر لڑین
یا اپنے گروہ مین آملین ہان اگر دشمن دوچند سے بہی زیادہ ہین تب بہی نہ بہاگنا بہتر ہے
اور اگر ہٹ آئے تو موجب سخط خدا کے ہونگے ابن عباس کا مذہب بہی یہی ہے ؁

بشارت بر غلول در جہاد وغیرہ

ابن عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامان و بار پر ایک آدمی تہا
اوسکو کرکرہ کہتے تہے وہ مرگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جہنم مین
گیا لوگ اسکو دیکہنے بہالنے لگے دیکہا کہ ایک عبا اوسنے خیانت کی ہے رواہ البخاری
زید بن خالد کہتے ہین ایک صحابی نے دن خیبر کے وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ذکر کیا فرمایا تم اوسپر نماز پڑہو یعنی مین نہین پڑہونگا لوگون کے موںہہ متغیر ہوگئے
فرمایا اس تمہارے یار نے راہ خدا مین خیانت کی ہے تلاش کیا تو ایک مالا اوسکے سامان

مین نکلا جسکی قیمت دو درہم بہی نہ تہی رواہ مالک واحمد وابوداؤد والنسائی وابن
ماجۃ حدیث ابن عباس مین مرفوعًا آیا ہے کہ خیبر کے دن کچہہ لوگ اصحاب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین سے کہنے لگے کہ فلان شہید ہے فلان شہید ہے یہانتک کہ ایک آدمی پر اونکا
گذر ہوا اوسکو بہی کہا کہ یہہ شہید ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بہی نہین
مینے اسکو جہنم مین دیکہا ہے ایک چادر یا ایک عبا جو اسنے بطور خیانت کے لی ہے پہر کہا اے
عمر لوگونمین پکار دو کہ نہ جاوینگے جنت مین مگر ایمان والے رواہ مسلم والترمذی وغیرہما
معلوم ہوا کہ خائن ایمان سے دور جہنم سے نزدیک ہوتا ہے ابوذر کا یہہ لفظ ہے اگر میری امت
خیانت نکرتی تو کوئی دشمن کہڑا نہوتا رواہ الطبرانی باسناد جید ایک شخص جزار خیانت
سنکر ایک دو تسمے جوتے کے لے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہہ تسمے ہین
آتش دوزخ کے رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ غرضکہ خیانت ہر جگہہ بری ہے خصوصًا
مال غنیمت مین ثوبان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص آیا
دن قیامت کے بری ہوکر تین چیزون سے وہ جنت مین جاویگا کبر وغلول ودین یعنی قرض
رواہ النسائی وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط شیخین پر ہے سمرہ بن جندب کا لفظ
مرفوعًا یہہ ہے جسنے چہپایا خیانت کرنیوالے کو وہ مثل اوسکے ہے یعنی گناہ وجزا مین رواہ
ابوداؤد

بشارت بموت بلاغزو ونیت غزو

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مرا اور اوسنے جہاد نکیا
اور نہ جی مین اوسکا ارادہ کیا تو وہ ایک شعبہ نفاق پہ مرا رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی
ابوامامہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جسنے نہ خود جہاد کیا نہ کسی غازی کا سامان درست کیا نہ کسی
غازی کا خلیفہ اوسکے گہر مین ہوا تو اللہ تعالے قیامت سے پہلے کوئی آفت اوسپر ڈالیگا

رواہ ابوداؤد ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے ملاقات کی خداسے بغیر کسی نشان جہاد کے وہ ملا اللہ سے اور اوسمین ایک سوراخ ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ یہاد رہے کہ جہاد بوجہ دیہور نہ انسان معذور ہے جہاد بے امام اسلام وخلیفہ نیکنام کے نہین ہوسکتا ہر فساد مذہبی یا جنگ ملکی کو جہاد سمجھنا غلط فہمی ہے حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً آیا ہے ترک نہ کیا کسی قوم نے جہاد کو مگر عام ہوتا ہے اونکو عذاب رواہ الطبرانی باسناد حسن ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جب کروگے تم بیع عینہ اور پکڑوگے تم دم گاؤن کی اور خوش ہوگے تم کہیتی پر اور چہوڑ دوگے تم جہاد کو مسلط کریگا اللہ تمپر ذلت دور نکریگا اوسکو یہانتک کہ پہرو تم طرف دین اپنے کے رواہ ابوداؤد یہہ حدیث گویا ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا مسلمانون نے جب سے جہاد چہوڑدیا ذلیل ہوگئے اب امید انکی عزت کی بالکل نہین ہے عوام ہر فتنہ وجنگ وجدال کو جہاد سمجھتے ہین یہہ بالکل غلط ہے جہاد کے شروط وقیود ہین جبتک کہ وہ سب موجود نہون کوئی لڑائی جہاد نہین ہوسکتی

بشارت بر نسیان قرآن بعد از تعلم

ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے جوف مین کچہہ قرآن نہین ہے تو وہ ویران گھر کیطرح ہے رواہ الترمذی حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے معلوم ہوا کہ جس مسلمان کو قرآن یاد نہین ہے وہ ایک ویران گھر ہے انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے پیش ہوئے ذنوب امت کے عرض کیے گئے مجہپر کوئی گناہ اس سے زیادہ بڑا نہ دیکھا کہ آدمی کوئی سورت یا آیت قرآن کی یاد کرکے بہول جاوے رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ قرآن کی کوئی آیت یا سورت یاد کرکے بہلا دینا گناہ کبیرہ ہے بلکہ اکبر کبائر سعد بن عبادہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے جس آدمی نے قرآن پڑہکر بہلا دیا وہ اللہ سے اجزم یعنی کوڑہی ہوکر ملیگا رواہ
ابوداؤد ابو عبید نے کہا مراد اجزم سے یہان دست بریدہ ہے مگر ابن قتیبہ نے کہا مراد
کوڑہی ہے کسی نے کہا مراد خالی ہاتہ خیر سے ہے کسی نے کہا مراد یہہ ہے کہ اوسکے لئے کوئی
حجت نہ ہوگی ۞

بشارت برمجلس بے ذکر خدا ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے نہین بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ ذکر اللہ کا اوسمین کیا نہ رسول
خدا پر درود بہیجا مگر یہہ مجلس اوس قوم پر ایک حسرت ہوگی خواہ اللہ انکو عذاب کرے یا بخشے
رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ
آیا ہے کہ اگرچہ جنت مین واسطے ثواب کے کیون نہ جاوے رواہ احمد باسناد صحیح وابن
حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری تیسری روایت مین یون آیا ہے
کہ اوس مجلس سے اوٹہنا ایسا ہے جیسے مردار گدہے پر سے کوئی اوٹہے دن قیامت کے انپر
حسرت ہوگی رواہ ابوداؤد حاکم نے کہا شرط مسلم پر ہے عبد اللہ بن مغفل نے کہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی قوم نہین کہ کسی مجلس مین جمع ہوکر پہر جدا ہو
اور اللہ کا ذکر نکرے مگر وہ مجلس اونپر حسرت ہوگی دن قیامت کے رواہ الطبرانی
والبیہقی جو مجلس وجلسہ کسی نیک کام کے لئے ہے اور اوسمین ذکر خدا یا درود رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہو تو وہ حسرت ٹہیری کہو اون مجلسون کا انجام کیا ہوگا جو
کسی شورہ فساد کے لئے قائم ہوتی ہے یا واسطے کسی فسق وفجور کے یا محض واسطے لہو ولعب
کے وہان تو کوئی جہوٹا موٹا بہی ذکر خدا کا نہین کرتا بلکہ شیطانی ذکر ادہر اودہر کی گپ شپ
ہنسی ٹہٹے رہتے ہین فاحشہ عورتین جمع ہوتی ہین چالاکیان فقرہ بازیان ہوا کرتی ہین
ایسی مجلس شرعاً ملعون نہو تو کیا ہو ۞

بشارت بر رفع نظر مصلی وقت دعا بسوے آسمان

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے باز رہین اقوام آنکہہ اوٹھانے سے نزدیک دعا کے طرف آسمان کے اندر نماز کے نہین تو اللہ اونکی بصارت کو اوچک لیگا رواہ مسلم والنسائی ابن عمرؓ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے اللہ قبول نہین کرتا دعا کسی بندے کی غافل دل سے رواہ احمد باسناد حسن ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے تم جب دعا مانگو اجابت کا یقین رکہو اور جان لو کہ اللہ قبول نہین کرتا دعا کسی دل غافل لاہی سے اسکو ترمذی نے روایت کیا حاکم نے مستقیم الاسناد کہا ہے اکثر دعا کرنیوالے غفلت ولہو کے ساتہہ دعا کیا کرتے ہین زبان سے دعا نکلتی ہے دل کہین اور رہتا ہے ع من خانہ نشین و دل بہ بازار جب دل متوجہ جناب الٰہی نہوا تو یہہ دعا کیا خاک قبول ہو گی دعا کے قبول نہونے کا شکوہ ناحق ہے اسیطرح جس شخص کا طعام ولباس وشراب مال حرام سے ہے اوسکی دعا بہی قبول نہین ہوتی دعا کے لئے آداب واوقات مقرر ہین اونکو بہی ملحوظ رکہے خدا سے ڈرتا رہے سچے دل حاضر طبیعت سے دعا کرے تو انشاء اللہ ضرور ہی پذیرا ہو گی واللہ اعلم

بشارت بر بددعا بر خود و اولاد و خادم و مال خود

جابرؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم بددعا نکرو اپنی جان پر نہ اپنی اولاد پر نہ اپنے خادم پر نہ اپنے مالون پر کہین ایسا نہو کہ یہہ دعا موافق اوس ساعت کے پڑ جاوے جسمین خدا دعا قبول کرتا ہے سو یہہ دعا بہی قبول ہو جاوے رواہ مسلم وابوداؤد وابن خزیمۃ اس حدیث مین اپنے مال اولاد وجان کے کوسنے سے منع کیا ہے جاہل مرد وعورت جب غصے یا رنج مین ہوتے ہین تو آپکو کوسنے لگتے ہین اپنے حق مین برے کلمے مونہہ سے نکال بیٹھتے ہین انکی سزا یہی ہے کہ وہ بددعا انکو لگ جاوے جیسا یہہ کہتے ہین ویسا ہی حال انکا ہو جاوے

فال بد را حال بد

بشارت بر ترک درود وقت ذکر رسول خدا صلعم

علی مرتضی کہتے ہین ہر دعا اوٹ مین ہے جب تک درود بہیجا جاوے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم پر اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے عمر بن خطاب نے کہا دعا ٹہیرائی جاتی ہے درمیان آسمان
و زمین کے کوئی چیز اوس دعا مین سے اوپر نہین چڑہتی یہانتک کہ درود بہیجا جاوے نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم پر اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث مالک بن حویرث مین آیا ہے کہ جسکے سامنے
میرا ذکر ہوا پہر اوسنے مجہپر درود نہ بہیجا تو اللہ اوسکو دور پہینکے جبرئیل علیہ السلام نے کہا آمین مینے
بہی کہا آمین اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے ابن عباس کی حدیث مین اتنا اور زیادہ
آیا ہے کہ پیس ڈالے اوسکو اللہ رواہ الطبرانی باسناد لین ابی ہریرہ کا لفظ یہہ ہے
جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اوسنے درود نہ بہیجا وہ مر گیا تو دوزخ مین گیا اللہ نے اوسکو دور
ڈالا رواہ ابن خزیمۃ و ابن حبان معلوم ہوا کہ تارک درود عمداً وقت ذکر رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مستحق بُعد و سحق و نار کا ہوتا ہے اللھم احفظنا دوسری روایت
ابی ہریرہ مین یون آیا ہے خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی جسکے پاس میرا ذکر ہوا اوسنے مجہپر
درود نہ بہیجا رواہ الترمذی و قال حدیث غریب حسین بن علی علیہما السلام نے مرفوعاً روایت
کیا ہے جسکے پاس میرا ذکر ہوا پہر وہ درود بہیجنا چوک گیا تو وہ رستہ جنت کا چوک گیا رواہ
الطبرانی یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے دوسری روایت حسین رضی اللہ عنہ مین یون
وارد ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جسکے سامنے میرا ذکر ہو وہ مجہپر درود نہ بہیجے اسکو نسائی و ابن حبان
نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح کہا ترمذی نے حسن صحیح غریب بتایا ابو ذر کا لفظ یہہ ہے کہ وہ ابخل
ناس ہے رواہ ابن ابی عاصم ان حدیثون سے ثابت ہوا کہ وقت ذکر رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے درود پڑہنا واجب ہے درود کے فضائل بے گنتی ہین نزل الابرار مین

لکھے گئے ہین درود کی اور کچھہ فضیلت نہو تو یہہ کیا کم ہے کہ جب ابی بن کعب نے کہا اجعل لک صلاتی کلہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا یکفی ہمک ویغفر ذنبک اسکو احمد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے دوسرا لفظ روایت احمد کا یہہ ہے اذا یکفیک اللہ تبارک وتعالے لما اہمک من دنیاک واخرتک اسکی سند جید ہے یہی لفظ ابن حبان کا بہی ہے اسکو طبرانی نے بسند حسن روایت کیا ہے یہہ وعدہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے درود خوان کے کہ اوسکی ساری مہم دنیا وآخرت کی آسان ہوجاویگی شیخ عبد الرحیم والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے بہا وجدنا ما وجدنا یعنی ہمکو جو کچہہ ملا درود ہی کے طفیل وصدقے مین ملا لکن اکثر لوگ قدر اس نعمت کی نہین جانتے درود کے پڑہنے مین اللہ کا ذکر بہی آجاتا ہے ایکا اللہم کے لفظ کا کہنا ایسا ہے جیسے سارے اسماء الٰہی کو کہکر دعا مانگی اللہم وفقنا ؛

بشارت بر اکتساب اکل حرام ولبس اسم

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے میلا کچیلا گرد آلودہ پہرتا ہے آسمان کی طرف دونون ہاتھہ پہیلا کر یارب یارب کہتا ہے اوسکا کہانا پینا کپڑا غذا سب حرام کا ہے کہو پہر دعا کیونکر قبول ہو رواہ مسلم والترمذی ابن عباس کہتے ہین سعد بن ابی وقاص نے کہا اے رسول خدا دعا کرو اللہ سے کہ مین مستجاب الدعوۃ ہوجاؤن فرمایا پاک کر اپنے طعام کو تیری دعا قبول ہوگی قسم ہے اللہ کی تحقیق بندہ ڈالتا ہے لقمہ حرام اپنے پیٹ مین قبول نہین ہوتا عمل اوسکا چالیس دن تک جس بندے کا گوشت حرام سے اگا آتش دوزخ لائق تر ہے اوسکے رواہ الطبرانی علی کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جسنے پایا مال حرام پہر پہنا قمیص نہین قبول ہوئی نماز اوسکی رواہ البزار و فیہ نکارۃ ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جس نے مول لیا ایک کپڑا دس درہم کو اوسمین ایک درہم

حرام کا بھی ہے توجب تک وہ کپڑا اوسکے بدن پر ہے اوسکی نماز قبول نہین رواہ احمد جب حرام
مال سے کپڑا پہنا ایسا ٹہیرا تو جو کوئی حرام لباس پہنکر نماز پڑہتا ہے کہو وہ کیسا ہوگا جیسے
ریشم کا کپڑا یا کلابتون سے مغرق بلکہ بعض محققین نے اوس مشروع سے بھی منع کیا ہے جسمین
ریشم و سوت کی آمیزش ہوتی ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی
اگر کوئی شخص خاک اوٹہا کر مونہہ مین ڈالے تو یہہ بہتر ہے اس سے کہ حرام چیز مونہہ مین ڈالے
رواہ احمد باسناد جید دوسری روایت مین یہہ آیا ہے جسنے جمع کیا مال حرام پہر زکوۃ
دی یا صدقہ کیا تو اوسکو کچھ اجر نہین ہے بلکہ اوسپر وبال ہے رواہ ابن خزیمہ وابن
حبان ابو الطفیل کا لفظ یہہ ہے جسنے کما یا مال حرام کا پہر آزاد کیا اوس سے کسی کو یا صلہ
رحم کیا تو یہہ اوسپر وبال ہوگا قاسم بن مخیمرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے پیدا کیا مال گناہ سے
پہر صلہ رحم کیا یا صدقہ دیا یا راہ خدا مین صرف کیا تو یہہ سب جمع ہو کر جہنم مین ڈالا جاویگا
رواہ ابو داؤد ابن مسعود نے مرفوعًا یون کہا ہے کسب نہین کرتا کوئی بندہ مال حرام
پہر صدقہ دیتا ہے تو قبول نہین ہوتا خرچ کرتا ہے تو برکت نہین ہوتی چہوڑ جاتا ہے تو
زاد نار ہوتا ہے اللہ بدی کو بدی سے نہین مٹاتا نہ خبیث کو خبیث سے اسکو احمد نے
روایت کیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کون
چیز زیادہ جہنم مین داخل کرتی ہے فرمایا مونہہ اور شرمگاہ رواہ الترمذی وقال
حدیث حسن صحیح غریب اس بلا مین عورتین سب سے زیادہ مبتلا رہتی ہین انکی زبان ہر وقت
کذب و غیبت و طعن کی آشنا ہوتی ہے عفت عصمت کی پروا بھی نہین رکہتین یہی سبب ہے
کہ سب سے زیادہ جہنم مین یہی بیبیان ہونگی شہر دوزخ مین انہین کے آبادی سب سے زیادہ
نظر آویگی حدیث ابن عباس مین مرفوعًا آیا ہے تو رشک نکر اوسپر جو مال غیر حلال کو جمع
کرتا ہے یا مال غیر حق کو کیونکہ اگر وہ صدقہ دیگا تو قبول نہوگا جو چہوڑ جاویگا وہ توشہ
نار ہوگا حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے بیہقی نے اسکو ابن مسعود سے بھی روایت

کیا ہے ابن عمر کہتے ہین جسنے کمایا مال غیر حلال پہر خرچ کیا غیر حق مین تو اوتارے گا
اللہ اوسکو ذلت کے گہر مین رواہ البیہقی مرفوعاً جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ہے داخل نہوگا بہشت مین وہ گوشت پوست جو
مال حرام سے بنا ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا روایت کعب بن عجرہ مین لفظ لحم و
دم کا آیا ہے اوسکو اولی بالنار فرمایا ہے رواہ الترمذی حدیث ابی بکر مین مرفوعاً
یون آیا ہے داخل نہوگا جنت مین وہ جسم جسکو غذاے حرام ملی ہے رواہ ابو یعلی
والبزار والطبرانی وبعض اسانیدھم حسن **فائدہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچہہ پروا نکریگا جو لیا وہ حلال ہے یا
حرام رواہ البخاری والنسائی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا کہ انکی دعا بہی قبول
نہوگی مین کہتا ہون یہہ زمانہ اگرچہ ایک عمر دراز سے آگیا ہے مگر بعد ایک ہزار سال ہجری
کے فرق حلال حرام کا اکثر اقوام مین سے جاتا رہا خصوصاً اب جو صدی چاردہم آغاز ہوئی ہے
اس وقت مین سارے خلق نے الا ماشاء اللہ گویا اجماع کر لیا ہے کہ جب مال پیدا کرینگے
حرام ہی کا کماوینگے حلال کے پاس نہ پہٹکین گے بلکہ بصورت ممکنہ حلال کو ذرا سے نفع کے
لیے حرام خالص بنالین گے نیچریہ بہی اسی کے درپے ہین کہ جسطرح ہوسکے ترقی کرو مال و
جاہ کماؤ حلال حرام سے غرض نرکہو ایمان جائے یا رہے رعایا کو دین پادشاہ وقت
پر ہونا چاہیے ٥

	کہ مبادا ازین بتر گردد		سن زوضع زمانہ در فکرم	

بشارت برکمی کیل و وزن

ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیل و وزن والون سے
فرمایا تم ایسی چیز کے مالک بنے ہو جسمین اگلی امتین ہلاک ہوگئین اسکو ترمذی نے روایت

کیا ہی حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینے مین تشریف
لائے یہان کا کیل نہایت اخبث تہا یہہ آیت اوتری ویل للمطففین رواہ ابن ماجہ
وابن حبان والبیہقی کیل ووزن کے نقصان سے رزق کم پیدا ہوتا ہے قحط پڑتا ہے
جسطرح زنا پہیلنے سے طاعون آتا ہے وبا ہوتی ہے ایسے مرض پیچہے لگتے ہین جو اونکے اسلاف
مین نہ تہے یہہ مضمون حدیث ابن عمر وابن عباس کا ہے نزدیک ابن ماجہ وبزار وبیہقی وحاکم

بشارت بر غش

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دہوکا دیا ہمکو وہ
ہم مین سے نہین ہے رواہ مسلم یہی مضمون حدیث ابن عمر مین بہی آیا ہے اوسکو احمد و
بزار وطبرانی نے روایت کیا ہے ایک شخص نے سوکہے گیہون اوپر گیلے گیہون نیچے رکہے تہے
اوسکو دیکہکر یہہ ارشاد فرمایا کہ لیس منا من غشنا قصہ اگرچہ خاص ہے مگر حکم عام ہے جو
کوئی آدمی جس کسی آدمی کو مرد ہو یا عورت کسی بات مین دہوکا دیکر اپنا مطلب نکالیگا
اوسکا حکم یہی ہے کہ اوسنے وہ کام کیا جو خلاف اسلام ہے وہ مسلمانی سے نکل گیا ظاہر
لفظ حدیث یہی ہے تاویل کی کچہہ ضرورت نہین بعض بیبیان شوہرون کے ملانے کے لئے
جہوٹے وعدے جہوٹی باتین کرکے فریب کرجاتے ہین پہر جب مطلب نکل گیا تو اگلا سا ملاپ
برتاؤ باقی نرہا اب اور ہی طرح کی گفتگو تکبر آمیز شخصیت خیز فسق انگیز ہونے لگے حدیث
ابن مسعود مین مرفوعا آچکا ہے کہ جسنے ہمکو دہوکا دیا وہ ہم مین سے نہین ہے مکر وفریب
جہنم مین ہے رواہ الطبرانی باسناد جید وابن حبان حسن کا لفظ مرسلا نزدیک ابوداؤد
کے یہہ ہے کہ مکر وخدیعت وخیانت نار مین ہے ایک آدمی نے دودہ مین پانی ملایا تہا ابوہریرہ
نے کہا جب قیامت مین تجہہ سے کہین گے کہ اب اس پانی کو اوس دودہ سے الگ کر تو پہر تو اوس وقت
کیا کریگا رواہ البیہقی والاصبہانی باسناد لا باس بہ معلوم ہوا کہ ذرا سا دہوکا

بھی دینا حرام ہے واثلہ بن اسقع کی حدیث مین آیا ہے جسنے بیچا کسی چیز کو پہر اوسکا عیب ظاہر
نہ کیا وہ ہمیشہ خدا کے بغض مین رہتا ہے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین رواہ ابن ماجة
جب دہوکے پر لعنت آئی تو معلوم ہوا کہ فریب دہی بازیگری چالاکی فقرہ سازی حرام وکبیرہ ہے

بشارت بر احتکار

مسلم نے معمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جسنے کہانا روکا وہ خاطی ہے دوسرا لفظ یہہ ہے کہ
احتکار نہین کرتا مگر خاطی رواہ الترمذی وصححہ وابن ماجة ابن عمر کا یہہ لفظ ہے جسنے
روکا طعام کو چالیس دن وہ اللہ سے بری ہے اللہ اوس سے بری ہوا رواہ احمد و
ابویعلی والبزار والحاکم اس متن مین اگرچہ غرابت ہے مگر بعض اسانید اسکے جید ہین
عمر کی حدیث اس لفظ سے مرفوعًا آئی ہے کہ محتکر ملعون ہے رواہ ابن ماجة والحاکم
اسمین ایک راوی سخت ضعیف ہے ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ احتکار طعام کا مکہ کے بیچ الحاد ہے
رواہ الطبرانی یہہ اسلئے کہ مکہ مین غلہ پیدا نہین ہوتا ہے دوسرے ملکون سے آتا ہے
جب اوسکو واسطے نفع تجارت کے روکا تو لوگ مرجاوینگے اسلئے اس جگہہ کی سزا اور جگہہ
سے زیادہ سخت ٹہیری ؛

بشارت بر کذب وحلف تاجران

حدیث حکیم بن حزام مین مرفوعًا آیا ہے جب بائع ومشتری سچ بولتے ہین تو برکت ہوتی ہے
جب چہپاتے جہوٹ بولتے ہین تو گو فائدہ ہو مگر برکت مٹ جاتی ہے جہوٹی قسم مال کی نکاسی
تو کر دیتی ہے مگر کمائی مین برکت نہین رہتی رواہ الشیخان واھل السنن عبید بن رفاعہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تجار دن قیامت کے فجار اوٹہینگے
مگر جسنے تقوی وبر وصدق کیا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن ماجة

وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے وجہ انکے فجور کی حدیث عبدالرحمن بن شبل
مین مرفوعاً یون آئی ہے کہ یہہ جھوٹی قسم کھاکر گناہگار ہوتے ہین باتون مین جھوٹ بولتے ہین
اسکو احمد نے باسناد جید روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے حدیث ابی ذر مین یہہ
بھی مرفوعاً آیا ہے کہ جو اپنے مال کی جھوٹی قسم کھاکر نکاسی کرتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی
طرف آنکھہ اوٹھا کر نہ دیکھے گا اسکو مسلم واہل سنن نے روایت کیا ہے یہہ مضمون چند حدیثون
مین اسیطرح پر آیا ہے غرضکہ جھوٹی قسم سے بہت ڈرایا ہے انجام بد اوسکا بتایا ہے *

بشارت برخیانت احد الشریکین

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے مین
تیسرا شریک ہون دو شریکون مین جب تک کہ ایک دوسرے کی خیانت نکرے جب خیانت کی تو
مین دونون کے بیچ مین سے نکل جاتا ہون رزین نے اتنا اور زیادہ کیا کہ پھر اوس جگہہ
شیطان آجاتا ہے رواہ ابوداؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے *

بشارت بر تفریق درمیان والدہ و ولد بیع وغیرہ

ابو ایوب کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے جدائی کی درمیان مان اور اوسکے بچون کے جدائی
کریگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے دوستون کے دن قیامت کو ترمذی نے
اسکو حسن غریب کہا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے دارقطنی نے بھی روایت کیا ہے عمران
بن حصین کا لفظ یہہ ہے کہ جسنے جدائی ڈالی وہ ملعون ہے یعنی درمیان سبی[1] و والد کے اسکو
دارقطنی نے مرفوعاً روایت کیا ہے ابن ماجہ کا لفظ بروایت ابی موسی یہہ ہے لعنت کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس شخص پر جسنے جدائی ڈالی درمیان والدہ و ولد کے
اور درمیان دو بھائیون کے تو لفظ لعنت سے ثابت ہوا کہ یہہ کام گناہ کبیرہ ہے شیطان کی

[1] بسلہ قیدی ۱۲

شیطان عورتین ایک دوسرے کو بہکا کر کبہی بہائی بہن مین کبہی مان باپ و اولاد مین کبہی میان بی بی مین جدائی ڈلوا دیتے ہین آپسمین انکا مطلب نکلتا ہے سو یہہ سب ملعون مرد و زن ہین قیامت مین انکو بہی اسیطرح کی سزا ملیگی کہ اللہ انکے یارون دوستون کو ان سے جدا کر دے گا الحمد للہ ؎

بشارت قرض مہر وغیرہ

ابو سعید خدری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا پناہ مانگتے تہے کفر و قرض سے ایک آدمی نے کہا کیا کفر برابر قرض کے ہے فرمایا ہان اسکو نسائی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ قرض ایک نشان ہے اللہ کا زمین مین جب کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اوسکی گردن پر رکہدیتا ہے حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے ؎

قرض از مرتبۂ مردمی انداخت مرا		بسکہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

دوسری روایت یون ہے تو گناہ کم کر تجہپر موت ہلکی ہو گی قرض کم کر آزاد جئے گا رواہ البیہقی حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے جس نے قرض لیا پہر دینے کی نیت نہین ہے تو اللہ اوس سے دن قیامت کے دلوا دیگا اگر مر گیا تو خدا کہیگا تو نے یہہ گمان کیا کہ مین اپنے بندے کا حق نہ لونگا پہر اسکی نیکیان اوسکو اوسکی بدیان اسکو دیگا رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے مال لیا لوگون کا بارادۂ اتلاف تو تلف کریگا اوسکو اللہ رواہ البخاری و ابن ماجۃ وغیرہما صہیب کا لفظ یہہ ہے جس آدمی نے قرض لیا اوسکا دل مجمع ہے اسبات پر کہ یہہ قرض ادا نکرونگا تو وہ اللہ سے چور بنکر ملیگا اسکو ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کیا ہے اسکی سند متصل لا باس بہ ہے

فائدہ طبرانی نے بروایت صہیب مرفوعاً ذکر کیا ہے جس مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا

نیت اوسکی یہہ ہے کہ اوسکا مہر نہ دونگا وہ جس دن مریگا زانی مریگا اس حدیث کی سند مین ایک راوی متروک ہے مگر مضمون صحیح ہی آجکل جو ہزارون لاکھون بلکہ کرورون کا مہر باندہا جاتا ہے خصوصاً امرا و روسا کے خاندانون مین ہرگز شوہر کا ارادہ اوس مہر کے ادا کرنیکا نہین ہوتا ہووے کیا خاک مقدور تو ہزارون کا بہی نہین ہے اگر ہے بہی تو ساری جاگیر مہر مین مستغرق ہوتی ہے جورو کا غلام بنکر رہنا پڑتا ہے کم ہمت عورت معاف بہی نہین کرتی اگر زائد از مقدور کو معاف کرکے باقی کا مطالبہ کرے تو بہی کچہہ صورت واسطے شوہر کے نجات دنیا و آخرت کے نکل آوے ورنہ الله الله خیر سلاً یہہ گناہ شوہر پر گویا طرف سے اولیاء زن کے ہوتا ہے امید ہے کہ وہ بہی کچہہ نہ کچہہ سزا جزا اس کارروائی کی پاوینگے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے نکاح کیا کسی عورت سے مہر پر اوسکی نیت یہہ ہے کہ مین مہر ادا نکرونگا تو وہ زانی ہے رواہ البزار وغیرہ میمون کردی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اوسنے رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جس کسی مرد نے کسی عورت سے تزوج کیا تہوڑے یا بہت مہر پر اوسکے جی مین نہین کہ مین اوسکو حق اوسکا دونگا تو اوس نے اوس عورت کو فریب دیا پہر مرگیا اور یہہ دین اوسکا ادا نہ کیا تو وہ خدا سے چور بنکر ملیگا رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات براء بن عازب کہتے ہین صاحب دین گرفتار ہے اپنے دین مین الله سے اپنی تنہائی کا شکوہ کرتا ہے رواہ الطبرانی ابوموسی کا لفظ یہہ ہے سب سے بڑا گناہ نزدیک خدا کے یہہ ہے کہ بندہ اوس سے ملے بعد اون کبائر کے جنسے منع کیا تہا یہہ بندہ مرگیا اس پر قرض تہا اپنے قرض کی قضا نہ چہوڑی رواہ ابوداؤد والبیہقی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نفس مومن کا معلق ہے قرض سے جب تک کہ اوسکی طرف سے ادا نہ کیا جاوے اسکو احمد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن بتایا ہے ابن حبان کا یہہ لفظ ہے کہ نفس مومن کا معلق ہے جب تک اوسپر قرض ہے اسکو حاکم نے شرط شیخین پر کہا ہے جس میت پر قرض ہوتا

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسپر نماز جنازہ نہ پڑہتے یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے سب سے زیادہ مقدم دَین مہے اول اسکو ادا کرے پہر باقی دیون کو پہر ترکہ کیا جاوے

بشارت بر مطل غنی

ابو ہریرہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے دیر لگانا آسودہ شخص کا ظلم ہے اسکو شیخین واہل سنن نے روایت کیا ہے عمرو بن شرید کا لفظ یہہ ہے گردن پہیرنا واجد مال کا حلال کرتا ہے اوسکی آبرو و مال کو اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے یعنی جسپر کسی کا قرض آتا ہے اور اوسکو مقدور ادا کرنے قرض کا ہے مگر وہ وفا نہین کرتا دیر لگاتا ہے یا گردن پہیرتا ہے تو ایسے شخص کا بری طرح ذکر کرنا اوسکو سزائے حبس دینا درست ہے ؛

بشارت بر یمین کاذبہ غموس

ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جس نے قسم کہائی مال پر کسی مرد مسلمان کے ناحق وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اسکو شیخین واہل سنن نے روایت کیا ہے لفظ ابن ماجہ کا قصۂ کندی مین بروایت اشعث بن قیس مرفوعاً یہہ ہے جس نے قسم کہائی تا کہ لیوے مال کسی مسلمان کا اور وہ اس قسم مین فاجر یعنی جہوٹا ہے تو وہ ملیگا خدا سے اور کوڑہی ہوگا ابو موسیٰ کا لفظ یہہ ہے کہ نظر نکریگا طرف اوسکے خدا اور نہ پاک کریگا اوسکو اوسکے لیے ہے عذاب دردناک رواہ احمد باسناد حسن وابو یعلی والبزار والطبرانی

ابن عمرو کی حدیث مین یمین غموس کو منجملہ کبائر ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے پوچہا یمین غموس کیا ہے فرمایا جو کسی مسلمان کا مال جہوٹی قسم کہا کر لیلے رواہ البخاری والترمذی والنسائی ابن مسعود کہتے ہین ہم گنتے تہے اون گناہون مین جنکا کفارہ نہین ہے یمین غموس کو اسکو

حاکم نے شرط شیخین پر کہا ہے حارث بن برصا کا لفظ یہہ ہے کہ جو ایسی قسم کہاوے وہ اپنا
ٹہکانا دوزخ مین کرلے حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے جہوٹی
قسم شہرونکو ویران کردیتی ہے رواہ البیہقی جب سے اسلام مین جہوٹی قسم جہوٹی گواہی
کا رواج ہوا ہے مسلمانون پر ادبار آگیا مگر یہہ اپنی عادت کسیطرح نہین چہوڑتے حالانکہ اس
مقدمے مین سخت وعید آئی ہے کسی مین جہنم کا وعدہ ہے کسی مین اوجب اللہ لہ النار کا
لفظ آیا ہے رواہ مسلم عن ابی امامۃ ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے قسم کہائی پاس
اس منبر کے جہوٹی اگرچہ ایک مسواک تر ہی پر کیون نہو اوسکے لئے دوزخ واجب ہوگئی
اسکو ابن ماجہ نے باسناد صحیح روایت کیا ہے جہوٹی قسم کہانے والے کہان ہین اس بشارت
کو سنکر خوش ہوجاوین ۔

بشارت بر سود خواری

حدیث ابی ہریرہ مین منجملہ ہفت موبقات یعنی مہلکات کے ایک ربا کا ذکر بہی فرمایا ہے رواہ
الشیخان وابوداؤد والنسائی سمرہ بن جندب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ شب معراج مین ہم ایک نہر پر آئے وہ نہر خون کی تہی اوسمین ایک آدمی
کہڑا تہا دوسرا آدمی کنارۂ نہر پر تہا اوسکے ہاتہہ مین ایک پتہر تہا نہر والا جب باہر نکلنا چاہتا
یہہ شخص اوسکے منہہ مین پتہر پہینکتا وہ پہر جاتا اسیطرح پہ ہوتا تہا مینے پوچہا یہہ کون شخص ہے
کہا سود خوار ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے ابن مسعود نے کہا لعنت کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانے اور کہلانے والے سود پر رواہ مسلم والنسائی وابو
داؤد والترمذی وصححہ وابن ماجۃ وابن حبان دوسری روایت مین گواہ و
کاتب پر بہی لعنت آئی ہے مسلم نے جابر کی روایت سے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہہ سب
برابر ہین یعنی لعنت مین حدیث ابی ہریرہ مین اکل ربا کو منجملہ کبائر کے ہمراہ شرک کے ذکر

کیاہے رواہ البزار ابن مسعود نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ سود خواری کے تہتر دروازے
ہین سب مین کم دروازہ یہہ ہے کہ آدمی اپنی مان سے حرام کرے حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط
شیخین پر ہے دوسری روایت یہہ ہے کہ ربا کے بہتر باب ہین اور شرک مثل اوسکے
ہے رواہ البزار ورواتہ رواۃ الصحیح معلوم ہوا کہ سود خوار و مشرک کا ایک حکم ہے
یہہ بہت بڑی بشارت ہے واسطے اہل ربا کے کہ ہرچند کلمہ پڑہین نماز روزہ حج زکوۃ بجالاوین
مگر مثل مشرک کے ہون عبداللہ بن سلام کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے ایک درہم جو ربا سے ہاتھہ لگتا ہے وہ نزدیک اللہ کے تینتیس ۳۳ زنا سے بڑہ کر ہے بلو کہ
حالت اسلام مین کرے رواہ الطبرانی دوسری روایت یہہ ہے کہ سود خوار دن قیامت
کے اسطرح پر کھڑا ہوگا جیسے کسیکو شیطان نے چہو کر خبطی کر دیا ہو اسکو احمد نے باسناد جید
روایت کیا ہے عبداللہ بن حنظلہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ ایک درہم ربا کا چھتیس زنا
سے زیادہ تر سخت ہے رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح والطبرانی براء بن عازب
کا لفظ یہہ ہے ربا بہتر ۷۲ باب ہے ادنی اونکا یہہ ہے کہ آدمی اپنی مان سے حرام کرے اور
سبسے زیادہ ربا یہہ ہے کہ برادر مسلمان کی آبرو ریزی مین زبان درازی کرے اسکو
طبرانی نے روایت کیا ہے جو لوگ سود نہین کہاتے مسلمانون کی آبرو ریزی کرتے ہین
علماء حق کو کتابون مین گالیان لکھتے ہین سخت و درشت باتین سناتے ہین حفظ مرتبہ
کسی کا نہین رکہتے وہ سود خوارون سے بہی زیادہ گناہگار و بدتر ہین اونکے لئے یہہ
بہت بڑی بشارت ہے کہ مان سے حرام کرنا تو کم ہے مگر یہہ کام انکا اوس زنا سے بہی بڑا ہے
ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جب زنا و ربا کسی بستی مین ظاہر ہوتے ہین تو وہ
لوگ عذاب خدا کو اپنی جانون کے لئے حلال کر لیتے ہین اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
زنا و غنا کا ساتھہ ہے آسودہ گہرون مین زنا ضروری ہوتا ہے اکثر آسودہ لوگ ربا
لیکر بالدار بنجاتے ہین انکو یہہ مژدہ مبارک ہو ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت سے پہلے ربا زنا شراب ظاہر ہوگی رواہ الطبرانی ورواتہ
رواۃ الصحیح یہہ خبر مخبر صادق مصدوق کی اسوقت مین بخوبی پائی گئی یہہ تینون چیزین
مسلمانون مین رائج ہین دوسرون کا کیا گلہ عبداللہ بن ابی اوفی صرافون کے بازار مین
تہے کہا اے گروہ صرافون کے خوش ہوجاؤ بشارت لو کہا خدا تمکو جنت کی بشارت دے
کیا خوشخبری لائے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ابشروا بالنار
رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ یعنی جہنم کی بشارت لو عوف بن مالک کی حدیث
مین مرفوعاً آیا ہے توبچ اون گناہون سے جو بخشے نہین جاتے جسنے خیانت کی کسی
چیز کی وہ اوسکو دن قیامت کے لائیگا جسنے سود کہایا وہ دیوانہ اوٹہیگا خبطی سودائی
سڑی پاگل ہوگا پہر یہہ آیت پڑہی الذین یاکلون الربٰوا لا یقومون الا کما یقوم
الذی یتخبطہ الشیطان من المس رواہ الطبرانی والاصبہانی ابن مسعود کا لفظ
مرفوعاً یہہ ہے جسنے بہت سود لیا اوسکا انجام قلت ہے رواہ ابن ماجۃ حاکم نے اسکو
صحیح الاسناد کہا ہے یعنی سود کے مال مین برکت نہین ہوتی وہ مال آخر کو کم اور گم
ہوجاتا ہے اسکا تجربہ اکثر اہل عقل ونقل کو حاصل ہوچکا ہے جب چاہو دیکہہ لو ابوہریرہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا
کہ کوئی اونمین نہ بچیگا مگر یہہ کہ سود کہاویگا پہر اگر کسی نے نہ کہایا تو غبار سود کا اوسکو
پہونچیگا اسکو ابوداؤد وابن ماجہ نے روایت کیا ہے اب وہی زمانہ آگیا جسکی خبر اس
حدیث مین دی تہی بہلا کوئی شخص بتا تو دے کہ وہ سود یا غبار سود سے بچا ہوا ہے مگر
ہزار مین ایک انا للہ ؏

بشارت بر غصب زمین وغیرہ

عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے ظلم سے لیا ایک بالشت

زمین کو وہ زمین اوسکا طوق ہوگی سات زمین تک اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا
ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے لی ایک بالشت زمین ناحق اوسکو سات زمین کا طوق پہنایا
جاویگا اسکو احمد نے دو اسنادوں سے روایت کیا ہے ایک اونمین صحیح ہے منذری نے کہا مراد
طوق سے طوق تکلیف ہے نہ طوق تقلید یعنی قیامت مین اوس سے کہین گے کہ تو اسکو اوٹھا
کسی نے کہا نہین بلکہ اوسکو اندر زمین کے سات طبقے تک دہسا دینگے وہ زمین اوسکے
گلے کا طوق ہوجاویگی بغوی نے کہا اصح یہی ہے پہر بسند خود سالم عن ابیہ سے مرفوعاً
روایت کیا کہ جسنے چہین لی کسی کی زمین بالشت بہر ناحق وہ خسف کیا جاویگا دن قیامت
کے سات زمین تک اس حدیث کو بخاری وغیرہ نے بہی روایت کیا ہے انتہٰے زمین کا
چہیننا عام ہے خواہ گہر محلہ شہر کی زمین ہو یا کہیت گاؤن کی زمیندار لوگ ہمیشہ ایک
دوسرے کی زمین غصب کیا کرتے ہین زبردست لوگ غریبون کے گہر داب لیتے ہین ان
سبکے لئے یہہ بشارت ہے کہ ساتون زمین کا طوق اونکے گلے مین ڈالا جاویگا یعلی بن
مرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جس کسی شخص نے ظلم سے
ایک بالشت زمین کسی کی لے لی اللہ تعالےٰ اوسکو تکلیف دیگا کہ اوس زمین کو کہودے
ساتوین زمین تک پہر اوسکا طوق ڈالیگا دن قیامت کو یہانتک کہ سبکا فیصلہ ہووے
اسکو احمد وطبرانی وابن حبان نے روایت کیا ہے دوسری روایت طبرانی مین یون
آیا ہے جسنے لی زمین کسیکی ناحق اوسکو تکلیف دیجاویگی کہ اوس زمین کی مٹی میدان
حشر مین لاکر ڈالی سعد بن ابی وقاص کا لفظ یہہ ہے کہ ایسے آدمی کا نہ نفل مقبول
ہے نہ فرض اسکو احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے عبداللہ کا لفظ یہہ ہے جسنے غصب
کیا زمین کو ظلم سے وہ ملیگا خدا سے اور خدا اوسپر غضبناک ہوگا رواہ الطبرانی
حکم بن حارث نے مرفوعاً کہا ہے جسنے لی ایک بالشت زمین طریق مسلمین سے وہ سات
زمین تک اوسکو اپنے اوپر لادے ہوئے آویگا رواہ الطبرانی حدیث ابی حمید ساعدی

مین ایک چوبدستی کے لینے سے بہی بغیر خوشی خاطر کے منع کیا ہے اسلئے کہ کسی مسلمان کا مال لینا مسلمان پر حرام ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے یہہ سزا جزا جو مذکور ہوئی جنس عمل سے ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جسطرح آسمان سات ہین اسیطرح زمین بہی سات طبقے ہے مگر ان طبقات کا زیادہ حال کسی حدیث مرفوع مین نہین آیا ہے ؛

بشارت بر بنا مکان زیادہ حاجت از راہ افتخار و تکاثر

حدیث طویل عمر بن خطاب مین جسکو حدیث جبریل علیہ السلام بہی کہتے ہین مرفوعاً ضمن ذکر امارات قیامت مین یون وارد ہوا ہے کہ تو دیکھے گا کہ برہنہ پاؤن ننگے محتاج چرواہون کو کہ لنبے لنبے محل بناتے ہین رواہ الشیخان یہہ خبر مطابق واقع کے ہوئی کہ کمینون کے پاس مال بڑھ گیا انہون نے بڑے بڑے محل عمدہ عمدہ حویلیان بنائین اور سپر فخر کرتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ جب دیکھے تو برہنہ پا برہنہ تن گونگے بہرونکو بادشاہ زمین کا تو یہہ علامت ہے قیامت کی پہر دیکھے تو چرواہون کو کہ لنبے لنبے محل یعنی اونچے اونچے بڑے بڑے مکان بناتے ہین تو یہہ بہی ایک علامت قیامت کی ہے الحدیث رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ آجکل راجون نوابون بیگمون نے اپنی اپنی جاے حکومت مین لاکہون روپیہ خرچ کرکے بڑے بڑے مکان بنائے ہین اونکے وہ نام رکہے ہین جنمین فخر و تکبر نکلتا ہے پہر اون گہرون کی شادی ہوتی ہے جنمین لاکہون روپیہ کا خرچ پڑتا ہے یہہ سب کام ناموری کے لئے ہوتے ہین بیت المال کا روپیہ رات دن اسی خرافات و واہیات مین اوٹہتا ہے مسلمانون کا حق ضائع کیا جاتا ہے یہہ سارا محل انکی گردن پہ لادا جاویگا ایک ایک کوڑی کا جسوقت حساب ہوگا اوسوقت خوب سمجہہ مین آجاویگا کہ ہمنے کیا کیا اب تو جو منع کرتا ہے وہ دشمن ہے بادشاہون کے گونگے بہرے ہونے سے یہہ مراد ہے کہ احمق بے عقل بے شعور ہونگے کسیطرح کا تمیز نہوگا اپنے حرکات حیوانی کو کمال عقل سمجہین گے

نطق وسمع سے دور سفلہ پن سے نزدیک دین وشرع سے بعید مکروفریب وکذب وغیبت
وبے حیائی سے قریب انس کی حدیث مین ایک انصاری کا قصہ آیا ہے جسنے قبہ بنایا تہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا سلام لینا بند کر دیا جب اوس نے اوس قبہ کو ڈہا دیا
تب سلام لیا پہر فرمایا ہر بنیاد وبال ہے اپنے صاحب پر مگر جو ضروری لابدی ہو اسکو ابو داؤد
نے بطولہ روایت کیا ہے منذری نے کہا ضروری بنیاد وہ ہے جو گرمی جاڑے درندون
پرندون سے بچاوے جابر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جب اللہ تعالے کسی بندے کے ساتہہ
بدی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اپنا مال اینٹ مٹی مین ملاتا ہے رواہ الطبرانی باسناد
جید ابو بشیر انصاری کا لفظ یون ہے جب اللہ کسی بندے کو خوار کرنا چاہتا ہے تو وہ
اپنا مال بنیاد مین اوٹہاتا ہے رواہ الطبرانی ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے
جسنے حاجت وکفایت سے زیادہ بنایا اوسکو تکلیف دینگے کہ اوس بنا کو اپنے اوپر لادے
دن قیامت کے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اسکی سند منقطع ہے ابو العالیہ نے کہا عباس
بن عبد المطلب نے ایک غرفہ بنایا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو ڈہادے
پوچہا ڈہا دون یا اسکی قیمت خیرات کر دون فرمایا ڈہا دے گرا دے یہہ مرسل نزدیک ابو داؤد
کے جید الاسناد ہے معلوم ہوا کہ لداؤ کا مکان بنانا دو منزلہ گہر طیار کرنا ممنوع ہے جابر
کی حدیث مین صاف آیا ہے کہ ہر نیکی صدقہ ہے جو اہل پر صرف کیا یا جو دیکر آبرو بچائے
وہ صدقہ ہے مومن کے ہر نفقے کا بدلا اللہ پر ہے اللہ اوس نفقہ کا ضامن ہے مگر جو
گہر بنانے مین یا کسی گناہ مین صرف کیا اسکو دارقطنی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد
کہا ہے حارثہ بن مضرب کا لفظ یہہ ہے کہ آدمی کو ہر نفقہ مین اجر ملتا ہے مگر مٹی یا بنا ر
کے نفقہ مین اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے یعنی جو مال طیاری مکان یا اوسکی آرایش
مین صرف ہوا وہ خاک مین ملا محنت برباد گناہ لازم اسیطرح لفظ انس کا ہے مرفوعاً کہ
سارا نفقہ راہ خدا مین ہوتا ہے مگر بنیاد کہ اسمین کچہہ خیر نہین رواہ الترمذی حدیث

عطیہ بن قیس مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا ہے کہ
بد تر چیز جسمین مال مسلمان کا برباد گیا بنیان ہے اسکو ابو داؤد نے مراسیل مین روایت کیا
ہے حسن بصری کہتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنائی تو فرمایا اسکو
عریش بناؤ جسطرح موسیٰ کا عریش تہا حسن سے پوچہا عریش موسیٰ کیا تہا کہا جب ہاتہہ اوٹہاتے
چہت کو جا لگتا روا٥ ابن ابی الدنیا اگلی عمارت زمانہ اسلام کی جو ابتک قدر قلیل کہین نظر
آجاتی ہے اوسکی چہت ہر جگہہ پست پائی گئی الا ماشاء اللہ جب سے غیر اہل اسلام حاکم ہوئے
مسلمانون نے بہی اونکی چال سیکہہ لی تب سے سقوف مکانات کوٹہیات حویلیات محلات
کی بہت بلند و اونچی بننے لگی حالانکہ حدیث عمار بن عامر مین صاف آچکا ہے کہ جب کوئی
آدمی سات گز یعنی سات ہاتہہ سے زیادہ اونچی بنیاد بناتا ہے تو اوسکو یون پکارتے ہین
کہ یا افسق الفاسقین الی این آئے سب سے بڑے فاسق تو اسکی بلندی کو کہان تک
لیجاویگا روا٥ ابن ابی الدنیا معلوم ہوا کہ ساڑہے تین گز شرعی سے زیادہ اونچا کرنا
چہت کا سبب ملنے اس عمدہ لقب کا ہے اہل دولت و ارباب ثروت کو نوید جاوید ہو کہ
وہ افسق فاسقین ٹہیرے تہہ بنیاد اونپر وبال آخرت ہوئی یہہ دن قیامت کو اپنا گہر آپ
اپنے سر پر لاد کر لیجاوینگے ایسے گہر والے دنیا مین ہمیشہ اترایا کرتے ہین کہ جیسا گہر ہمارا ہے
ویسا گہر دوسرے کا نہین ہے پہر ان گہرون پر ہزار ہا روپیہ آرایش و زیب و زینت و
سامان تکلف و فضول مین لگا دیتے ہین یہہ ایک دوسرا عمل نیک ہے جو انکی ساری نیکیون
کو اگر ہوئی ہون خاک مین ملا دیگا یہہ کورے کارے خالی ہاتہہ قید خانہ جہنم مین جا بسینگے

بشارت بر منع اجیر از اجر

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالےٰ نے کہا مین خصم ہون تین آدمیون کا دن
قیامت کے اور جسکا خصم مین ہوا اوس سے مین سمجہہ لونگا ایک وہ آدمی جسنے میرے نام سے

کچھہ پایا پہر بدعہدی کی دوسرا وہ آدمی جسنے آزاد کو بیچکر اوسکی قیمت کہائی تیسرا وہ آدمی جسنے کسیکو مزدور مقرر کیا اپنا کام تو پورا کرالیا اوسکو مزدوری نہ دی رواہ البخاری وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ کسی کی مزدوری نہ دینا سبب مخاصمت خدا کا ہے اسیلیے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ دو تم مزدوری مزدور کی پہلے اس سے کہ اوسکا پسینا خشک ہو اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک ابو یعلی اور حدیث جابر مین نزدیک طبرانی کے آیا ہے ۞

بشارت ازبرای غلام گریزپا

جریر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو غلام بہاگا اوس سے ذمہ بری ہو گیا اسکو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق مین یون آیا ہے کہ قبول نہین ہوتی نماز اوسکی تیسرے طریق مین یون ہے کہ وہ کافر ہو گیا جب تک کہ پہر کر نہ آوے رواہ مسلم جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے کہ تین شخص ہین جنکی نماز قبول نہین اور نہ کوئی نیکی اونکی آسمان پر چڑہتی ہے ایک نشہ باز مست جب تک کہ ہوشیار ہو دوسرے عورت جسپر شوہر اسکا خفا ہے تیسرے غلام گریزپا جب تک کہ پہر کر نہ آوے اور اپنا ہاتہہ موالی کے ہاتہہ مین نہ رکہدے رواہ الطبرانی وابن خزیمۃ وابن حبان ابو امامہ کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے تین آدمی ہین جنکی نماز اونکے کانون سے اوپر تجاوز نہین کرتی ایک غلام گریختہ جب تک کہ پہر نہ آئے دوسرے عورت جو سو رہے اور شوہر اوسکا اوسپر غصے ہے تیسرے امام ایسی قوم کا جس سے وہ قوم ناخوش ہے اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو غلام حالت فرار مین مرگیا وہ جہنم مین گیا اگرچہ راہ خدا مین مارا کیون نہ گیا ہو رواہ الطبرانی اسکے سب راوی سوا عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے ثقہ ہین ۞

بشارت براطلاق بصر وخلوت باجنبیہ

ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یعنی طرف سے اللہ تعالی کے نظر ایک تیر ہے زہر بہرا ہوا ابلیس کے تیرون مین سے جسنے اوسکو میرے ڈر سے چھوڑ دیا مین اوسکا ایسا ایمان بدل دونگا جسکی لذت وہ اپنے دلمین پاویگا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ ہر آنکھہ دن قیامت کے رووےگی مگر وہ آنکھہ جو محارم خدا سے بند رہی رواہ الاصبہانی حدیث عبادہ بن صامت مین مرفوعاً آیا ہے تم ضامن ہو میرے لئے چھہ کامون کے مین ضامن ہوتا ہون تمہارے لئے جنت کا سچ بولو جب بات کرو وفا کرو جب وعدہ کرو ادا کرو امانت کو جب تمہارے پاس امانت رکہی جاوے نگاہ رکہو اپنی شرمگاہون کو بند رکہو آنکہون کو روکو ہاتہون کو اسکو احمد وابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے بریدہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ اے علی نگاہ کے بعد نگاہ نکر پہلی نگاہ تیرے لئے ہے دوسری تجہپر ہے اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابن آدم پر حصہ زنا کا لکہا گیا ہے وہ اوسکو ضرور پاویگا دونون آنکہون کا زنا نظر ہی دونون کانون کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات کرنا ہے ہاتہہ کا زنا پکڑنا ہے پاؤن کا زنا چلنا ہے رہا دل سو وہ چاہتا اور آرزو کرتا ہے اب شرمگاہ اوسکو سچا کردے یا جہوٹا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ فرج کے سوا باقی اعضا بہی زنا کرتے ہین گو وہ زنا گناہ مین کم ہو لیکن ہر گناہ ہے وبال وارین سے خالی نہین ہے ابن مسعود کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ آنکہین اور پاؤن زنا کرتے ہین فرج زنا کرتی ہے رواہ احمد باسناد صحیح والبزار وابو یعلی یعنی کوئی یہہ نہ سمجہے کہ زنا فقط فرج ہی سے ہوتا ہے بلکہ باقی اعضا سے بہی ہوتا ہے زنا سے تو غالبًا بچاؤ بہی ہوجاتا ہے مگر زنا سے اعضا سے

بچنا نہایت مشکل ہے جو لوگ بے ریشون کو دیکھتے ہین پیر ہون یا شیخ خانقاہ وہ گویا یہہ
زنا دیدہ و دانستہ کیا کرتے ہین اس گناہ سے بچنا کام بڑے مسلمان با ایمان کا ہے جب
جانین کہ اس نا سے بچین جریر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا نظر
ناگہان کا کیا حکم ہے فرمایا نظر پھیر لے رواہ مسلم و ابو داؤد والترمذی حدیث ابن
مسعود مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ کوئی نظر نہین ہے مگر شیطان کو اوسمین طمع ہے رواہ
البیھقی ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم نگاہ کو
روکو فروج کو نگاہ رکھو ورنہ خدا تمہاری صورتون کو بگاڑ دیگا رواہ الطبرانی
ابو سعید کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کوئی صبح نہین ہوتی مگر دو فرشتے پکارتے ہین کہ خرابی
ہے مردون کی عورتون سے عورتون کی مردون سے رواہ ابن ماجۃ حاکم نے
کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مسجد مین بیٹھے تھے ایک عورت قوم مزینہ کی اپنی زینت مین اتراتی ہوئی مسجد مین آئی
فرمایا اے لوگو منع کرو اپنی عورتون کو پہنے زینت سے اور تبختر کرنے سے مسجد مین بنی
اسرائیل پر لعنت نہوئی یہانتک کہ اونکی عورتون نے آرایش کا لباس پہنا مسجد و نمین
ناز و ادا سے آئین رواہ ابن ماجۃ **فائدہ** عورت کو سوائے شوہر کے دوسرے
کام کے لئے زینت کرنا ناز و ادا سے چلنا پھرنا گو مسجد ہی مین کیون نہو حرام ہے چہ جائے
دیگر محافل و مجالس کے دیور کے سامنے آنے کو موت فرمایا ہے اسکو شیخین و ترمذی نے
عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے لفظ حدیث کا حمو ہے اس لفظ مین خسر و برادر شوہر
و عم و ابن عم شوہر و نحو ہم سب داخل ہین بعض نے کہا مراد اقربا زوجہ ہین فقط ابو عبید
نے کہا معناہ فلیمت ولا یفعلن ذلک فاذا کان ھذا رایۃ فی اب الزوج و
ھو محرم فکیف بالغریب انتھیٰ یعنی جب اقربا زوج و زوجہ کے روبرو آنا تنہائی
مین بیٹھنا درست نہوا تو اجنبی کے سامنے آنا بالا ولی حرام ٹھیریگا مین کہتا ہون یہی

حکم عورت اجنبی کا ہے حق مین عورت مسلمان کے جو عورت برادری کی نہین ہے یا اوسکو
کبھی دیکھا بھالا نہین ہے یا اوسکے نیک و بد سے آگاہی نہین ہے یا وہ عورت ہندنی
یا پارسن یا یہودن یا عیسائی ہے یا کسبی یا خانگی یا کٹنی یا بد دین یا بد عقیدہ یا بدعتی یا
مشرکہ ونحوہا ہے تو اوسکے روبرو بھی نہ آوے نہ اوس سے تخلیہ کرے پھر اگر یہہ کچھہ بھی نہین
ہے مگر شوہر اوسکے آنے کو پسند نہین کرتا تو نہ آنے دینا اوسکا داخل حقوق شوہر ہے
اگر بے اذن شوہر کے ایسی عورت کو زوجہ گھر مین آنے دیگی یا رکھیگی یا اوس سے ملیگی تو مرتکب
حرام ٹھیریگی سخت گنہگار ہوگی حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے تنہائی نکرے کوئی تم مین کا
کسی عورت سے مگر ہمراہ محرم کے رواہ الشیخان دوسری روایت اس لفظ سے آئی
ہے کہ جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ پر روز آخرت پر وہ خلوت نکرے ساتھہ کسی عورت
کے اسطرح پر کہ نہو درمیان اسکے اور اوس عورت کے کوئی محرم رواہ الطبرانی
معقل بن یسار کا لفظ یہہ ہے اگر کوئی تم مین اپنے سر مین سوئی لوہے کی چبھوئے تو یہہ
بہتر ہے اس سے کہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اوسکے لئے حلال نہین ہے رواہ الطبرانی
والبیہقی ورجال الطبرانی ثقات رجال الصحیح ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا ہے دور رکھو آپکو تنہائی کرنے سے ساتھہ عورتون کے قسم ہے خدا کی تنہا
نہوا کوئی مرد ساتھہ کسی عورت کے مگر داخل ہوا شیطان درمیان اون دونونکے
اور اگر بھڑجاوے کوئی آدمی کسی سور سے جو مٹی و کیچڑ مین بھرا ہوا ہے تو یہہ بہتر ہے
اس سے کہ کندھا اسکا کسی عورت کے کندھے سے بھڑجاوے جو اسکے لئے حلال نہین ہے
رواہ الطبرانی یہہ حدیث غریب ہے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت اسکے لئے سور سے بھی بدتر
ہے اسیطرح اجنبی مرد حق مین ہر عورت اجنبی کے اور عورت اجنبی حق مین ہر عورت شوہردار
کے مثل سور کے ہے مگر آسودہ عورتون کو کچھہ پروا اسکی نہین ہوتی ؛

بشارت خفا کرنے پر عورت کے شوہر کو

حدیث عمرو بن احوص مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب عورتین فاحشہ ظاہر کرین تو اونکو بستر
سے جدا کردو یعنی اپنے پاس نہ سلاؤ ایسی ماربارو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے پھر فرمایا تمہارا
حق عورتون پر یہہ ہے کہ جس سے تم ناخوش ہوا وسکو تمہارے فرش پر بیٹھنے نہ دین جس سے
تم کراہت کرتے ہو اوسکو تمہارے گھرون مین آنے نہ دین رواہ ابن ماجۃ والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح فاحشہ ظاہرہ سے ہر کام بیحیائی کا مراد ہے نہ خاص زنا مثلاً کوئی
عورت گاوے بجاوے غزلخوانی کرے بدعورتون سے ملے اونکو جمع کرے زینت کرکے
محفل مین روبرو اجنبی عورتون کے بیٹھے عشقبازی کا چرچا کرے یہہ سب کام داخل
بیحیائی ہین ایسی بی بی کو اگر پاس نہ سلاوے ڈھول دہپا جوتی پیزار کرے تو درست ہے
کیونکہ اسنے حق واجب شوہر کو ادا نہ کیا اسیلیے حدیث حصین بن محصن مین مرفوعاً آیا ہے
کہ انکی پھوپی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے پوچھا تو شوہر رکھتی ہے کہا ہان کہا تیرا برتاؤ ساتھہ شوہر کے کسطرح پر ہے
کہا مین کسی بات مین قصور نہین کرتی مگر جس کام مین عاجز ہون فرمایا پھر یہہ تیرا برتاؤ
اوسکے ساتھہ کیسا ہوا وہ تو تیری جنت و دوزخ ہے اسکو احمد ونسائی نے دو اسناد جید
سے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے عائشہ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کسکا حق عورت پر سب سے زیادہ اور بڑا ہے فرمایا شوہر کا کہا مرد
پر کسکا حق سب سے زیادہ اور بڑا ہے فرمایا مان کا رواہ البزار والحاکم واسناد البزار
حسن یہہ حدیث دلیل صریح ہے اسبات پر کہ سب رشتہ دارون سے زیادہ رشتہ و
حق شوہر کا ہوتا ہے بی بی پر مگر دولت وحکومت والی بیبیان یہہ کہتی ہین کہ شوہر کی ہمارے
آگے کیا حقیقت ہے ہم کچھہ شوہر کی نظربندی مین نہین ہین کہ نہ کسی عورت سے ملین
نہ کسی سے ہنسی ٹھٹھا کرین یہہ انکا کہنا بہت درست ہے اسلیے کہ شوہر کچھہ نری جنت
ہی نہین ہے بلکہ انکے لیے دوزخ بھی ہے اس کہنے پر اگر جنت نہ ملے نہ سہی دوزخ تو ضرور

ہی ملیگی سہ

ہنگامہ دوست کتاہے نالہ ہو یا فغان		اک لطف چاہیئے مری محفل کے آس پاس

حدیث ابن عباس مین قصہ ایک عورت کا آیا ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ مرد جہاد کرتے ہین اجر یا شہادت لیتے ہین عورتین کیا کرین جو انکی برابر ہیترین فرمایا طاعت شوہرونکی معرفت انکے حقوق کے پھر کہا قلیل منکن من یفعلہ رواہ الطبرانی یعنی حقوق شوہر کا پہچاننا شوہرون کی اطاعت کرنا اجر مین برابر جہاد فی سبیل اللہ کے ہے مگر ایسی عورتین کم ہین جو یہہ جہاد کرین یعنی اکثر نافرمان ناحق شناس ہوتے ہین ابو سعید خدری کہتے ہین ایک آدمی اپنی دختر کو لیکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا کہا یہہ نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے فرمایا باپ کا کہنا مان اوسنے کہا قسم خدا کی مین نکاح نکرونگی جب تک کہ آپ مجھکو یہہ نہ بتائین کہ حق شوہر کا بی بی پر کیا ہے فرمایا شوہر کا حق جورو پر یہہ ہی کہ اگر شوہر کے کوئی پھوڑا ہو اور یہہ اوسکو اپنی زبان سے چاٹے یا اوسکے نتھنون سے پیپ یا خون بہتا ہو یہہ اوسکو نگل جاوے تب ہی حق شوہر کا ادا نہو اوسنے کہا قسم خدا کی مین کبھی نکاح نہ کرونگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم انکا نکاح بغیر انکی اجازت کے نہ کرو اسکو بزار نے باسناد جید روایت کیا ہے اس حدیث کے سب راوی ثقات مشہور ہین نیز روایۃ ابن حبان فی صحیحہ معلوم ہوا کہ یہہ عورت دیندار تھی اپنی ہلاکت اخروی سے ڈر کر آپ کو ادائے حقوق شوہر سے عاجز پاکر نکاح کرنے سے باز رہی اگر بدکردار ہوتی تو کچھہ پروا نکرتی اسیطرح ایک دوسرا قصہ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ایک عورت نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئی کہا مین فلانہ بنت فلان ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین تجھکو پہچانا کیا کام ہے کہا میرا کام میرے چچیرے بھائی سے ہے جو عابد ہے فرمایا مین اوسکو بھی پہچانتا ہون کہا اوسنے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہے مجھکو بتاؤ کہ حق شوہر کا زوجہ پر کیا ہے اگر کوئی ایسا حق ہے کہ مین اوسے ادا کرسکتی ہون تو مین اوس سے نکاح کرلونگی فرمایا منجملہ حقوق

شوہر کے ایک یہہ حق ہے کہ اگر دونون نتہون اوسکی سے خون وپیپ بہے اور تو اوسکو
اپنی زبان سے چاٹ لے تب بہی تونے اوسکا حق ادا نہ کیا اگر کسی بشر کو یہہ پہونچتا کہ وہ
دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو مین عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے جب شوہر
اوسکے سامنے آوے کیونکہ اللہ نے فضیلت دی ہے شوہر کو عورت پر اوسنے کہا قسم اللہ
کی جب تک دنیا باقی ہے مین ہرگز نکاح نہین کرنے کی رواہ البزار والحاکم حاکم نے کہا یہہ
حدیث صحیح الاسناد ہے **فائدہ** جب یہہ دونون قصے بسند صحیح ثابت ہوئے تو معلوم
ہوا کہ شوہر سے زیادہ کسیکی فضیلت حق مین عورت کے نہین ہے حتی کہ جو کام خاص واسطے
خدا کے ہے یعنی سجدہ وہ درست ہوتا تو شوہر ہی کے لئے ہوتا عورت نے جب اتنا بڑا حق
شوہر کا سنا ڈر گئی کہ مبادا ترک حق سے کہین جہنم نصیب ہو تو یہہ دلیل ہے اس بات
کی کہ وہ بڑی ایمان دوست نجات خواہ مغفرت پسند تہی ورنہ ابتو عورتین شوہرون
سے طالب سجدہ واطاعت ہین شوہر ناپسند کی اطاعت کرینگا تو کیا ذکر ہے جسکو خود پسند
کرکے نکاح کرتی ہین اوسکی اطاعت واجبی کو بہی ظلم سمجہتی ہین اوسکو غلام بناکر رکہنا چاہتی
ہین بلکہ اوسکی غلامی پر بہی خوش نہین ہوتین جب دل کسی دوسری طرف ہوتا ہے تو اوس سے
طلاق لینے کا ارادہ کرتی ہین ہزارون طعنے ہوتی ہین سیکڑون صلواتین سناتی ہین
کہو یہہ سیدہی بہشت مین نہ جاوینگی تو پہر کہان جاوینگی کیا جہنم مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ
انکے نزدیک گویا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے نہین ہین اونکی خبر لائق اعتبار نہین
ہے نعوذ باللہ من الفسق والکفر انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم نے فرمایا ہے کسی بشر کو لائق نہین ہے کہ کسی بشر کو سجدہ کرے اگر یہہ کام لائق ہوتا
تو مین عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اسلئے کہ شوہر کا حق عورت پر بہت بڑا
ہے اگر سر سے لیکر پاؤن تک شوہر کے کوئی زخم ہو اوسمین سے پیپ خون اوبلتا ہو پہر
اوسکے سامنے آکر زبان سے اوسکو چاٹے تو بہی کچہہ حق اوسکا ادا نہ کیا رواہ احمد باسناد جید

جید و رواته ثقات مشهورة والبزار بنحوه ورواه النسائی مختصراً وابن حبان

فی صحیحه من حدیث ابی هریرة باختصار معلوم ہوا کہ حق شوہر کا عورت پر بعد خدا و

رسول کے سبسے زیادہ ہے شوہر کی اطاعت و تعظیم عورت پر فرض ہے اوسکی مخالفت

سوائے شرک و کفر کے حرام ہے شوہر کی ناراضی عورت سے امر واجبی و جائز پر سبب دخول

جہنم کا ہے دنیا مین تو لعنت برستی ہے آخرت مین دوزخ طیار کر رکھی گئی ہے یہہ ایک بڑا امر خوف

ہے واسطے ادن عورتون کے جو رات دن شوہر ونکو ستاتی ہین کوئی حق اونکا ملحوظ نہین

رکھتین اپکو زبردست ٹھیراتی ہین اونکو زیر دست یہہ مضمون کہ عورت شوہر کو سجدہ کرتی متعدد

حدیثون مین آیا ہے اس سجدے کی علت حدیث قیس بن سعد مین مرفوعاً یون آئی ہے لما

جعل الله لهم من الحق رواه ابوداؤد وفیه شریك وقد اخرج له مسلم فی

المتابعات و وثق ابن ابی اوفی کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے کہ نہین ادا کرتی کوئی عورت حق اپنے

رب کا یہانتک کہ ادا کرے حق اپنے شوہر کا اسکو ابن ماجہ وابن حبان نے روایت کیا ہے

دوسرا لفظ روایت ابن ماجہ کا یہہ ہے کہ اگر شوہر عورت کے نفس کو مانگے اور وہ پالان

پر ہو تو بھی اوسکو منع نکرے یعنی اگر صحبت کرنا چاہے اور عورت مشغول ہو تو اوس شغل

کو چھوڑکر اوسکے پاس آجاوے حاکم کا لفظ معاذ سے مرفوعاً یون ہے کہ نہین پاتی کوئی

عورت حلاوت ایمان کی یہانتک کہ ادا کرے حق شوہر کا معلوم ہوا کہ عورت تارک حق شوہر

لذت ایمان سے محروم ہے ناقص دین تو پہلے ہی سے تھی اب ہی لذت ایمان کی بھی نہ

ملے گی کوری کواری رہگئی عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

اگر کوئی مرد اپنی جورو کو حکم کرے کہ لال پہاڑ کے پتھر کالے پہاڑ پر ڈھو کر ڈال آ یا کالے

پہاڑ کے پتھر لال پہاڑ پر لیجا تو اوس عورت کو ایسا ہی کرنا چاہیے اسکو ابن ماجہ نے روایت

کیا ہے بجز زید بن جدعان کے باقی سارے راوی اس حدیث کے صحیح مین محتج بہم ہین فائدہ لا حدیث

انس بن مالک مین آیا ہے کیا نہ خبر دون مین تمکو تمہاری عورتون سے جو جنت مین جاوینگی ہم نے کہا بہت اچھا فرمایا ہر عورت چاہنے والی شوہر کی بچا جننے والی جب اوسکو غصہ آتا ہے یا اوسکے ساتہہ کوئی برائی کیجاتی ہے یا شوہر اوسپر غضبناک ہوتا ہے تو وہ یہہ کہتی ہے کہ یہہ میرا ہاتہہ تیرے ہاتہہ مین ہے مین ہرگز آنکہہ نہ جہپکاؤنگی یعنی نہ سوؤنگی جب تک کہ تم راضی نہو اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ جب شوہر عورت سے خفا ہو تو عورت ہی کو اوسکا منانا چاہیئے نہ شوہر کو عورت کا منانا ایسی عورت جنتی ہوتی ہے اب تو یہہ دیکہا ہے کہ مرد عورت کو اولٹا مناتا ہے مگر وہ کسی طرح سیدہی نہین ہوتی اپنی کاوش مین رہتی ہے شوہر کی حق بات یا نصیحت یا خیر خواہی یا اظہار محبت پر ایسا غصہ رہتا ہے کہ کسیطرح دل مین سنبہلتا اگر بس چلے تو فی الفور اوسکی گردن مارے

حکایت

ایک عورت کے دونون ہاتہہ شوہر نے اپنے ہاتہہ مین محبت سے لئے عورت نے کہا دیکہو تمھنے میرے دونون ہاتہہ پکڑے ہین اسکا نباہ کرنا مرد نے کہا میرے دونون ہاتہہ بہی تمہارے ہاتہہ مین ہین تم بہی نباہ کرنا پہر بعد ایک زمانہ دراز کے بی بی صاحبہ اسقدر شوہر پر ناراض ہوئین کہ طلاق لینے پر شوہر کے اخراج کرنے پر مستعد ہوگئین معلوم ہوا کہ یہہ واقعہ بوجہ صحبت ناجنس کے پیش آیا اسی لئے ایک بزرگ نے کہا ہے ؎

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست
که از مصاحب ناجنس احتراز کنید

جس بی بی نے شوہر سے ایک عمر دراز نباہ کیا تہا اوسکے عوض یہہ ماجرا پیش ہوا اگلی پچہلی باتین سب فراموش ہوگئین یہہ حق شوہر کا بی بی صاحبہ نے موافق شرع و عرف شرفا کے خوب ہی ادا کیا معلوم ہوا کہ عورت کی ظاہری محبت پر ہرگز دہوکا نہ کہاوے یہہ قوم سخت بیوفا بے مروت بیحیا ہوتی ہے انکے کسی قول و فعل کا اعتبار نہین ہے یہہ قوم خلیفۂ شیطان نایب ابلیس ہوا کرتی ہے بلکہ خود شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے جسطرح حدیث مین آچکا ہے **فائدہ** ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

فرمایا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو کہ روزہ رکہے اور شوہر اوسکا حاضر موجود ہو مگر اوسکی
اذن سے اور نہ اذن دے کسیکو اوسکے گہر مین مگر شوہر کی اجازت سے رواہ البخاری
واللفظ لہ ومسلم وغیرہما یہ حدیث نہایت صحیح ہے اسمین صاف اس بات کی تصریح ہے
کہ شوہر کی ناخوشی کے ساتہہ بی بی کسیکو گہر مین آنے نہ دے خواہ آنیوالا مرد ہو یا عورت اپنا
ہو یا بیگانہ گہر سے مراد عام ہے خواہ بی بی شوہر کے گہر مین ہو یا شوہر بی بی کے گہر مین
کسی جگہہ بہی بے اذن اوسکے کسیکو آنے نہ دے چہ جاے اوس شخص و عورت کے جسکے آنے جانے
سے وہ ناخوش ہے خصوصاً ایسے مرد عورت کا گہر مین رکہنا اور بہی عمدہ کام ہے جنہم مفت
مین ہاتہہ آتی ہے شوہر بیٹا ناراض ہوا کرے کیا پرواہ ہے معاذ بن جبل کا لفظ یہ ہے
حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکہتی ہے اللہ پر یہ بات کہ وہ اجازت دے گہر مین شوہر
کے کسیکو آنے کی اور شوہر اوسکا ناخوش ہو اور نہ باہر جاوے گہر سے اور وہ کارہ ہو اور
نہ کہنا مانے کسی کا حق مین شوہر کے اور نہ الگ سووے اوسکے بستر سے اور نہ مارے شوہر کو سو اگر
شوہر ہی ظالم ہو تو یہ عورت اوسکے پاس آکر اوسکو رضی کرلے اگر شوہر نے عذر اس عورت
کا قبول کیا تو اچہا ہوا اللہ بہی اسکا عذر قبول کریگا اسکی حجت ظاہر کریگا اس عورت پر
گناہ نہین اور جو شوہر راضی نہوا تو اسنے اپنا عذر نزدیک خدا کے پہونچا دیا رواہ الحاکم
وقال صحیح الاسناد اب وہ وقت آیا ہے کہ عورتین شوہرونکو مارتی ہین لڑائی کے وقت
کپڑے پہاڑ ڈالتی ہین اپنا پاؤن اوسکے موبنہ پر رکہدیتی ہین بے اپنے اذن کے شوہر کو
گہر مین گہسنے نہین دیتین عذر کیا اگر وہ بہکوا عذر کرتا ہے تو قبول نہین فرماتین اور زیادہ
افروختہ ہوتی ہین کہتی ہین کہ عورت سگے باپ کی بہی نہین ہوتی ہم سلام سے رنجیدہ ہین دشنام
پر انعام دیتی ہین سبحان اللہ وبحمدہ کہو قیامت جلدی نہ آوے تو کیا ہو یہ جہنم کا
ایندہن نہ بنین تو دوزخ کیونکر سلگے ابن عباس کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ خشعم کی نزدیک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئی کہا مجہے بتاو حق شوہر کا زوجہ پر کیا ہے مین ایک

بیوہ عورت ہون اگر مجھہ سے ادا کرنا اوس حق کا بن سکیگا تو خیر ورنہ مین بیٹھیہ ہونگی فرمایا
حق زوج کا زوجہ پر یہہ ہے کہ اگر وہ اسکو بلاوے اور یہہ پشت پالان پر ہو تو بہی اوسکو منع
نکرے روزہ نفل بے اوسکی اجازت کے نرکہے اگر رکہیگی بہوکی پیاسی رہیگی یہہ روزہ قبول
نہوگا اوسکے گہر سے بے اوسکے اذن کے باہر نہ جاوے اگر جاویگی سارے فرشتے آسمانکے
اور فرشتے رحمت وعذاب کے اوسپر لعنت کرینگے یہانتک کہ پہر آوے اوس عورت نے کہا
اب مین ہرگز نکاح نہین کرونگی اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ یہہ عورت بیوہ
بڑی حق پرست ایماندار تہی افسوس زمانے مین ایسی عورتین باقی نہین رہین
ابتو عشق باز یار خواہ زینت پسند لہو ولعب دوست دشمن شوہر رہگئی ہین انسے اگر جہنم آباد
نہ کیجاوے تو پہر دوسرا ایسا کون سوا کفار کے مل سکتا ہے جو دوزخ کا ایندھن بنے یہہ
آرام کی جگہہ جسکا نام نار سقر لظی جہنم زبانیہ ہے خدا انہین کو روزی کرے جہمع اپنے
یارون آشناؤن کے وہان بہی جلسے جشن محفلین مجلسین ویل وثبور وشہیق وزفیق کیا
کرین یہہ تو ظاہر ہے کہ جب کوئی عورت کسی مرد سے مخفی یا ظاہر واسطہ رکہیگی تو وہ مرد شوہر
ہوگا یا آشنا اگر شوہر ہے اور اوسکا حق ادا نہین کرتی تو جہنم موجود ہے اگر یار آشنا ہے تو
پہر کیا پوچہنا پانچون انگلیان گہی مین ہین شوہر کیسا ہی کم ہمت پست ارادہ نالائق جورو
کا غلام ہوگا مگر پہر بہی آخر کچہہ نہ کچہہ اپنی مرضی کے موافق عورت سے چاہیگا عورت ہرگز اوسکی
مرضی پر نہ چلیگی خصوصاً جس عورت کو شوق آشنائی یا عشقبازی یا اظہار ناز وادا وزینت وآشنائی
کا دوسرون پر ہے وہ کسیطرح اپنی عادت سے باز نہ آویگی اگرچہ ابتداے نکاح مین محبت
کریگی تو پہر بعد چندے ضرور فرنٹ ہوجاویگی سو جب اکثر عورتون کی یہہ چال ڈہال ٹہری
الا ماشاء اللہ تو کہو اب انکی نجات کی کیا صورت ہے اللہ ہی اگر کسیکو انہین سے نجات
دے تو دے ورنہ یہہ تو اپنے پاؤن سے خوش خوش دوزخ تک جانے کو طیار ہین دیدہ
دانستہ جرأت وتہور کے ساتہہ خریدار فسق وکفر ہین بڑا فتنہ اسلام مین اس تیرہ چودہ صدی

مین انہین عورتون کا ہے جو بہ تواتر جابجا ہر ملک وریاست مین سنا جاتا بلکہ آنکھہ سے دیکھا جاتا ہے اگر کہین شوہرون ہی کا ایمان انکے ہاتھون سے بچ جاوے تو سمجھو کہ بڑی نصیب وری ہے اللھم احفظنا **فائدہ** زید بن ارقم نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین عورت ادا نہین کرتی حق اللہ کا یہانتک کہ ادا کرے سارا حق اپنے شوہر کا رواہ الطبرانی باسناد جید معلوم ہوا کہ جب عورت نے حقوق شوہر کے ادا نہ کئے تو جو حقوق خدا کے ادا کئے ہین وہ سب ہی ضائع گئے یہہ اللہ کا بڑا احسان ہے شوہرون پر کہ اپنے حق کو انکے حق پر ملتوی رکہا ہے اسپر ہی اگر کوئی عورت حق شوہر ادا نکرے تو معلوم ہوا کہ وہ خدا سے ضد رکہتی ہے یا اوسکو خدائی کا دعوی ہے ابن عمرو کا یہہ لفظ ہے کہ نگاہ نہین کرتا اللہ طرف اوس عورت کے جو شکر اپنے شوہر کا بجا نہین لاتی حالانکہ یہہ اوس سے بے نیاز نہین ہے رواہ النسائی والبزار باسنادین رواۃ احدھما رواۃ الصحیح حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے معلوم ہوا کہ جو آرام عورت کو طرف سے شوہر کے ملے یا جو احسان اوسکا کسی کام مین اسپر ہو تو اوسکا شکر ادا کرنا داخل حقوق شوہر ہے اگر شکر نہ کریگی تو اللہ تعالےٰ اوسکی طرف نظر ہی نکریگا جب اللہ نے نظر تک نہ کی تو پہر نجات کی کیا امید ہے اب تو فی الحال بجاے شکر کے اکثر عورتین یہہ کہتی ہین کہ تو بڑا نمکحرام کتا ہے تو نے ہمکو بہت ستایا تو ہمکو عیش نہین کرنے دیتا تجہہ سے جہہ سے ملنے کو منع کرتا ہے اپنا زور دکہانے چلا ہے ہمارے جلسون کو بُرا سمجہتا ہے ہماری طرح جشنون مین اظہار خوشی کا نہین کرتا غرضکہ اپنے ہمراہ شوہر کو بہی گلگشت جہنم کرانا چاہتی ہین نعوذ باللہ من غضب اللہ حدیث معاذ بن جبل مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہین ایذا دیتی کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا مین مگر اوسکی زوجہ حورعین کہتی ہے تو ایذا نہ دے اسکو تجھے خدا مارے یہہ تو تیرے پاس دخیل ہے اب تجہکو چہوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حدیث حسن **فائدہ** طلق بن علی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہے جب بلاوے مرد اپنی جورو کو صحبت کے لئے تو وہ اوسکے پاس جاوے اگرچہ تنور
پر کیون نہو اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے ورواہ النسائی وابن حبان
معلوم ہوا کہ یہہ حق شوہر کا سب امور و اشغال پر مقدم ہے عورت اسپر انکار کریگی تو سخت
گنہگار ہوگی جسطرح حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب بلایا مرد نے اپنی عورت کو اپنے
بستر پر اور وہ نہ آئی مرد غصے مین سو رہا تو فرشتے اوس عورت پر صبح تک لعنت کرتے ہین
اسکو بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے دوسری روایت شیخین مین مرفوعاً
یون آیا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کوئی مرد نہین جو بلاوے اپنی عورت
کو بستر پر اور وہ انکار کرے مگر وہ شخص جو آسمان پر ہے اوس عورت پر غصہ کرتا ہے یہانتک
کہ شوہر اوس سے راضی ہو تیسری روایت شیخین و نسائی کا لفظ یہہ ہے جب سوئی عورت
چھوڑ کر بستر شوہر کو تو لعنت کرتے ہین فرشتے اوسپر صبحدم حدیث ابن عباس کا لفظ یون ہے
کہ جو عورت سو رہی اور خاوند اوسکا ناخوش ہے اوس سے تو نماز اوس عورت کی اوسکے
سر سے اوپر نہین جاتی اسکو ابن ماجہ وابن حبان نے روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث ابی
امامہ مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے ترمذی نے اوسکو حسن کہا ہے معلوم ہوا کہ عورت کو
بستر شوہر سے علحدہ سونا بطور خود حرام و موجب لعنت و عدم قبول عبادت فرض ہے ہان
شوہر کی خوشی سے اگر علحدہ سوئی تو یہہ اور بات ہے مگر ساتھہ ناراضی شوہر کے علحدہ بستر
پر آرام فرمانا گویا آگ کے بستر پر سونا ہے جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے کہ نہین قبول
ہوتی نماز اور نہ چڑہتا ہے کوئی عمل حسنہ اوس عورت کا جسپر شوہر غصے ہے یہانتک کہ راضی
ہو رواہ الطبرانی وابن خزیمۃ وابن حبان ابن عمر کا لفظ یہہ ہے تجاوز نہین کرتی
نماز سر سے اوس عورت کے جسنے نافرمانی کی اپنے شوہر کی یہانتک کہ رجوع کرے وہ عورت
رواہ الطبرانی باسناد جید والحاکم دوسری روایت مین مرفوعاً یون آیا ہے جب
عورت گھر سے باہر نکلتی ہے اور شوہر اوسکا ناخوش ہے تو لعنت کرتے ہین اوس عورت پر سب

فرشتے آسمان کے اور ہر چیز جسپر اوس عورت کا گزر ہوتا ہے سوا جن و انس کے یہانتک کہ وہ پہر کر آوے رواہ الطبرانی و رواتہ ثقات ؀

بشارت بر ترجیح یکی از دو زن بر دیگر و ترک عدل درمیان ایشان

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے پاس دو عورتین ہون اور وہ اون دونون مین عدل و برابری نکرے تو آویگا وہ شخص دن قیامت کے اور آدہا دہڑ اوسکا ساقط ہوگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حاکم نے علی شرطہما کہا ہے ابو داؤد کا لفظ یہہ ہے جسکی دو عورتین ہین اور وہ ایک کی طرف جہکتا ہے تو آویگا دن قیامت کے اور نصف بدن اوسکا مائل ہوگا نسائی کا لفظ بہی مثل اسکے ہے مراد برابری سے یہہ ہے کہ نان نفقے شب باشی مین عدل کرے یہہ نکرے کہ ایک کو زیادہ دے دوسری کو کم دے یا ہمیشہ رات کو ایک ہی کے پاس رہے دوسری کے پاس نہ سوئے نہی دل کی محبت کہ ایک سے زیادہ دوسری سے کم ہے اسپر مواخذہ نہین عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قسمت مین عدل کرتے تہے پہر کہتے اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب اسکو ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے اسمین دل کی محبت کا عذر ہے واللہ اعلم

بشارت بر اضاعت عیال و غیرہم

ابن عمر و کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو یہہ گناہ کہ ضائع کر دے اونکو جنکو قوت دیتا ہے اسکو ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے حاکم کا لفظ یہہ ہے کہ جنکی عیالداری کرتا ہے یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے حدیث ابن عمر کا لفظ یہہ ہے تم سب راعی ہو تم سے رعیت کا سوال کیا جاویگا مرد اپنے گہر کا راعی ہے عورت اپنے شوہر کے

گہر مین راعی ہے اُنسے سوال رعیت پروری کا ہوگا الحدیث رواہ الشیخان وغیرہما یعنی
مرد سے یہہ سوال ہوگا کہ اہل وعیال کا حق ادا کیا یا نہین عورت سے یہہ سوال ہوگا کہ شوہر
کا کیا حق ادا کیا میان بی بی یہہ نہ سمجھین کہ ہمارے باہمی برتاؤ کا اچھا ہو یا برا کچھہ مواخذہ
نہوگا بلکہ جسکی طرف سے کوتاہی ادائے حقوق یکدیگر مین ہوگی وہی گرفتار بازپرس ہوکر
سزایاب ہوگا مین خیال کرتا ہون کہ یہہ سوال مردون سے غالبًا کم ہوگا عورتون سے
زیادہ ہوگا اسلیے کہ سوائے فساق فجار کے دیندار لوگ حق زوجہ اچھی طرح ادا کرتے ہین
رہین عورتین سو انسے ہمیشہ ادائے حقوق شوہر مین قصور ہوتا ہے خصوصًا اون عورتون
سے جو فاسق فاجر آشنا پرست عاشق نواز واہی مزاج ضدی طبیعت ہین یا غرۂ دولت
وحکومت کا رکہتی ہین ❊

بشارت بر تسمیۂ قبیح

حدیث عائشہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے
اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے جس نام مین تعریف نکلے بڑائی بزرگی پائی جاوے شیخیت
ثابت ہو وہ نام نہایت بد ہے جسطرح اکثر پادشاہون کے نام ہوتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے عاصیہ کا نام جمیلہ رکہا برہ کا نام زینب رکہا فرمایا تم اپنی جانون کو
پاک نہ بتاؤ حرب کا نام سلم مضطجع کا نام منبعث بدل دیا ایک زمین کا نام عفرہ تہا اوسکا
نام خضرہ رکہا شعب ضلالت کا نام شعب ہدی رکہدیا بنی زنیہ کا نام بنی رشدہ قرار
دیا غرضکہ جس نام مین کسیطرح کی برائی یا بڑائی ہوتی آدمی کا نام ہو یا زمین کا یا کسی اور
چیز کا اوسکو بدل دیتے اب برخلاف اس سنت صحیحہ کے فخر وتکبر کے نام ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر رکہے
جاتے ہین خصوصًا گہر مین امرا ورؤسا کے خواہ مرد ہون یا عورت یا لونڈی یا غلام
حدیث صحیح مین لقب شاہنشاہ کو اخنع واخبث فرمایا ہے اسی کے حکم مین لفظ مہاراج و

حاکم الحکمار شاہ عالم جہانگیر عالمگیر وغیرہ ہے حشر مین جب انسے سوال ہوگا کہ تم ایسے ہی تہے
تو کچھہ جواب نہ بنے گا جسکے نام ایسے ہون وہ اونکو بدل ڈالے ؛

بشارت بر انتساب کسیکو غیر پدر و غیر مولے

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دعوی کیا اپنے
باپ کے سوا کسی اور کا اور وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اسکا باپ نہین ہے تو جنت اوسپر حرام
ہے اسکو شیخین و ابوداؤد و ابن ماجہ نے سعد و ابی بکرہ دونون سے روایت کیا ہے ابوذر
کا لفظ یہہ ہے جو کوئی شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کو باپ ٹہیراتا ہے باوجود علم کے وہ کافر
ہوجاتا ہے رواہ البخاری و مسلم حدیث علی مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے دعوی کیا
غیر باپ کا یا نسبت کیا آپکو طرف غیر مولے اپنے کے تو اوسپر خدا و فرشتون و سارے خلق کی
لعنت ہے دن قیامت کے اوسکا نہ نفل قبول ہے نہ فرض اسکو شیخین و ابوداؤد و ترمذی و نسائی
نے روایت کیا ہے جس گھر مین زنا کی اولاد ہوتی ہے وہ فرضی باپ کیطرف منسوب کیجاتی
ہے نطفہ تو زید و عمرو کا ہے مگر بیٹا بیٹی مرزا صاحب خان صاحب کے ہین سبکو معلوم ہے
مگر کیا مقدور کہ کوئی مونہہ سے نکال سکے یہہ دعوی دیدہ و دانستہ سبب لعنت و کفر کا ہے
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی حدیث مرفوع مین صاف آچکا ہے کہ کفر ہے واسطے آدمی
کے برارت کرنا اپنے نسب سے اگرچہ بہت باریک و مخفی ہی کیون نہو اسیطرح دعوی کرنا ایسے نسب
کا جسکو پہچانتا نہین ہے رواہ احمد والطبرانی ابوبکر صدیق کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے
جسنے دعوی کیا ایسے نسب کا جسکو جانتا نہین ہے اوسنے کفر کیا ساتہہ خدا کے نفی کرنا
نسب کا اگرچہ باریک ہو کفر ہے ساتہہ اللہ کے رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ جسکے نسب
مین کسی پشت مین بہی کچھہ خلل زلل ہو وہ اوسکو نہ چہپاوے خواہ اولاد کنیز سے ہو
یا نطفہ حرام جو کوئی نسب کو بدلیگا غیر کو باپ ٹہیراویگا میر صاحب ہون یا شیخ صاحب یا

نواب صاحب یا بیگم صاحبہ اوسپر خدا کی لعنت ہو گی خصوصاً جسنے یہہ نسب بدلکر فرضی باپ
کا ترکہ لیا ہے میراث پائی ہے وہ تو ضرور ہی ظالم کافر ہے ایسے شخص پر اگر خدا و آخرت پر ایمان
رکھتا ہے فرض ہے کہ جو بات ماں باپ سے یا زبان قوم سے یا معتبر لوگوں سے بابت اپنے نسب
کے سنی ہو وہی کہے زبردستی کسیکو باپ نہ بناوے اگر ملعون جہنمی کافر بننا منظور ہے تو یہہ
اور بات ہے اکثر ریاستوں مین دستور نکاح ہی کا نہین ہے جہان کہین ہے تو پہر حرام
کی پروا نہین اولاد زنا بکثرت ہوتی ہے کہو اس نکاح سے کیا فائدہ ہے یہہ نسب کسطرح
درست ہوا جنکی ذات مین کسی پشت کے اندر کوئی نقصان نسب کا ہوتا ہے تو اوسکو
جہوٹ بولکر چہپاتے ہین زانیہ عورت کا خلاف واقع پیر سے میر سے حوالہ سے نکاح ثابت کرتے
ہین سو یہہ بات موجب کفر ہے اسپر بہت حدیثوں مین لعنت آئی ہے ابن عباس نے مرفوعاً
کہا ہے جسنے دعوی کیا غیر باپ کا یا غلام بنا غیر مالک کا اوسپر لعنت ہے خدا و ملائکہ و سارے
لوگوں کی رواہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان عبد اللہ بن عمرو نے کہا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دعوی کیا اپنے باپ کے سوا کسی اور کا اوسکو
جنت کی ہوا بہی نہ لگے گی حالانکہ ہوا جنت کی ستر برس کی راہ سے پائی جاتی ہے رواہ
احمد وابن ماجۃ مگر لفظ ابن ماجہ کا یہہ ہے کہ پانسو برس کی راہ سے وہ ہوا آتی
ہے اس سند کے رجال صحیح کے رجال ہین سمجہو تو اس سے زیادہ اور کیا بشارت ہو گی
واسطے اولاد زنا کے یہہ نالائق اسلیے غیر کو باپ بناتے ہین کہ اگر ماں کا خصم باپ ٹہیریگا
کوئی یار آشنا اوسکا اسکا باپ قرار پاویگا تو جایداد ترکہ میراث ریاست کچہہ نہ ملیگی اسلیے
اوسی دیوث کو باپ ٹہیراتے ہین اوسی کے رشتہ دارونسے صلہ رحم کرتے ہین اونہین کو
اپنی برادری سمجہتے ہین حالانکہ یہہ بالکل اونسے اجنبی ہے اسیطرح بعض جاہل محتاج دنیا
کمانے کے لیے سید بنجاتے ہین یہہ بہی زبان شرع پر ملعون ہین کہ نسب تو کچہہ ہے بتاتے
کچہہ ہین عائشہ کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے

غیر مولے کو مولے بنایا یعنی غلام تو کسی کا ہے بتاتا کسیکو ہے وہ اپنی جگہہ دوزخ مین
لے رکھے رواہ ابن حبان انس کہتے ہین سنے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
سنا جسنے غیر کو باپ ٹہیرایا یا مولے بنایا اوسپر خدا کی لعنت ہے لگاتار قیامت کے دن تک
اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے سبحان اللہ خدا کی لعنت ایکدن بلکہ ایک ساعت اگر
کسی شخص پر ہو تو وہ ہالک ٹہیرتا ہے جسپر قیامت تک لعنت کا مینہہ برسے تار نہ ٹوٹے تو
اوس سے زیادہ اور کوئی نصیب ور اقبالمند صاحب دولت ہوگا خدا سب حرامزادون
حرامزادیون کو جو اس بشارت کی مستحق ہین یہہ دولت نصیب فرماوے اپنا اور اپنے
رسول کا سچ اپر ظاہر کردے اللہم آمین ۞

بشارت بر افسادن بر شوہر و عبد بر سید

بریدہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے بہکایا کسی مرد پر
اوسکی جورو کو یا اوسکی لونڈی غلام کو وہ ہم مین سے نہین اسکو احمد نے باسناد صحیح روایت
کیا ہے و رواہ البزار و ابن حبان بہکانا یہہ ہے کہ عورت کو شوق آشنائی دلاکر
خاوند سے جدا کرانا چاہے یا آپسمین رنجش کرادے برتاؤ مین فرق ڈلوادے سو یہہ
کام دین اسلام سے باہر کر دیتا ہے یہہ مضمون حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً اس لفظ سے
آیا ہے کہ وہ ہم مین یعنی مسلمانون مین سے نہین ہے جو عورت کو شوہر پر بہکاوے یا عبد
کو سید پر اسکو ابوداؤد و نسائی و ابن حبان نے روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث ابن
عمر مین نزدیک طبرانی کے حدیث ابن عباس مین نزدیک ابویعلی و طبرانی کے بھی آیا ہے
رواۃ ابویعلی کے سب ثقات ہین عورتون مین جو عورت فاسق فاجر بدکار ہوتی ہے وہ
کٹنی بنکر اپنے مطلب کے لئے بیبیون کو شوہر سے ناراض کرا کر کسی دوسرے فاسق فاجر جاہل
بد دین شیطان خبیث ملعون سے ہلگا مارتی ہے سو وہ عورتین اس پیچ مین جلد آجاتی

ہین خصوصاً جنکو عشقبازی کا مرض آشنائی کا مزہ اول سے پڑا ہوتا ہے خدا انکو قہر وغضب سے بچاوے **فائدہ** حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھکر اپنے لشکر کو روانہ کرتا ہے یعنی تم جاؤ کسیکو بہکاؤ پھر سب سے زیادہ مقرب شیطان کا ان لشکر والون مین سے وہ ہوتا ہے جسکا فتنہ سب سے زیادہ بڑا ٹھیرتا ہے ایک لشکری آتا ہے کہتا ہے مینے یہہ کیا وہ کیا ابلیس کہتا ہے تونے کچھ نہین کیا پھر دوسرا آتا ہے وہ کہتا ہے مین نے اوس شخص کو نہ چھوڑا یہانتک کہ درمیان اوسکے اور اوسکی جورو کے تفرقہ ڈالدیا ابلیس اسکو اپنے پاس بلاتا ہے کہتا ہے تو بڑا کارگزار نکلا اوسکو گلے لگاتا ہے اسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ فتنہ یہی ہے کہ میان بی بی مین لڑائی پڑے تفرقہ کی نوبت آئے سو جس عورت یا مرد کے ذریعہ و فکر و تدبیر و فہمایش سے جس گھر مین یہہ امر واقع ہوتا ہے وہ ایک پیادہ ہے ابلیس کا اگرچہ صورت انسان مین دکھا جاتا ہے آدمی کا شیطان آدمی ہی ہوتا ہے عورت کی عقل کتنی جھوٹی بات پسند کرتی ہے جھوٹی محبت پر فریب کہا جاتی ہے جو فسق وعیش کی صلاح دیتا ہے اوسکو دوست خیرخواہ سمجھتی ہے جو کوئی اسکے آخرت کا دوست دنیا کی خیرخواہی کرتا ہے شوہر ہو یا ناصح اوسکو دشمن سمجھتی ہے مگر جس کسی عورت کو خدا بچاتا ہے یا عقل سلیم حواس مستقیم بخشتا ہے تو وہ ایسے فقرون مین نہین آتی ورنہ ہمنے بڑی بڑی ہوشیار عورتون کی عقل جاتے ہوئے دیکھی ہے ؁

بشارت زوجہ بر سوال طلاق از زوج

تو بان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس کسی عورت نے اپنے شوہر سے طلاق مانگی بغیر کسی ڈر کے تو اوسپر جنت کی ہوا حرام ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے و رواہ ابن ماجۃ و ابن حبان بیہقی کا لفظ یہہ ہی کہ خلع کرنیوالیان منافقات ہین کوئی عورت اپنے شوہر سے سوال طلاق نہین کرتی بغیر

یاس کے مگر وہ جنت کی ہوا یا خوشبو نہ پاویگی معلوم ہوا کہ بلا کسی سبب شرعی کے طالب طلاق ہونا موجب محرومی کا جنت سے ہے سبب یہی ہے کہ شوہر نان نفقہ نہ دے مہر نہ دے زانی بدکار ہو حرام کرے اس سے خبر نہو یا حد سے زیادہ ظالم ہو اسکا مال کہا وے فسق مین اوڑا وے بہت تنگ ہو کر نہایت مجبوری سے طلاق مانگے اور جو کوئی سبب و خوف نہین ہے محض واسطے ہوائے نفس کے جدائی چاہتی ہے تو پھر جنت حرام ہے خصوصاً جو عورت اسلئے طلاق لیوے کہ کسی دوسرے سے آنکھ لڑی یا دل لگا ہے یا گہر مین علی الاعلان گانا بجانا وغیرہ امور فسق وفجور بسبب موجودگی شوہر نہین ہو سکتے ہین تو ایسی طلاق کا انجام علاوہ حرمان جنت کے صدر نشینی جہنم بہی بالیقین شرع شریف سے ثابت ہوتی ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے ابغض حلال نزدیک خدا کے طلاق ہے رواہ ابوداؤد وغیرہ یعنی حق مین مرد و زن دونون کے جسطرح خداوند تعالے کو عورت کا طلاق مانگنا پسند نہین اسیطرح مرد کا عورت کو بلا وجہ شرعی طلاق دینا ناپسند و موجب بغض ہے وجہ شرعی یہی ہے کہ عورت بدکار آشنا مزاج فاسق فاجر بددین نابکار عصیان شعار نافرمان ہو ایسی عورت کو پہلے زبان سے نصیحت کرے اگر نہ مانے مارے پیٹے جب اس تدبیر سے بہی کسیطرح کام نہ چلے تو پھر اوسکو راستہ بتاوے حاجت باقی ہو تو دوسرا نکاح کسی شریف پارسا عورت سے کرلے انشاءاللہ یہہ مرد آرام پاویگا وہ عورت دنیا و آخرت مین بدنام بدانجام ہوگی اسطرح کی جدائی کے سبب سے ملعون محروم ٹھیریگی وللہ الحمد

بشارت بر خروج زن از خانہ بعطر و زینت

حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعاً آیا ہے عورت نے جب عطر لگایا مجلس مین آئی تو وہ زانیہ ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یون ہے جس عورت نے عطر ملا پہر کسی قوم پر گزر کیا کہ وہ اوسکی خوشبو پاوین وہ

عورت زانیہ ہے اور ہر آنکھہ زنا کرتی ہے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے اول تو عورت کو ایسا عطر ہی لگانا منع ہے جسکی خوشبو اوڑے بلکہ واغدار عطر لگانا چاہیے پہر جب ایسا عطر ملکر کسی محفل مین گئی تو سمجھو کہ بے زنا کئے ہوئے زنا کا گناہ مول لیا ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین قبول کرتا اللہ نماز اوس عورت کی جو خوشبو لگاکر مسجد مین گئی جب تک کہ پہر کر نہ نہاوے روالا ابن خزیمہ معلوم ہوا کہ مسجد وعیدگاہ مین عورت کو عطر لگاکر جانا حرام ہے اگر جاویگی تو نماز اوسکی مردود ہوگی دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جو عورت بخور کرے وہ ہمارے ساتھہ نماز عشا مین حاضر نہو اسکو ابوداؤد ونسائی نے روایت کیا ہے آجکل عورتین خوب ہی بن ٹھن کر عطر وخوشبو ملکر عیدگاہ کو جاتی ہین لبعض بلاد مین روز جمعہ جامع مسجد مین حاضر ہوتے ہین یہہ جانا جائز ہے مگر یہہ بناؤ یہہ تعطر وتبخر حرام ہے ثواب کے عوض عذاب لے آتی ہین اس حیلے سے سیر وتماشا ونظر بازی بہی ہوجاتی ہے الا ماشاء اللہ تعالیٰ ؀

بشارت برافشاء راز زوجین

حدیث ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے زیادہ بدتر لوگون مین نزدیک خدا کے درجے مین دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ جو پاس اپنی جورو کے جاتا ہے جورو اوسکے پاس آتی ہو پہر ایک دوسرے کے بہید کو ظاہر کرتا ہے رواہ مسلم وابوداؤد وغیرھما یہہ عادت اون عورتون مردون مین زیادہ ہوتی ہے جو عیاشی کرتے ہین محاسن ومعایب کا ذکر نکالتے ہین عورت جب سنتی ہے کہ فلان مرد قوی باہ ہے یا عاشق مزاج یا دل لگی باز یا وقت صحبت کے زیادہ اختلاط کرتا ہے جماع کے طریقے خوب یاد رکہتا ہے تو اوسکی طرف مائل ہوجاتی ہے گو وہ ایسا نہو اسیطرح جب فاسق فاجر مرد کسی عورت کا حال سنتا ہے کہ وہ بڑی مخالط دیر پا یا ناز وادا ہے صحبت کے وقت حرکات دلچسپ کرتی ہے تو اوسکی

طرف جھک جاتا ہے گو پھر اوسکو ویسا نہ پاوے یا مرد کوئی عیب کسی عورت کا یا اپنی جورو کا سامنے غیر کے بیان کرے یا عورت شوہر کا عیب مخفی وقت صحبت کا ظاہر کرے یہہ سب کام موجب سخط خدا ہین ایسا شخص مرد ہو یا عورت بد ترین مردم ہے دنیا ہین بیحیا بے عزت بے شرم ٹھیرتا ہے آخرت ہین مستحق عقاب کا ہوتا ہے اسما بنت یزید نے کہا کچھہ مرد عورت نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے فرمایا شاید کوئی آدمی وہ بات کہتا ہے جو اپنی جورو سے کی ہے شاید کوئی عورت اوس کام کی خبر دیتی ہے جو شوہر سے کیا ہے سب چپ ہو گئے مینے کہا واللہ اے رسول اللہ یہہ مرد عورت ایسی بات کرتے ہین فرمایا نہ کیا کرو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانی سے صحبت کرے اور سب لوگ دیکھتے ہون اسکو احمد نے روایت کیا ہے یعنی کیفیت وکمیت جماع وصحبت زن ومرد سے دوسرے کو خبر دینا ایسا ہی ہے کہ گویا اوسکے سامنے یہہ حرکت کی گئی ہے وہ مرد شیطان ہوا یہہ عورت شیطانی ٹھیری یہہ مضمون حدیث ابی سعید خدری مین مفصل نزدیک بزار کے آیا ہے **فائدہ** ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سماع حرام ہے ابن لہیعہ کہتے ہین یعنی فخر کرنا جماع پر اسکو احمد و ابو یعلی و بیہقی نے روایت کیا ہے جاہل بے حیا ہمیشہ قوت باہ کثرت جماع پر فخر کرتے ہین حالانکہ انسے زیادہ قوت اور باہ چرند پرند مین ہوتی ہے تہہ اوس حیوان صغیر سے بھی کمتر بد تر ٹھیرے پھر فخر کیا بہت ہوا تو انسانیت سے نکلکر حیوانیت مین قدم رکھا جسکو شہوت زیادہ ہوگی مرد ہو یا عورت وہ اوتنا ہی انسانیت سے دور ہوگا کبائر وکفر ولعنت سے نزدیک ٹھیریگا توسط ہر چیز مین محبوب ومحمود ہے اگر کسیکو یہہ شہوت زیادہ بھی ہو تو اوسکا ذکر کیا اس یا دہی کی فضیلت کیا لاحول ولاقوۃ

بشارت بر طول ازار وغیرہ

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو ٹخنون سے نیچے ہے وہ نار

مین ہے رواہ البخاری والنسائی ایک روایت نسائی مین یہہ لفظ ہے کہ ازار مومن کے عضلۂ ساق تک چاہیئے پہر نصف ساق تک پہر ٹخنے تک اور جو کعبین سے نیچے ہے وہ آتش دوزخ مین ہے یہہ مضمون اور بہی کئی حدیثون مین نزدیک اہل سنن کے آیا ہے بلکہ حدیث ابی ذر مین مرفوعاً یون ہے کہ خدا دن قیامت کے طرف مسبل کے نظر نکریگا بلکہ اوسکے لئے عذاب الیم ہے وہ خائب خاسر ہوگا رواہ مسلم واهل السنن مسبل وہ ہے جو اپنا کپڑا لنبا کرکے زمین پر لٹکا وے گویا اترانے کے لئے یہہ کام کرتا ہے حدیث مرفوع ابن عمر سے معلوم ہوا کہ اسبال مذکور ازار قمیص عمامہ سب مین ہوتا ہے جسنے کسی چیز کو کہینچا اترا کر اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نظر نکریگا اسکو ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ مرد مسبل کی نماز قبول نہین ہوتی رواہ ابو داؤد جو لوگ لباس مین عرض و طول زائد از حاجت کرتے ہین کوئی لباس کیون نہو وہ سب مسبل ہین کلی کا پاجامہ جو عورتون نے نکالا ہے اسپر بہی اسبال صادق آتا ہے اسلئے کہ اوس ایک ازار مین کئی ازارین بن سکتی ہین پہر اس اسراف و اسبال کی کیا ضرورت ہے بجز تبختر و اختیال کے اور کیا مقصود ہے یہہ مضمون کہ مسبل کیطرف خدا نہ دیکہیگا بہت حدیثون مین آیا ہے معلوم ہوا کہ اسبال گناہ کبیرہ و سخت حرام ہے*

بشارت زنان بر پوشیدن جامۂ باریک

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے میری پچہلی امت مین کچہہ لوگ ایسے زینون پر سوار ہونگے جیسے پالان مسجد کے دروازون پر اوترینگے انکی عورتین کپڑے پہنے ہونگی مگر ننگی انکے سرون پر مثل کوہان شتر کے چوٹیان ہونگی تم ان عورتون پر لعنت کرو کہ یہہ ملعونات ہین رواہ ابن حبان وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے دو گروہ ہین دوزخ والے جنکو مینے نہین دیکہا ایک قوم کے پاس کوڑے ہونگے

جیسے دُم گاؤ کی لوگون کو اون کوڑون سے مارینگے دوسرا گروہ عورتون کا ہے جو کاسیات
عاریات ہین لوگونکو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ اونکی طرف جھکتی ہین انکے سر جیسے اونٹون کے
کوہان جھکے ہوئے یعنی بڑے بڑے جوڑے باندہے ہوئے یہہ جنت مین نہ جاوینگی نہ جنت کی
ہوا پاوینگی حالانکہ جنت کی ہوا بہت دور دور سے پائی جاتی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے
یہہ حدیث صحیح معجزہ ہے رسول خدا کا پہلے گروہ کا مصداق چوبدار امرا اور رؤسا کے ہین
جو ہاتہہ مین چاندی کی لکڑیان لنبی لنبی مثل دم گاؤ کے لئے دربار وغیرہ مین کہڑے رہتے ہین
کسیکو آنے نہین دیتے دوسرے گروہ کا نمونہ وہ عورتین ہین جو سر پر موٹا جوڑا یا موٹی
چوٹی بہاری سوباف رکہتی ہین لاہی جالی ململ کا لباس نہایت باریک پہنتی ہین جس سے
سارا بدن اونکا نظر آتا ہے سینہ و شکم کا نقشہ دکہائی دیتا ہے جس مرد کی تعریف سنتی
اوسکی طرف جھکتی ہین اونکو اپنا بناؤ سنگار دکہا کر اپنی طرف جھکاتی ہین سو اسطرح کی
عورتین زبان نبوی پر ملعون جنت سے محروم ہین عائشہ کہتی ہین اسماء بنت ابی بکر پاس
رسول خدا کے آئین وہ پتلے باریک کپڑے پہنے ہوئے تہین حضرت نے موہنہ پہیر لیا فرمایا
اے اسما عورت جب حیض کو پہونچ جاوے یعنی عاقل بالغ ہو جاوے تو پہر درست نہین کہ
اوسکا بدن نظر آوے مگر موہنہ اور دونون کفدست رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ
سوائے چہرہ اور کفدست کے باقی بدن عورت کا سر سے تا قدم مستور رہنا چاہئے اوسکا
ظاہر ہونا مرد عورت اجنبی پر سوائے شوہر کے حرام ہے ❊

بشارت لبس حریر بر مردان و نشستن بران و تحلی بذہب

حدیث مرفوع عمر بن الخطاب مین آیا ہے تم حریر یعنی ریشمی کپڑا مت پہنو جو کوئی دنیا مین پہنیگا
وہ اوسکو آخرت مین نہ پہنے گا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی یہہ کنایہ ہے اس
بات سے کہ وہ جنت مین نہ جاویگا چنانچہ اسی لئے لفظ ابن الزبیر کا نزدیک نسائی کے یہہ ہے

جسنے اوسکو دنیا مین پہنا وہ بہشت مین داخل نہوگا اللہ تعالے نے فرمایا ہے ولباسھم فیھا
حریر دوسرا لفظ عمر رضی اللہ عنہ کا مرفوعًا یہہ ہے حریر وہی شخص پہنتا ہے جسکا آخرت مین
کچھ حصہ نہین ہے اسکو شیخین و ابن ماجہ و نسائی نے روایت کیا ہے حذیفہ کہتے ہین منع کیا
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ پیین ہم سونے چاندی کے برتن مین یا کہاوین
اوسمین اور منع کیا ہمکو پہننے سے حریر و دیباج کے اور اس بات سے کہ بیٹھین ہم اوسپر رواہ
البخاری مردون عورتون پر استعمال ظروف زر و سیم کا اکل و شرب مین حرام قطعی ہے امراء
روسا ہمیشہ چاندی سونے کے برتن استعمال کرتے ہین ریشمی لباس بے تکلف پہنتے ہین
انکا حصہ آخرت مین نہین یہہ جنت کی ہوا بہی نہ پاوینگے چاندی سونے کے برتن بنانا
بنوانا بہی حرام ہے حدیث مرفوع انس مین آیا ہے جب حلال کریگی امت میری پانچ چیزونکو
تو پہر انپر ہلاکت آویگی ایک ظاہر ہونا تلاعن کا دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا حریر کا چوتھے
رکہنا گانیوالیون کا نزدیک اپنے پانچوین اکتفا کرنا مردونکا مردون پر عورتون کا عورتون
پر اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے یہہ حدیث گویا معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا رافضی سلف پر کہلم کہلا لعنت و تبرا کرتے ہین عورتین شوہرون
پر رات دن لعن و طعن و تبرا کیا کرتے ہین شرابخواری کی نوبت یہانتک پہونچی ہے کہ مرد عورت
دونون شراب پی کر حرام کرتے ہین استعمال حریر سے بہی کوئی کم بچا ہوگا آسودہ گہرون مین
ڈومنی میراثن گانے بجانے پر نوکر ہوتی ہین رات دن جلسے رہتے ہین انعام اکرام ملاکرتا
ہے مرد اغلام کرتے ہین عورتین ساحقت کرتی ہین معاذ بن جبل کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ایک جبہ دیکہا جسکی جیب حریر کی تہی فرمایا یہہ ایک طوق ہے آگ کا دن قیامت
کے اسکو بزار و طبرانی نے روایت کیا ہے اسکے راوی ثقات ہین جویریہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے
جسنے پہنا کپڑا ریشمی پہناویگا اوسکو اللہ کپڑا آتش دوزخ سے دن قیامت کے دوسری روایت
مین یون ہے کہ پہناویگا اوسکو کپڑا ذلت و خواری کا آگ سے رواہ احمد والطبرانی

حدیث ابن عمرو میں آیا ہے جو کوئی مرا میری امت میں سے اور وہ پیتا تھا شراب حرام کرے گا
اللہ اوسپر پینا شراب طہور کا جنت میں اور جو کوئی مرا میری امت میں سے اور وہ پہنتا تھا
سونا حرام کریگا اللہ پہننا سونیکا اوسپر بہشت میں رواہ احمد و رواتہ ثقات والطبرانی
ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک آدمی کے ہاتھ میں
سونے کی انگوٹھی ہے اوسکو نکال کر پھینکدیا فرمایا ایک تم میں کا آگ کی چنگاری لیکر اپنے ہاتھ
میں رکھتا ہے الحدیث رواہ مسلم **فائدہ** ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خرابی ہے عورتوں کی دو سرخ چیزوں سے ایک سونا دوسرے
رنگ سرخ رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ ان دونوں چیزوں کا استعمال گو عورتوں
کو جائز ہے مگر بچنا انسے بہتر ہے ابی امامہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا میںنے دیکھا کہ میں جنت میں گیا ہوں سب سے زیادہ کم وہاں آسودہ لوگ اور عورتیں
ہیں مجھ سے کہا کہ اغنیا دروازے پر حساب دے رہے ہیں عورتوں کو سونے اور حریر
نے بہکا دیا رواہ ابو الشیخ معلوم ہوا کہ کبھی جائز چیز کے استعمال پر بھی جب کوئی بالکل
اوسمیں ڈوب جاتا ہے تو مواخذہ ہوتا ہے ابو عامر و ابو مالک نے مرفوعا روایت کیا ہے کہ
کچھ قومیں میری امت میں ایسی ہونگی جو خمر وحریر کو حلال کرلینگی انمیں سے کچھ مسخ ہو کر بندر
و سور بنجاوینگے قیامت تک رواہ البخاری تعلیقا و ابوداؤد واللفظ لہ معلوم
ہوا کہ شراب وحریر کا استعمال سبب مسخ کا بھی ہوتا ہے کبھی اللہ تعالے بعض لوگوں کو جو شرابی
مستعمل حریر ہیں بندر سور بنا دیتا ہے مگر پھر بھی عبرت نہیں ہوتی مرد تو مرد اب اکثر عورتوں
نے بھی شراب پینا شروع کر دیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ؀

بشارت بر تشبہ مرد بزن و زن بمرد در لباس و کلام و حرکت و سکون

ابن عباس کہتے ہیں لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون مردوں پر جو عورتوں

کی طرح بنتے ہین اور اون عورتون پہ جو مردون کیطرح بنتی ہین اسکو بخاری و اہل سنن نے روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ ایک عورت کمان لگائے ہوئے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گزری فرمایا لعنت کرے اللہ اون عورتون پہ جو مشابہ مردکے بنتی ہین اور اون مردون پہ جو مشابہ عورت کے بنتے ہین بخاری کی روایت یون ہے کہ لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مخنثون اور مردانہ عورتون پہ منذری نے کہا مخنث وہ ہے جسکے اندر لچک و لیچ و جہوک مثل عورتون کے ہو نہ وہ جو مثل عورت کے فاحشہ گیری کرتا ہو فقط عورتون کا سا انداز چال ڈہال بنانا موجب لعنت کا ہے چہ جائے اسکے کہ اغلام بہی کراوے کہ وہ تو عورت سے بہی بدتر ہے حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوس مرد پہ جو لباس عورت کا سا پہنے اور اوس عورت پہ جو لباس مردانہ پہنے رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پہ ہے بعض عورتین ٹوپی لگاتی ہین بعض انگرکہہ پہنتی ہین مردانہ جوتا تو اکثر عورتون کی عادت ہو گیا ہے بعض انہین گہوڑے پہ سوار ہوتی ہین بعض سر کہلا رکہتی ہین یہہ سب کام مردانہ ہین جو عورت اسمین مبتلا ہے وہ بالیقین ملعون ہے اسیطرح جو مرد زنانہ زیور پہنتا ہے عورتون کیطرح بات چیت کرتا ہے لباس زنانہ کا عادی ہے وہ بہی یقیناً ملعون ہے زنخے ہیجڑے مخنث مردانہ صورت کی عورتین ان سبکا ایک ہی حکم ہے حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے چار قسم کے آدمی ہین جنپر دنیا و آخرت مین لعنت کی گئی ہے فرشتون نے اس لعنت پر آمین کہی ہے ایک وہ آدمی جسکو خدا نے نر پیدا کیا اوسنے اپنی جان کو مادہ بنایا عورت سے مشابہ بنا دوسری وہ مادہ جو نر بنتی ہے مردون سے مشابہت کرتی ہے تیسرے وہ آدمی جو کسی اندہے آدمی کو راہ بہلا دیتا ہے چوتہے مرد حصور اللہ نے سوا یحیی بن زکریا علیہ السلام کے کسیکو حصور نہین کیا رواہ الطبرانی وفی الحدیث غرابۃ ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا

کے پاس ایک مخنث کو لائے اوسنے ہاتھ پاؤن مین مھندی لگائی تھی پوچھا اسکا کیا حال
ہے کہا عورتون مین ملتاہے فرمایا اسکو نکالدو الحدیث رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ
ایسے مرد کو جو عورت سے مشابہ بنے گھر سے نکالدے اپنا ہو یا بیگانہ **فائدہ** حدیث
ابن عمر مین مرفوعاً آیاہے کہ تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک نافرمان مان باپ کا دوسرے
دیوث تیسرے عورت مردانہ وضع رواہ النسائی والبزار حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد
ہے منذری نے کہا دیوث وہ شخص ہے جسکو زنا کرنا اپنی جورو کا معلوم ہے اور وہ منع
نہین کرتا بلکہ حرامکاری مین مبتلا رہنے دیتا ہے عمار بن یاسر کا لفظ یہ ہے تین شخص کبھی
بہشت مین داخل نہونگے ایک دیوث دوسرے عورت مردانہ وضع تیسرے شرابخوار والکی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا شرابی کو تو ہم جانتے ہین مگر دیوث کسکو کہتے
ہین فرمایا وہ شخص جسکو پروا نہین کہ کون پاس اوسکی جورو کے آیا الحدیث رواہ الطبرانی
منذری نے کہا مجھکو اس حدیث کے راویون مین کوئی مجروح معلوم نہین ہے ؛

بشارت بر لباس شہرت فخر و مباہات وغیرہ

ام سلمہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص فخر کا لباس پہنتا ہے
کہ لوگ اوسکو دیکھین تو اللہ طرف اوس شخص کے نظر نہین کرتا جبتک کہ اوسکو اوتار نہ ڈالے
رواہ الطبرانی ضمرہ بن ثعلبہ دو حلے یمن کے پہنے ہوئے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہ دونون حلے تجھکو بہشت مین لیجاوینگے کہا مین استغفار
کرتا ہون ابھی اوتارے ڈالتا ہون رواہ احمد ورواتہ ثقات الا بقیۃ معلوم ہوا
کہ بہت عمدہ قیمتی لباس جامۂ شاہانہ پہننا دلیل فخر وتکبر کے ہے اسلیئے حدیث ایاس مین
مرفوعاً بذاذت کو علامت ایمان کی فرمایا ہے یعنی ایسا لباس پہنے جس سے خاکساری نکلے
کسیطرح کی زینت وشخصیت ثابت نہو بلکہ سیدھا پن پایا جاوے فاطمہ علیہا السلام کہتی ہین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بدترین میری امت کے وہ لوگ ہین جو
چین کیا کرتے ہین طرح طرح کے کہانے کہاتے ہین طرح طرح کے لباس پہنتے ہین مونہہ بہر کر
باتین کرتے ہین اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے امرا ورؤسا کو دیکہو تو رات دن
انہین تینون کامون مین رہتے ہین ہر روز نیا ٹہاٹہہ عیش وآرام کا نکالتے ہین ہر دن
کہانے پہنے مین ایجادین کرتے ہین زبان قینچی کیطرح بے تکی چلتی ہے کچہہ پروا نہین کہ
ہمارے مونہہ سے کیا نکلتا ہے ایمان رہا یا گیا مرضی کے موافق اگر عیش نہوا تو اوسکو
بدنصیبی بد اقبالی جانتے ہین حالانکہ کوئی بدنصیبی بد دینی اس سے زیادہ نہین ہے
کہ آدمی سارے عیش دنیا کے موافق اپنی خواہش نفس کے کرے بالکل بے قید ہو کر گناہ
کبیرہ مین پہسا رہے اس اتباع ہوی کو وہی شخص خوش اقبالی سمجہتا ہے جسکو قیامت
کا انکار ہے آخرت کے عیش کا معتقد نہین دنیا مسلمان کے لئے قیدخانہ ہے یا مسافرخانہ
قید وسفر مین کسی نے بہی آرام پایا ہے کافرون کے لئے یہہ خاکدان فانی بہشت ٹہیرایا گیا ہے
یہانکے عیش پر پہولنا خوش ہونا اوسکی طلب کرنا نہ میسر ہونے پر غمدیدہ ہونا کفر کی نشانی ہے
مومن جس عیش ناجائز سے بقصد خود یا بقصد غیر بچ جاوے سجدۂ شکر بجا لاوے اب اس
شکر کی جگہہ عیاش طبیعت والے کلمات کفر بک ڈالتے ہین خدا جانے انکا ایمان باقی رہتا ہے
یا نہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے قریب ہے کہ ہونگے کچہہ لوگ میری امت مین ایسے جو کہاوینگے طرح طرح کے طعام
پیین گے طرح طرح کی شراب پہنین گے طرح طرح کے لباس باتین کرینگے مونہہ بہر بہر کر
یہہ ہین بدترین امت اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے ہر مرد وعورت کو چاہئے کہ اس حدیث
کو اپنے حال وقال سے ملا کر دیکہے اگر یہہ وصف اوسمین موجود نہین ہے تو خدا کا شکر
بجا لاوے اور جو ہے تو سمجہہ لے کہ وہ بدترین امت ہے اوسکا یہہ حال وقال موجب
نار ہے اللھم احفظنا **فائدہ** حدیث مرفوع ابن عمر مین آیا ہے جسنے پہنا کپڑا شہرت

وناموری کا پہناویگا اوسکو خدا دن قیامت کے وہی کپڑا اوسمین دوزخ کی آگ بھڑکتی ہوگی
جسنے مشابہت پیدا کی ساتھہ کسی قوم کے وہ حکم مین اوسی قوم کے ہے اسکو رزین نے روایت
کیا ہے مذمت لباس شہرت مین جسپر لوگ اونگلی اوٹھاوین نئی طرح دیکھکر اوسکا چرچا کرین
بہت حدیثین آئی ہین ایسا لباس پہننا ہر مرد وعورت پر حرام وموجب دخول جہنم ہے اسطرح کے
لباس کے بدلے آگ دوزخ کا لباس پہنایا جاویگا جو مسلمان کسی کافر فاسق کی چال ڈہال
پر چلتا ہے اوسکا حکم وہی ہے جو اوس کافر وفاسق کا ہے خواہ وہ کافر اہل کتاب ہو یا مجوس
یا ہندو وغیرہ اور خود وہ فاسق امیر ہو یا فقیر عالم ہو یا جاہل مرد ہو یا عورت ابن ماجہ کا
لفظ ابن عمر سے باسناد حسن یہہ ہے جسنے پہنا لباس شہرت کا دنیا مین پہناویگا اللہ اوسکو
لباس مذلت کا دن قیامت کے اوسمین آگ بھڑکے گی لباس مسنون یا جائز کو جسے سب اہل اسلام
نے اول سے اختیار کر رکہا ہے چھوڑ کر نئی نئی شکل وتراش خراش کا لباس ایجاد کرنا مردانہ
ہو یا زنانہ داخل لباس شہرت ہے فساق فجار ہمیشہ نیا رنگ ڈہنگ نکالا کرتے ہین جیسے پاجامہ
مین بو تام لگانا کوٹ پہننا بوٹ کا استعمال کرنا وعلی ہذا القیاس کرتے ایسے جس سے ناف کہلی
رہے ازار ایسی تنگ جس سے نقشہ ستر کا نظر آوے یہہ ساری وضع انپر لعنت کو بلاتی ہے۔

بشارت بر خضاب سیاہ ریش

ابن عباس کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ ایک قوم ہوگی جو آخر زمانے مین سیاہ خضاب کریگی جیسے
حوصلہ کبوتر کا انکو جنت کی خوشبو نہ ملیگی اسکو ابوداؤد ونسائی وابن حبان نے روایت کیا
ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا حرام ہے خواہ مرد ڈاڑہی کو
کالا کرے یا عورت چوٹی کو کہین بہلا اس کام سے جوانی پہر کر آسکتی ہے ہان وہ ہوگی کہ ٹٹی
ضرور ہو جاتی ہے دنیا ہی مین سر ومنہ کالا ہو جاتا ہے آخرت مین کیا خاک اوسکا اجالا
ہوگا اپنے ہاتہہ سے خود روسیاہ مار سیاہ بنتے ہین ؏ سیاہی زمو رفت واز رو نرفت

پ ۱۵ پو ۱۲

اس مسئلہ مین کسی عالم محقق کا اختلاف نہین کہ خضاب سیاہ کرنا مرد عورت دونون پر حرام ہے سلف مین جسنے ایسا کیا ہے اوسکو حدیث نہین پہونچی وہ بے گناہ و معذور ہے ❊

بشارت بر پیوند کردن موبموے جز آن

حدیث اسمار مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت کرے اللہ واصلہ وموصولہ پر دوسری روایت یون ہے کہ لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ ومستوصلہ وواشمہ ومستوشمہ پر اسکو شیخین واہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے واصلہ وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے بالون مین بال جوڑتی ہے موصولہ ومستوصلہ وہ جسنے بال جڑوائے واشمہ وہ ہے جو سوزن سے ہاتھ مونہہ گودکر سرمہ یا سیاہی بھرتی ہے مستوشمہ وہ ہے جسکے ساتھ یہہ کام کیا گیا ابن مسعود کی حدیث مین متنمصہ ومتفلجہ کا بھی ذکر آیا ہے انکو بھی ملعون ٹھیرایا ہے رواہ الشیخان واہل السنن الاربعة متنمصہ وہ عورت ہے جسکی بھون باریک کی گئی ابرو کا نقشہ سجا گیا نامصہ وہ ہے جو یہہ کام کرتی ہے متفلجہ وہ ہے جو دانت ریتتی ہے غرضکہ بغیر کسی بیماری و دکھہ کے یہہ کام کرنا موجب لعنت کا ہے اللہ کی خلقت کا اظہار حسن کے لیے بگاڑنا موجب لعنت کا نہو تو کیا ہو ان سب قسم کی عورتون پر بہت صحیح حدیثون مین لعنت خدا و رسول کی آئی ہے یہہ مژدہ لائق قدرشناسی زنان فاسقات وفاجرات ہے جو رات دن طرح طرح کے بناؤ سنگھار زیب زینت مین مشغول رہتی ہین ہر وقت آئینہ آرسی مین ملاحظہ صورت کا کرتی ہین کنگھی چوٹی تیل پٹی نہین چھوٹتی باربار آپکو دیکھکر خوش ہوتی ہین کہ ہمچو من دیگرے نیست ❊

بشارت بر ترک تسمیہ بر طعام

حدیث حذیفہ بن الیمان مین مرفوعاً آیا ہے کہ شیطان حلال کر لیتا ہے اوس کھانے کو جسپر نام اللہ کا نہین لیا جاتا رواہ مسلم والنسائی وابو داؤد معلوم ہوا کہ طعام پر بسم اللہ کہلے ورنہ شیطان اوسمین شریک ہو جاتا ہے اس باب مین کئی حدیثین آئی ہین کئی قصے آئے ہین سلمان فارسی کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکو یہہ بات اچھی لگے کہ شیطان اوسکے طعام ومقیل وبیت مین شریک نہو تو وہ جب گہر مین آوے بسم اللہ کہے کہانے پر بہی خدا کا نام لے رواہ الطبرانی اکثر لوگ بسم اللہ نہین کہتے اسیلئے اونکے کہانے مین برکت نہین ہوتی بلکہ اوسکو کہا کر گناہ کرتے ہین ۰

بشارت بر استعمال ظروف سیم وزر

حدیث ام سلمہ مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی چاندی کے برتن مین پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ بہرتا ہے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے مسلم کے لفظ مین سونے کا برتن بہی مذکور ہے بذیل بشارت لباس حریر اس مقدمہ کے بہی کئی حدیثین گزر چکی ہین یہہ حرمت ظروف زر وسیم کی مرد وعورت دونون پر برابر ہے حدیث شریف مین اگرچہ ذکر فقط اکل وشرب کا ان برتنون مین آیا ہے مگر کوئی مانع اس سے نہین کہ انکے استعمال سے بالکل مجتنب رہے وہ فتویٰ ہے یہہ تقویٰ ہے اللہ اہل تقویٰ کو زیادہ تر دوست رکھتا ہے ۵

ہے طرف پرہیزگارون کے خدا	کہتے ہین پرہیز ہے آدہی دوا

بشارت بر اکل وشرب بدست چپ

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین کوئی بائین ہاتہہ سے نہ کہاوے نہ پیوے اسلیئے کہ شیطان دست چپ ہی سے کہاتا پیتا ہے نافع نے اتنا اور زیادہ کیا کہ اس ہاتہہ سے کہانا پینا لینا دینا بہی نہ چاہیئے اسکو مسلم وترمذی نے بدون اس زیادت کے

روایت کیا ہے اسیطرح حدیث مرفوع ابی سعید مین آبخورہ وغیرہ مین پہونک مارنے سے
منع فرمایا ہے سانس لینا ہو تو قدح کو موینہ سے الگ کرلے اوسکے اندر سانس نہ لے رواہ
الترمذی وقال حدیث حسن صحیح اسیطرح ثلمۂ قدح سے پانی پینے کو منع کیا ہے رواہ
ابوداؤد وابن حبان عنہ حدیث ابن عباس مین نہی آئی ہے کہ مشک کے دہانے مین موینہ
لگاکر پیے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن حبان ایک
شخص نے وہان مشک سے پانی پیا تہا اوسمین سے ایک سانپ نکلا یہہ قصہ حدیث ابن
عباس مین نزدیک ابن ماجہ کے آیا ہے ؎

بشارت بر توسع مآکل ومشارب

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان ایک آنت سے کہاتا ہے
کافر سات آنتون سے اسکو مالک وشیخین وابن ماجہ وغیرہم نے روایت کیا ہے دوسری
روایت بخاری مین یون آیا ہے کہ ایک مرد بہت کہاتا تہا جب مسلمان ہوگیا تو کم کہانے
لگا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مذکور فرمایا معلوم ہوا کہ بڑا
کہاؤ ہونا ایمان سے دور ہے اس حدیث کا مصداق ہر کافر ومسلمان کامل مین ہر جگہہ
ہر وقت ہر زمانے مین برابر پایا جاتا ہے جسقدر طعام ہنود پارسی اہل کتاب وغیرہ
کہاتے ہین ہرگز کوئی مسلمان نہین کہا سکتا اگر کوئی انمین زیادہ کہاتا ہے تو سمجہو کہ سگ
زرد برادر شغال ہے جاہل لوگ زیادہ کہانے پر فخر کیا کرتے ہین کوئی کہتا ہے ہم اتنا
دودہ پی جاتے ہین کوئی کہتا ہے کہ ایک بکرے کے کباب اوڑا جاتے ہین بعض ایک ادو
گوسفند کی یخنی نوشجان کر جاتے ہین بعض علاوہ طعام صبح وشام کے سیر دو سیر دہ سیر
میوہ چکہہ جاتے ہین قیامت کے دن سب سے زیادہ بہوکے پیاسے یہی لوگ ہونگے ایسے
اشخاص دنیا مین بہی کئی بار بیت الخلا کو جاتے ہین زیادہ طواف انکا اسی پاخانے مین ہوا

کرتا ہے ۵

جز خوردن و خواب چون نداری کارے | گوش تو ازین دراز تر بایستے

حالانکہ حدیث مقدام بن معدیکرب مین مرفوعاً آچکا ہے کہ نہین بہرا کسی آدمی نے کوئی برتن بدتر شکم سے کافی ہین ابن آدم کو چند لقمے جو اوسکی پشت کو سیدہا رکہین بہر اگر یہہ نہ بن سکے تو تہائی کہانے کے لئے تہائی پانی کے لئے تہائی سانس کیواسطے باقی رکہے رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان ابی جحیفہ کہتے ہین مین روٹی گوشت کا ثرید کہا کر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا ڈکار لینے لگا فرمایا ڈکار روک سب سے زیادہ سیر شکم دنیا مین سب سے زیادہ بہوکا دن قیامت کے ہوگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ورواہ البزار باسناد رواتہ ثقات وابن ابی الدنیا والطبرانی والبیہقی ابی جحیفہ نے کہا تیس برس ہوگئے کہ جب سے مین نے پہر پیٹ بہر کے نہ کہایا عائشہ نے کہا سب سے پہلے جو بلا اس امت مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلی پیٹ بہر کر کہانا ہے قوم نے جب تنگر کہایا بدن پر موٹاپا چڑہا تو دل تو ضعیف ہوگیا شہوت گہس پڑی رواہ البخاری فی کتاب الضعفاء وابن ابی الدنیا فی کتاب الجوع جعدہ کی روایت مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد بزرگ شکم کو دیکہا اونگلی سے اشارہ کرکے فرمایا یہہ کلانی اگر کسی دوسرے کام مین ہوتی تو کیا اچہا ہوتا رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی باسناد جید والحاکم والبیہقی پیٹ جب ہی بڑہتا ہے کہ کہانا زیادہ کہایا کرے یہہ دلیل ہے حرص وشہوت کی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے قیامت کے دن ایک بڑے لمبے آدمی کو لاوینگے جو بہت سا کہاتا پیتا تہا وہ اللہ کے نزدیک برابر ایک پر پشہ کے نہ ٹہیریگا تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑہو فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا رواہ البیہقی ورواہ الشیخان باختصار معلوم ہوا کہ یہہ جو مشہور ہے کہ الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی یہہ باعتبار دنیا کے ہے کہ موٹا شخص دیکہنے مین بہاری بہرکم نظر آتا ہے نہ باعتبار آخرت کے

کہ وہان بالکل حقیر وسبک ہوگا **فائدہ** عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجھکو دیکھا کہ مینے ایک دن مین دو بار کہایا فرمایا اے عائشہ کیا تو یہہ چاہتی ہے
کہ تجھکو کوئی شغل نہو مگر اسی پیٹ کا ایک دن مین دو بار کہانا اسراف ہے اللہ مسرفونکو
دوست نہین رکہتا اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اسکی سند مین ابن لہیعہ ہے دوسری
روایت اس لفظ سے ہے کہ اے عائشہ دنیا نے تیرے شکم کو پکڑا ایک دن مین ایکبار
سے زیادہ کہانا اسراف ہے واللہ لا یحب المسرفین معلوم ہوا کہ جو لوگ ایک دن مین
کئی بار کہاتے ہین ہر وقت اونکا مونہہ چلا کرتا ہے کبہی میوہ خوری ہے کبہی طعام خوری
کبہی شیرینی کبہی بقول یہہ سب مسرف ہین دن مین ایک بار رات مین ایک بار جلدی یا
کہانا کافی ہے اسیطرح ایک یا دو طرح کا طعام بس ہے رنگ برنگ کے کہانے طیار کرانا
داخل اسراف ہے حدیث انس بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے کہ منجملہ اسراف کے ہے یہہ بات
کہ جس کسی چیز کو تیرا جی چاہے تو اوسکو کہاوے رواہ ابن ماجۃ وابن ابی الدنیا
حاکم نے کہا اسکی سند صحیح ہے آبو برزہ کا لفظ یہہ ہے مین نہین ڈرتا تمپر مگر انہین شہوات
غی سے جو کہ بطون وفروج اور مضلات ہوٰی سے ہوتے ہین اسکو احمد وطبرانی وبزار نے
روایت کیا ہے بعض اسانید کے رجال ثقات ہین عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہاؤ پیو صدقہ دو جبتک کہ اسراف واترانے
کا میل نہو اسکو نسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے جب معاذ بن جبل کو طرف یمن کے بہیجا
فرمایا خبردار کبہی چین نکرنا اللہ کے بندے چین اوڑانے والے نہین ہوتے رواہ احمد
والبیہقی ورواۃ احمد ثقات عمر بن خطاب نے جابر کے پاس گوشت دیکہکر فرمایا یہہ آیت
کہان گئی اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا اسکو مالک نے روایت
کیا ہے طعام کا اہتمام کرنا طرح طرح پر پکانا بار بار کہانا خلاف مقصد شارع ہے یہہ کام
اونہین کو زیبا ہے جو بندۂ شکم بندۂ دینار و درہم ہین یہہ اپنا حصہ دنیا مین پورا کرلیتے

ہین آخرت مین کچہہ حصہ انکے لئے نہین ہے ؂

بشارت بر عدم قبول دعوت طعام ولیمہ وغیرہ

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے بدترین طعام طعام ولیمہ ہے جسمین اغنیا ربلائے جاوین اور مسکین
چہوڑے جاوین رواہ الشیخان وغیرہما امرا ر وسار ولیمہ مین بڑی دہوم دہام کرتے
ہین ناموری کے لئے رنگین کاغذ پر اذن دعوت لکہکر اغنیار و آسودہ لوگون کو بلاتے کہلاتے
ہین مساکین وطلبہ علم کو نہین پوچہتے سو ایسا کہانا بدترین طعام ہوتا ہے دعوت ولیمہ کا قبول
کرنا واجب ہے کہانا شرط نہین بے بلائے جانا ایسا ہے جیسے کوئی چور گیا لیٹرا بن کرکے باہر
نکلا یہہ مضمون حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ابن
عباس کا لفظ یہہ ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طعام سے ان دو
آدمیون کے جو فخر کے لئے کہلاتے ہین انکا کہانا نہ کہاوے رواہ ابو داؤد آجکل بہت
ہوتا ہے کہ ایک شخص نے عمدہ عمدہ کہانے پکواکر کسیکی دعوت کی دوسرے شخص نے سنکر اوس سے
زیادہ عمدہ طعام طیار کرایا سب مین تعریف ہوئی کہ اوسکی یا انکی دعوت بہت بڑہکر ہے پلاؤ
کے لئے چاول دہلی پشاور سے منگائے گئے چاول سے زیادہ دام کرائے مین صرف ہوئے
وعلی ہذا القیاس سو کہانا اس طعام فخر ومباہات کا حرام ہے ؂

بشارت بر عدم شستن دستہا از طعام

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے شیطان حساس لحاس ہے
تم ڈرو اپنی جان پر جو کوئی سو رہا اور اوسکے ہاتہہ مین چکنائی تہی پہر کچہہ آفت اوسکو
پہونچی تو وہ اپنی ہی جان کو ملامت کرے رواہ الترمذی والحاکم ترمذی نے کہا
یہہ حدیث غریب ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے آبو سعید کی حدیث مین صراحت آئی ہے

برص کی یعنی چکنے ہاتھ سو رہنا ہاتھ بعد کہانا کہانے کے نہ دہونا موجب مرض برص کا ہی رواہ الطبرانی باسناد حسن ؁

بشارت بر اختیار عہدۂ قضا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے جو شخص قاضی بنایا قاضی بنایا گیا وہ بے چھری ذبح ہوا رواہ ابوداؤد والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن غریب وابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی قاضی ہونے سے دین برباد ہوجاتا ہے واجبی انصاف نہوسکیگا جب نہوا تو ہلاکت ہے بریدہ کا لفظ مرفوع یون ہے قاضی تین قسم کے ہوتے ہین ایک جنت مین جاویگا دو نار مین جنت والا وہ قاضی ہے جس نے حق پہچانا حق کے موافق حکم دیا دوزخ والے وہ ہین جس نے حق پہچانا مگر ظالمانہ حکم دیا دوسرا وہ ہے جو جاہلانہ حکم دیتا ہے یہہ دونون جہنم مین جاوینگے رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ قاضی کہتے ہین حاکم کو قضا کہتے ہین حکم کو اس لفظ مین سلاطین وامراء سلاطین واہلکاران ریاست جو طرف سے رؤسا کے واسطے فصل خصومات رعایا وغیرہم کے مقرر ہوتے ہین سب کے سب داخل ہین آجکل کوئی بادشاہ رئیس حق شناس نہین ہے اگر اتفاقاً کسی کو کوئی مسئلہ حق معلوم بہی ہوجاتا ہے تو بہی وہ موافق اوسکے حکم نہین کرتا خصوصاً اپنی برادری والون پہ ورنہ سارے حکام جاہل مطلق ہین سارے حکم جہل وجور کے صادر کرتے ہین ان سب کی جگہ بس بالیقین دوزخ ہے کاش یہہ اتنا ہی کرتے کہ اگر خود جاہل ہین تو کسی عالم قرآن وحدیث سے حکم اوس معاملہ کا دریافت کرکے جاری کرتے ضد وحمیت جاہلانہ ترک کردیتے شاید اللہ انپر رحم کرتا یہہ مضمون کہ قاضی وحاکم تین قسم مذکور پہ ہوتے ہین اور بہی کئی حدیثون مین آیا ہے **فائدہ** حدیث عوف بن مالک مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اول امارت کا ملامت ہے ثانی اوسکا ندامت ہے ثالث اوسکا عذا

دن قیامت کے مگر جسنے عدل کیا اور کیونکر عدل کریگا ساتھ اقربا اپنے کے رواہ البزار
والطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح یہا سلئے فرمایا کہ جو اتفاقاً بعض امرا رؤسا عادل
ہوتے ہین تو اونکا عدل غیرون کے حق مین ہوتا ہے مگر اپنے بہائی بند رشتہ دار برادری
والون مین وہ عدل نہین کرتے خواہی نخواہی اونکی رعایت مین انصاف کو چھوڑ دیتے ہین
سو اس ترک عدل پر اونکو عذاب الیم ہوگا ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ امارت کا اول ملامت
ہے اوسط غرامت ہے آخر عذاب قیامت ہے رواہ الطبرانی باسناد حسن ابوامامہ
نے مرفوعاً کہا ہے کہ کوئی آدمی نہین ہے جو والی ہوا ہے دس آدمی یا زیادہ کا مگر آویگا
پاس اللہ کے دن قیامت کو ہاتھ اوسکا گردن سے بندہا ہوگا اب خواہ نیکی اوسکو رہائی
بخشے یا گناہ اوسکو ہلاک کردے شروع امارت کا ملامت ہے بیچ اوسکا پشیمانی ہے انجام اوسکا
رسوائی روز قیامت کی ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے سوا یزید بن مالک کے سب راوی
اسکے ثقہ ہین بشر بن عاصم کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے
جو شخص والی ہوا کسی امر مسلمین کا اوسکو دن قیامت کے لاکر جہنم کے پل پر کہڑا کرینگے اگر محسن
تہا نجات پاویگا اگر مسیئ تہا پل ٹوٹ جاویگا یہہ شخص ستر برس کی راہ تک نیچے اوسکے گرجاویگا
رواہ الطبرانی والیان ملک کے لئے جو ظالم فاسق ہین اس حدیث مین بہت بڑی بشارت
ہے اسلئے کہ عوض چند روز کے ظلم وفسق کے ستر برس کی راہ تک جہنم کی جڑ مین دہستے چلے جاوینگے
دنیا مین بہت جئے تو یہی ساٹھ ستر برس اب اسیقدر مدت تک خندق نار مین چلنا چاہئے پہر
عذاب نار چکھنا ایک دوسرا مزہ ہے ابوذر سے فرمایا مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون مین تیرے
لئے وہی چاہتا ہون جو اپنے لئے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بہی حکمرانی نکر نہ کسی یتیم کے مال کا
والی بن رواہ مسلم وابوداؤد والحاکم وقال صحیح علی شرطہما ابوہریرہ سے کہا تم
لوگ حرص کرتے ہو امارت پر یہہ امارت دن قیامت کے ندامت ہوگی دودہ پلانے والی
اچہی ہوتی ہے دودہ چھوڑانے والی بری لگتی ہے رواہ البخاری والنسائی یعنی آج تو امارت

کا مزہ ملتا ہے کل جب اوسپر عذاب ہوگا تو برا لگیگا عبد الرحمن بن سمرہ سے فرمایا تو امارت
نہ مانگنا اگر بے مانگے ملیگی تو تیری مدد کیجاویگی اگر مانگنے سے ملیگی تو اوسی کے سپرد کر دیا جائیگا
الحدیث رواہ الشیخان ؃

بشارت بر ظلم وجور رعایا وغیرہ

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک ساعت کا جور حکم مین سخت تر زیادہ تر ہے نزدیک
خدا کے ساٹھہ برس کے گناہون سے رواہ الاصبہانی ابو سعید کا یہہ لفظ ہے کہ دشمن
ترین مردم اور بعید ترین خلق نزدیک خدا کے مجلس سے امام جائر ہے رواہ الترمذی
طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ سب سے زیادہ وسخت عذاب مین دن قیامت کو پادشاہ ظالم ہوگا
اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے امام جائر کو دن قیامت کے لائین گے رعیت اوس سے جھگڑا کریگی حجت مین اوسپر
غالب آجاویگی اوس امام سے کہین گے جاؤ ایک پورا گوشہ جہنم کے گوشون مین سے بہرو
رواہ البزار اسکی سند مین نکارت ہے مگر مضمون صحیح ہے طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث
مرفوع مین یہہ بہی آیا ہے کہ امام جائر کی نماز قبول نہین ہوتی اسکو حاکم نے صحیح الاسناد
کہا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ تین شخصون کا کلمہ پڑہنا بہی قبول نہین ہوتا منجملہ اونکے
ایک امام جائر ہے یعنی امیر رئیس ظالم اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے یہہ سختی اس شخص پر شاید
اسلئے ہے کہ ظلم سے حقوق عباد کو ضائع کیا ہے یہہ حقوق نہ نری توبہ کرنے سے معاف
ہوتے ہین نہ خدا انکو بخشتا ہے جبتک کہ صاحب حق درگذر نکرے یا اپنا حق نہ لیلے یہہ ظلم عام
ہے اس سے کہ امیر رعیت پر کرے یا مالک غلام پر یا شوہر جورو پر یا جورو شوہر پر غرضکہ
جسنے جو حق شرعی جس کسی کا ادا نہ کیا صاحب حق کو ستایا تو اوسکی نماز قبول نہین نماز کیسی
سرے سے کلمہ شہادت کا اقرار بہی برباد ہے یہہ بہت بڑی بشارت عمدہ ہے واسطے ظالمونکے

مرد ہون یا عورت حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو حکم مین عدل نہین کرتا اوسپر لعنت ہے
خدا و ملائکہ و سارے لوگون کی رواہ احمد باسناد جید واللفظ لہ وابو یعلی والطبرانی
ابو موسی کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اوسکا نفل و فرض بہی قبول نہین رواہ احمد ورواتہ
ثقات والبزار والطبرانی حدیث ابن ابی اوفی مین آیا ہے کہ اللہ ساتہہ ہے قاضی
کے جب تک کہ جور نہین کیا ہے جب جور کیا تو خدا الگ ہوا شیطان آلگا رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وابن حبان حاکم کا لفظ یہہ ہے کہ اللہ اوس سے بیزار ہوجاتا ہے معقل بن
یسار کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص کسی گروہ کا
میری امت مین سے والی ہوا قلیل ہو یا کثیر پہر اوسنے اونمین عدل نہ کیا تو ڈالیگا اوسکو
اللہ تعالے اوندہے مونہہ آتش دوزخ مین رواہ الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد
یہہ مضمون حدیث صحیحین مین بہی آیا ہے مگر اور لفظ سے جہنم مین ایک جنگل ہے اوسکو ہبہب کہتے
ہین اللہ پر حق ہے کہ ہر جبر کرنے والیکو اوسمین بسائے اسکو طبرانی نے باسناد حسن روایت
کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ورواہ ابو یعلی کلھم عن ابی موسی رضی اللہ عنہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے والی ظالم پہ بد دعا کی ہے عائشہ کہتی ہین میرے گہر
مین یہہ کہا اے اللہ جو کوئی والی ہوا کسی کام کا میری امت مین پہر اوسنے اونپر سختی کی
تو تو سختی کر اوسپر اسکو مسلم و نسائی نے روایت کیا ہے ابو عوانہ کا لفظ یہہ ہے فعلیہ بہلۃ
اللہ یعنی اوسپر خدا کی لعنت ہے ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ جو کوئی والی ہوا کسی
امت کا پہر اونکو مثل اپنی جان کے نگاہ نہ رکہا تو وہ جنت کی خوشبو نہ پاویگا رواہ الطبرانی
معقل بن یسار کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ جو راعی رعیت کا خائن ہے وہ جسدن مریگا
جنت اوسپر حرام ہوگی رواہ الشیخان ابو مریم کا لفظ یہہ ہے کہ جو والی حاجت و فقر و
کاروبار مسلمین سے پردہ مین رہیگا اللہ تعالے دن قیامت کو اوسکی حاجت و فقر سے حجاب
کریگا رواہ ابو داؤد اسکا مطلب یہہ ہے کہ والی ملک حاجتمندونکو اپنے دربار مین

آنے سے نہ روکے سبکی سنے سب کا کام کرے امرا ورؤسا ر ملوک کے دربار مین غالباً سوائے ارکان و وزرار دولت کے کسی کا گذر نہین ہوسکتا کسی کی رسائی نہین ہوتی اہلکار درمیانی طرح طرح کے ظلم کرتے ہین اسلیئے حاکم ہر غریب کی فریاد سنے انصاف کرے ورنہ خدا اوسکے کام سے مونہہ پھیر لیگا اوسکو اپنے روبرو آنے نہ دیگا یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے اسیلئے ولایت عورت کی صحیح نہین ہے کہ وہ ترک پردہ کا نہین کرسکتی ہے والی کو بے پردہ ہونا چاہیئے سو ایسی صورت مین طرف سے عورت کے کوئی امین متدین دربار کرے سب کی سنے تاکہ اوسکو اس گناہ و عذاب سے نجات حاصل ہو حدیث معاویہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی والی اپنا دروازہ مسکین مظلوم حاجتمند سے بند کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ دروازہ اپنی رحمت کا اوسکی حاجت سے جس وقت کہ وہ سخت محتاج طرف اوسکے ہوگا بند کرلیگا رواہ احمد باسناد حسن وابویعلی غرضکہ مناقب و فضائل ظلم وجور و خیانت امرا و رؤسا کے بیحد و بیحساب ہین شاید قیامت مین انسے بڑھکر کوئی بختاور صاحب اقبال نصیب مند نہوگا ✤

بشارت بر مقرر کردن مرد شریر بر رعیت

ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے عامل کیا کسی شخص کو کسی گروہ وجماعت پر اور اوس جماعت مین کوئی اس شخص سے بہتر آدمی موجود ہے تو اوس نے خیانت کی خدا و رسول اور سارے اہل ایمان کی اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے امرا ورؤسا کے غالباً خوان و اہلکار وارکان ایسے ہی ہوتے ہین کیہ دیدہ ودانستہ چالاک رشوت خوار فاسق فاجر لوگون کو عہدے دیتے ہین رعایا مین متدین متقی ذی علم لوگ موجود ہوتے ہین اونکو امور مسلمین و معاملات رعایا پر مقرر نہین کرتے سو یہہ خدا اور رسول وایمان کے چوٹٹے ہین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو جب عامل شام

کیا تو کہا اے یزید شام مین تمہاری قرابت ہے عجب نہین کہ تم اونہین کو امارت و عہدے بخشو مجھکو زیادہ ڈر تم سے اسی بات کا ہے کیونکہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا ہے فرماتے تھے کہ جو کوئی والی ہوا امر مسلمین کا پہر اوسنے اونپر کسی شخص کو بوجہ قرابت کے امیر حاکم بنایا تو اوسپر خدا کی لعنت ہے اللہ نہ اوسکا نفل قبول کرتا ہے نہ فرض یہانتک کہ وہ جہنم مین داخل ہوتا ہے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ہر سلطنت و ریاست مین یہی دستور ہے کہ قرابت والونکا عروج چاہتے ہین انہین کی حکومت پسند کرتے ہین سو قرابت و محبت کے سبب سے کسی ظالم فاسق کو امیر بنانا موجب دخول جہنم کا ہے علاوہ اسکے جب رئیس و امیر کے گہر ہی مین سب عہدے منصب تقسیم ہوئے تو اب انصاف کی کیا امید رہی رعایا جنکے حقوق بیت المال پر واجب ہین وہ سب محروم ہوئے ساری دولت و آمدنی برادری پر صرف ہو گئی اسکے جلدے مین انکے لئے دوزخ طیار کر رکہی گئی ہے فقط آنکہ بند ہونے کی دیر ہے کیونکہ قبر یا تو ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے دوزخ کے گڑہون مین سے ؛

بشارت از بہر رشوت دہندگان و گیرندگان

ابن عمر رضنے کہا لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی و مرتشی پر اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے لعنت ہے خدا کی راشی و مرتشی پر و رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد دوسری روایت یون ہے کہ راشی و مرتشی جہنم مین ہین رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات معروفون ورواہ البزار بلفظہ من حدیث عبد الرحمن بن عوف ثوبان کی حدیث مین ہمراہ لعنت راشی مرتشی کے رائش کو بہی زیادہ کیا ہے رواہ احمد والبزار والطبرانی راشی وہ جو رشوت دے مرتشی وہ جو رشوت لے رائش وہ جو رشوت دلوا وے یہ تینون

ملعون ہین لائق جہنم ہین اُنپر لعنت بہت حدیثون مین آئی ہے اہلکاران ریاست ارکان
دولت جو بے حلق کہاتے ہین نہ مدعی سے چھوڑین نہ مدعی علیہ سے بلکہ نہ گواہان مقدمہ سے
کہان ہین ذرا آئین اس مژدہ فرحت بخش کی خریداری جان ودل سے کرین جو کچہہ کمانا ہے
جلد کما لین ورنہ پہر یہہ سونے کی چڑیا ہاتہہ سے نکل جاویگی ابن مسعود کی روایت مین یون
ہے کہ رشوت لینا حکم دینے مین کفر ہے لوگون مین حرام ہے رواہ الطبرانی باسناد
صحیح موقوفًا یعنی لوگ اسکو فقط حرام سمجہکر کچہہ اس قسم کے لینے دینے کی پرواہ نہین کرتے
مگر درحقیقت یہہ کام کفر کا ہے اسکے پیچہے ایمان کہوبیٹہتے ہین ابو ہریرہ نے کہا لعنت کی
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی ومرتشی پر حکم مین رواہ الترمذی و
حسنہ وابن حبان والحاکم حاکم نے اس روایت مین رائش کو بہی زیادہ کیا ہے جو
دونون کے بیچ مین ساعی ہوکر رشوت دلواتا ہے ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے کہ بیشک لعنت
کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی ومرتشی فی الحکم پر رواہ الطبرانی
باسناد جید ابن عباس مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی والی ہوا اونس آدمی کا پہر اونہین حکم
جاری کیا خواہ اونکی پسند کا یا ناخوشی کا اوسکو مشکین باندہکر لاوینگے اگر عدل کیا ہے
رشوت نہین لی ہے ظلم سے بچا ہے تو ہاتہہ کہولدینگے اور جو حکم خلاف ما انزل اللہ کیا ہے
رشوت لی ہے تو اوسکا بایان ہاتہہ سیدہے ہاتہہ سے جکڑ بند کرینگے پہر جہنم کے اندر پہینکدینگے
پانسو برس تک تہ مین جہنم کی نہ پہونچیگا اسکو حاکم نے روایت کیا ہے سچ تو یہہ ہے کہ ایسی
نوید بہجت جاوید سوائے اقبالمندون کے دوسرے کو نصیب نہین ہوتی عمال ریاست ارکان
سلطنت کہان ہین اونکو یہہ مژدہ مبارک ہو ہمکو نامبارک اللہم آمین ؁

بشارت بر ظلم وبر دعاء مظلوم از برائے ظالم

حدیث ابی ذر مین مرفوعًا آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کہا اے میرے بندو حرام کیا ہے مینے

ظلم اپنی جان پر اور تمپر بھی حرام کیا ہے سو تم ظلم نکرو اسکو ترمذی و ابن ماجہ و مسلم نے
روایت کیا ہے یہہ حدیث قدسی بہت طویل ہے ریاض المرتاض مین اسکی شرح ایک جزو کامل
سے زیادہ مین مفصلاً لکھی گئی ہے علامہ شوکانی رح کی شرح کا نام نثر الجوہر فی شرح حدیث
ابی ذر ہے جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بچو تم ظلم سے بیشک
ظلم اندہیرا ہے دن قیامت کے رواہ مسلم وغیرہ یعنی اوس دن سب لوگ روشنی
مین ہونگے مگر ظالمونکو کوئی چیز نہ سوجہیگی انکے لیے اندہیرا ہوگا یا دوزخ کے اندہیرے طبقے
مین بند کیے جاوینگے اب وہ وقت آیا ہے کہ ظلم کا نام عدل عدل کا نام ظلم رکہا گیا ہے
حکومت کفر و شرک کو نئی روشنی کہتے ہین جو عین ظلمت اور خالص تاریکی ہے ابو ہریرہ کا
لفظ مرفوع یہہ ہے اتّقوا الظلم فان الظلم ہو الظلمات یوم القیامۃ رواہ ابن
حبان والحاکم یہہ لفظ کئی حدیثون مین آیا ہے ہر جگہہ ظلم کو ظلمات ٹہرایا ہے حدیث مرفوع
ابن مسعود سے معلوم ہوا کہ ظالم کی دعا قبول نہین ہوتی نہ اوسکے مانگنے سے پانی برستا
ہے نہ کسیطرحکی مدد ملتی ہے رواہ الطبرانی ابو امامہ کی روایت سے مرفوعاً ثابت
ہوا کہ ظالم کی شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکرینگے رواہ الطبرانی
ورجالہ ثقات کوئی ظلم شرک سے بڑہکر نہین ہے یہہ پیر پرست گور پرست بدعتی جو شفاعت
پر تکیہ کیے ہوئے بیٹھے ہین انکو یہہ مژدہ قبول کرنا فرض ہے کہ یہہ شفاعت سے محروم
رکہے گئے ہین ابو موسیٰ مرفوعاً کہتے ہین کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے
تو پہر نہین چہوڑتا پہر یہہ آیت پڑہی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وھی
ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید رواہ البخاری ومسلم والترمذی ہر ظالم
کی مہلت کا اندازہ خدا ہی کو معلوم ہے کسی قوم ظالم کو صدہا سال کی مہلت دیتا ہے
کسی ظالم کو چند روز کی کسی کو شاید قیامت تک کی مہلت بہی ملتی ہے جو مقتضائے کمال
حکمت الٰہی ہوتا ہے وہی ظہور مین آتا ہے حدیث مرفوع ابن مسعود سے معلوم ہوا کہ

ظالم کی نیکیان مظلوم کو مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جاوینگے رواہ احمد والطبرانی باسناد حسن ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جسکے پاس کوئی مظلمہ کسی برادر مسلمان کا ہوآبرو یا کسی اور چیز کا تو وہ آج یہین اوس سے معاف کرالے پہلے اس سے کہ کوئی دینار و درہم وہان نہوگا بلکہ جو عمل صالح اسکا ہوگا وہ بمقدار ظلم لیکر مظلوم کو دینگے اگر ظالم کے حسنات نہونگے تو اوسکے سیئات ظالم کو دینگے رواہ البخاری والترمذی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے کہا وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہو نہ کچھ متاع فرمایا مفلس میری امت مین وہ ہے جو آویگا دن قیامت کے نماز روزہ زکوۃ لیکر اوسنے کسیکو گالی دی ہے کسیکو تہمت زنا لگائی ہے کسی کا خون کیا ہے کسیکو مار پیٹا ہے سو اونکو اسکے حسنات دئے جاوینگے اگر یہہ حسنات قبل ختم مؤاخذہ کے ہو چکین گے تو اون لوگون کی خطائین لیکر اسپر ڈالینگے پہر اوسکو آگ مین جہونکین گے رواہ مسلم والترمذی ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب معاذ کو طرف یمن کے بہیجا فرمایا بچ بد دعاے مظلوم سے اللہ کے اور اس بد دعا کے بیچ مین کوئی پردہ نہین ہے رواہ الشیخان ومسلم وابوداؤد والنسائی ہ

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از در حق بہر استقبال می آید

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ بد دعاے مظلوم کو بادل کے اوپر اوٹھا لیتا ہے آسمانون کے دروازے اوسکے لئے کہول دیتا ہے فرماتا ہے مجھکو قسم ہے اپنی عزت کی کہ مین مدد کرونگا تیری گو بعد ایک زمانے کے ہو رواہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بچو بد دعاے مظلوم سے یہہ دعا آسمان پر شعلہ کی طرح چڑہ جاتی ہے رواہ الحاکم ہ

آتش سوزان نہ کند با سپند	انچہ کند دود دل دردمند

بلکہ حدیث ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مظلوم کی دعا مقبول ہے اگرچہ فاجر ہی کیون نہو اوسکا فجور اوسکی جان پر ہے رواہ احمد باسناد حسن علی رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے اللہ فرماتا ہے سخت ہوتا ہے غضب میرا اوس شخص پر جسنے ظلم کیا کسی ایسے شخص پر جو سوا میرے کوئی مددگار نہین پاتا رواہ الطبرانی اے اللہ تو جانتا ہے کہ سوا تیرے میرا کوئی مددگار نہین ہے تو ظالمونکو کفایت کریگا الیس اللہ بکاف عبدہ ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالے کہتا ہے مجھکو قسم ہے میری عزت وجلال کی مین بدلا لونگا ظالم سے جلدی یا دیر مین اور بدلا لونگا اوس شخص سے جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اوسکی مدد کرنے پر قادر تھا مگر مدد نہ کی رواہ ابو الشیخ حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے تو مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے کہا مظلوم کی تو مین مدد کرونگا ظالم کی کسطرح مدد کرون فرمایا تو اوسکو روک اور منع کر ظلم سے کہ یہی اوسکی مدد ہے رواہ الشیخان ؁

بشارت بر دخول بر ظالمان

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی آیا دروازے پر سلطان کے وہ فتنے مین پڑا بندہ جتنا سلطان سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے اوتنا ہی اللہ سے دور ہوتا جاتا ہے رواہ احمد باسنادین رواۃ احدھما رواۃ الصحیح اس حدیث مین مقربان سلطنت کو مژدہ بُعد خدا سے دیا گیا ہے فی الواقع جو فتنے ان لوگون مین ہوتے ہین خصوصاً آفات دین خرابی اسلام وہ اونمین نہین ہوتے جو درگاہ سلاطین بارگاہ ملوک سے الگ رہتے ہین یہہ مضمون کہ جو کوئی پاس سلطان کے آیا وہ فتنے مین پڑا حدیث مرفوع ابن عباس مین بھی نزدیک ابوداؤد وترمذی ونسائی کے آیا ہے ترمذی نے

اس حدیث کو حسن کہا ہے اس سے زیادہ تفصیل اس بشارت کی حدیث جابر بن عبد اللہ مین آئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا اللہ تجھکو امارت سفہا سے پناہ مین رکھے انھون نے کہا امارت سفہا کیا ہے فرمایا میرے بعد امیر ہونگے جو میری ہدایت پر نہ چلین گے نہ میری سنت پر رہین گے جس نے انکے جھوٹ کی تصدیق کی انکے ظلم پر مدد دی وہ ہم مین سے نہین ہے نہ ہم اونمین سے ہین یہہ میرے حوض پر نہ آوینگے رواہ احمد و البزار ورواتھما محتج بھم فی الصحیح یہہ مضمون کئی حدیثون مین نزدیک اہل سنن وغیرہ کے آیا ہے اسمین اہلکاران وارکان ریاست کی بد انجامی کا ذکر کیا ہے کہ انکی عاقبت خراب ہوتی ہے نہ حوض پر آنے پاوینگے نہ مسلمانون مین انکا شمار ہوگا اگرچہ ظاہر مین دعوی اسلام کا رکھتے ہین ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کچھہ لوگ میری امت کے قریب ہے کہ دین کے فقیہہ بنین گے قرآن پڑہین گے کہین گے چلو ہم پاس امیرون کے جاوین کچھہ دنیا حاصل کرین دین مین اونسے الگ رہین سو یہہ نہوگا جسطرح کہ کانٹے کے درخت سے کانٹا ہی لیا جاتا ہے اسیطرح امیرون کے قرب سے خطائین ہی حاصل ہوتے ہین اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے سارے راوی ثقہ ہین مراد وہ عالم دنیادار واہل ۔ آ ہین جو دنیا کمانے کو مصاحب مقرب اہلکار ریاست ارکان سلطنت کے بنتے ہین انکو یہہ خیال ہے کہ ہم فقط انکے شریک حال اسی دنیا مین ہین ہمارا دین الگ انکا دین الگ ہے سو یہہ خیر سلا بلکہ گناہ ہین وہ امیر اور یہہ مولوی وپیر دونون یکسان ہین قرآن شریف مین آیا ہے احشروا الذین ظلموا وازواجھم امرا کے یہہ علما ازواج ہین دونون کا حشر ایک ہی ساتہہ ہوگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ جتنے منصب وعہدے پادشاہی کے ہین اونکو غالبًا فقہا نے اختیار کیا تھا محدثین کو خدا نے اس بلا سے اکثر بچایا اور ہمیشہ بچاتا ہے وللہ الحمد

بشارت بر اعانت بجعل وغیرہ

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جسکی سفارش کسی حد مین حدود اللہ سے حائل ہوئی اوس نے
خدا سے ضد باندہی اور جسنے کسی باطل امر مین خصومت کی اور وہ جانتا ہے تو ہمیشہ خدا
کے غصے مین ہے یہانتک کہ باز آوے اور جسنے کہی کوئی بات کسی مومن کے حق مین جو اوسمین
نہین ہے تو اوسکو نچوڑ اہل نار کا پلایا جاویگا رواہ ابوداؤد والطبرانی باسناد
جید نحوہ جب کوئی ذی عزت یا آبرودار چوری زناکاری قتل کرتا ہے تو امیر و حاکم سے
سفارش کرکے یا روپیہ خرچ کرکے اوسکو سزا سے بچاتے ہین یہہ سفارش حرام قطعی ہے خدا
سے برخلافی ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین مثال اوس شخص کی جو مدد اپنی قوم کی کسی ناحق
امر پر کرتا ہے ایسے ہی جیسے ایک اونٹ کوئین مین گر گیا ہو وہ اوسمین سے نکلنے کے لیے
پڑا ہوا اپنی دم ہلاتا ہے رواہ ابوداؤد وابن حبان مضمون ان دونون حدیث کا
اور بہت حدیثون مین باسناد صحیح وحسن آیا ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً یہہ بہی فرمایا
ہے کہ جسنے مدد کی ظالم کی باطل پر کہ کسی حق کو مٹاوے تو اللہ ورسول کا ذمہ اوس سے
بری ہے رواہ الطبرانی والاصفہانی آج جھوٹے گواہ سیکڑون حقوق مٹاتے ہین
مدعیان کاذب غریب لوگون کو لوٹتے ہین ہزارون جھوٹے مقدمے بنتے ہین انسے ذمہ خدا
ورسول کا بری ہے یہہ بشارت انکے لیے بہت بڑی ہے اوس بن شرحبیل نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جو ہمراہ ظالم کے اوسکی مدد کے لیے چلا وہ اسلام سے نکل گیا
رواہ الطبرانی وھو حدیث غریب غریب ایک قسم ہے حدیث صحیح کی ❋

بشارت برارضاے خلق باسخط خالق

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ جسنے ناراض کیا اللہ کو لوگون کے راضی رکھنے کے لیے خفا ہوتا
ہے اوس سے اللہ اور خفا کرا دیتا ہے اوسپر اوس شخص کو جسے اسنے راضی رکہا تہا اللہ کو
ناراض کرکے رواہ الطبرانی باسناد جید قریب جابر بن عبداللہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے

جس نے راضی رکہا سلطان کو اوس امر پر جسکو اللہ پسند نہین کرتا تو یہہ شخص خدا کے دین سے
باہر ہوگیا رواہ الحاکم اسکے راوی ثقہ ہین عائشہ کی حدیث مین مرفوعًا یون آیا ہے
جس نے تعریف چاہی اپنے لوگون سے خدا کا عصیان کرکے تو اوسکا حامد اوسکی مذمت کرنے
لگے گا رواہ البزار امرا اور رؤسا کے دربار و مجالس مین جتنے لوگ آتے جاتے ہین وہ
ہمیشہ انکی مرضی کو خدا کی مرضی پر مقدم رکہتے ہین انکی ہر بات کو سچا اچہا کہتے ہین رات دن
خوشامد مین رہتے ہین یہہ درحقیقت مسلمان نہین ہین جسطرح وہ امرا بہی مسلمان نہین
یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا عبد اللہ بن عصمہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم نے فرمایا ہے جو دوست ہوا لوگون کا بسبب اوس امر کے جسکو وہ دوست رکہتے ہین انکی
خلاف کیا اللہ کا تو جس دن قیامت مین اللہ سے ملیگا اللہ تعالے اوسپر غضبناک ہوگا
رواہ الطبرانی جاہلون مین ہر دل عزیز ہونا بڑی تعریف کی بات ہے حالانکہ عزیز ہر
آدمی کو وہی شخص ہوتا ہے جو اوسکی چاہتی چیز کو چاہے مثلاً جسکو شراب زنا رقص سرود
محبوب ہے یہہ جب اس کام مین اوسکا شریک حال رہیگا تو اوسکو عزیز ہوگا سوا دین فاسق
فاجر کا تو بے شبہہ عزیز دوست یار ہوگیا مگر اللہ کا دشمن ٹہیرا آجکل طریقہ آپس کی محبت کا
یہی ہے کہ ہم افعال محب و محبوب ہو گو دین جاوے یا ہے ایمان نکے یا برباد ہوجاوے
انکے لیے تباہی ایمان کی قہر و غضب خدا کا ایک بڑی دولت ہے ؞

بشارت بر ترک رحم و ایذا رسانی

جریر بن عبد اللہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی رحم
نہین کرتا ہے لوگون پر اللہ اوسپر بہی رحم نہین کرتا اسکو شیخین و ترمذی نے روایت کیا ہے
احمد نے اتنا اور زیادہ کیا کہ جو کوئی کسی کا قصور نہین بخشتا تو اللہ اوسکا قصور بہی نہین
بخشتا یہہ مضمون حدیث ابی سعید مین بہی باسناد صحیح مسند احمد مین آیا ہے بلکہ بروایت مرفوع

ابی موسیٰ یون ہے کہ تم ایماندار نہو گے جب تک کہ رحم نکرو گے صحابہ نے کہا ہم سب رحیم ہین فرمایا
رحم یہہ نہین ہے کہ تم اپنے یار پر رحم کرو بلکہ رحمت عامہ کرو رواہ الطبرانی و رواتہ
رواۃ الصحیح ابن عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خرابی ہے
بجنے والون کی اپنے فعل پر جان بوجھ کر رواہ احمد باسناد جید سب سے زیادہ ضد عورت
کو ہوتی ہے جس بری بات سے اوسکو منع کرو نکرتی ہوگی تو ایسا ضرور ہی ضد سے اوسکو
کریگی اس ضد کا انجام ویل ہے ویل ایک جہنم کا جنگل بہی ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
کہ رحم نہین چہینا جاتا مگر شقی سے رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ وابن حبان
معلوم ہوا کہ بے رحم بدبخت ہوتا ہے معاویہ بن قرہ کی روایت مین آیا ہے ایک آدمی نے کہا
اے رسول خدا مجھکو بکری پر رحم آتا ہے کہ اوسکو حلال کرون فرمایا اگر تو اوسپر رحم کریگا
تو اللہ تجہپر رحم کریگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے معلوم ہوا کہ جانور پر بہی رحم کرنا موجب
رحمت خدا کا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا جانوران ہدی وقربانی کے
کبہی کسی جانور کو حلال نہین کیا نہ شکار کہیلا اگرچہ منع نہین ہے اللہ تعالے ہمکو بہی توفیق
اتباع رحمۃ للعالمین مرحمت فرماے اللہم آمین احادیث صحیحہ مین قتل عصفور سے نہی کی ہے
ایک قصائی بکری گہسیٹے لیے جاتا تہا فرمایا آہستہ لیجا طیر و دجاجہ کے نشانہ بنانے سے منع
کیا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع نزدیک شیخین کے یہہ ہے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اوس شخص پر جو کسی شے جاندار کو نشانہ بناوے دوسری روایت مین ہے
کہ ایک عورت داخل جہنم ہوئی اوسنے بلی کو باندہ رکہا تہا نہ کہلایا نہ چہوڑا کہ وہ حشرات الارض
کو کہاتی رواہ احمد یہہ قصہ کئی طرح پر اسیطرح سے آیا ہے اسکے مقابل مین ایک دوسرا
قصہ یہہ ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی
نے پیاسے کتے کو کوئین سے پانی موزے مین بہر کر پلایا تہا اللہ نے اوسکا شکر مانا و داخل
جنت کردیا رواہ ابن حبان ومالک ومسلم وابو داؤد **فائدہ** حدیث ابن عباس

مین آیا ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحریش سے درمیان بہائم کے
رواہ ابوداؤد والترمذی مرغون کا لڑانا بکرون مینڈہون کا لڑانا حرام ہے اسی
طرح باقی جانورون کا **فائدہ** عمار بن یاسر نے مرفوعاً کہا ہے جسنے مارا اپنی مملوک
کو اوس سے قصاص لیا جاویگا دن قیامت کے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات
ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے تہمت لگائی اپنی مملوک کو اوسپر دن قیامت کے حد جاری
کیجاویگی مگر یہہ کہ سچا ہو اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے حدیث
ابی بکر صدیق مین مرفوعاً وارد ہوا ہے کہ بدخلق آدمی جنت مین نہ جاویگا رواہ احمد
وابن ماجۃ والترمذی مراد بدخلقی ہے ساتھہ ممالیک کے **فائدہ** ابن عباس
کہتے ہین گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حمار پر دیکہا کہ اوسکے مونہہ پر
داغ دیا ہے فرمایا لعنت کرے اللہ اوسپر جسنے اسکو داغا رواہ مسلم دوسری روایت مین
یہہ ہے کہ نہی فرمائی ہے مارنے سے مونہہ پہ داغ دینے سے مونہہ پہ اسکو طبرانی نے باسناد
جید روایت کیا ہے یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے جس سے نہی آئی وہ شے حرام
ہوتی ہے ؎

بشارت بر شہادت زور

حدیث مرفوع ابی بکرہ مین جہوٹی گواہی کو اکبر کبائر کہا ہے شرک کے برابر کہا ہے یہی حکم ہر
جہوٹی بات کا فرمایا ہے رواہ الشیخان والترمذی خریم بن فاتک کا لفظ مرفوعاً یہہ
ہے کہ برابر کی گئی ہے جہوٹی گواہی شرک سے تین بار فرما کر یہہ آیت پڑہی فاجتنبوا
الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ رواہ
ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہوٹ بولنا شرک
باللہ کرنا جہوٹی گواہی دینا برابر ہے اس زمانۂ آخر مین کہ ہجوم وش قیامت ہے سچ بولنا

عیب ٹہیر گیا ہے سچا آدمی بیوقوف سمجہا جاتا ہے کم رزق ہوتا ہے جہوٹ بولنا ہنر ٹہیرا
ہے اکثر کمائی اسی طرح پر ہوتی ہے سوان جہوٹون کو یہہ بشارت مبارک ہو کہ یہہ حکم
مشرکین مین ہین شرک سے غرض مشرک کی کوئی نفع عاجل یا آجل ہوتا ہے اسیطرح کاذب
جہوٹ بولکر کوئی منفعت دنیا حاصل کرتا ہے اسکا معبود درحقیقت وہی شخص ہے جسکے
سامنے اسنے جہوٹ بولکر کچہہ حاصل کیا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جس نے گواہی دی کسی مسلمان پر جسکا وہ اہل نہین ہے
تو بنا رکہی اپنی جگہہ دوزخ مین رواہ احمد ورواتہ ثقات اس سے زیادہ اور کیا
رتبہ جہوٹی گواہی کا ہوگا کہ شاہد جہنمی ٹہیر جاتا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے نہ جنبش
کرینگے پاؤن جہوٹے گواہ کے یہانتک کہ واجب کریگا اللہ اوسکے لئے آتش جہنم کو رواہ
ابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعاً آیا ہے کہ سچی گواہی
کا چہپانا بہی ایسا ہی ہے جیسے جہوٹی گواہی کا دینا رواہ الطبرانی ؛

بشارت بر ترک امر معروف نہی عن المنکر

حدیث مرفوع ابی سعید سے معلوم ہوا کہ جو شخص امر منکر کو دل سے ہی برا جانے وہ اضعف الایمان
ہے رواہ مسلم والترمذی وابن ماجۃ طارق بن شہاب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ کلمہ
حق سامنے سلطان کے کہنا افضل جہاد ہے رواہ النسائی باسناد صحیح یہی مضمون حدیث
ابی امامۃ مین مرفوعاً نزدیک ابن ماجہ کے باسناد صحیح آیا ہے حذیفہ کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے خدا کی تم حکم کرو معروف کا منع کرو منکر سے ورنہ
نزدیک ہے کہ بہیجیگا اللہ تمپر عذاب اپنی طرف سے پہر اگر تم دعا بہی کروگے تو قبول نہوگی
رواہ الترمذی وحسنہ علماء حق کا تالیف کرنا مسائل حقہ کا بیان کرنا وعظ وتدریس
مین مشغول رہنا امر معروف نہی عن المنکر ہے یہہ کام اہل علم کا ہے امرا ورؤسا رہے گا رہا

منکر کا ہاتھ سے فرض ہے جس جگہہ جس گھر جس شہر مین رسوم محرمہ بدعات مفسدہ دیکھین سنین
فی الفور اوسکو برباد کر دین ورنہ پہر اسلام کا دعوی نکرین عوام مسلمین کا یہہ کام ہے کہ
بسبب عجز وکمزوری کے دل سے اوس کام کو برا سمجھین مگر اس زمانۂ آخر مین سارے
معروف منکر ہوگئے ہین ایسے مجہول ومردود ٹھیرے ہین کہ کیا مقدور کہ کوئی اوسطرف
کسیکو بلا سکے ابھی ایسی بلا سر پر آتی ہے کہ جان ومال وآبرو کا بچانا مشکل پڑجاتا ہے
سارے منکر معروف ہوگئے ہین سارا جہان اوسمین مبتلا ہے ع ہر کفر کہ کہنہ شد مسلمانی شد
جب کہ حرمین شریفین زادہما شرفہما مین صدہا سال سے طریقہ امر ونہی کا مسدود ہے جہان
بہرکے منکرات مخفی یا ظاہر طور پر وہان ہوتے ہین تو پہر دوسرے کسی شہر گاؤن کا کیا گلہ شکوہ
کیا جاوے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی جاہل بیوقوف لوگ مکے مدینے کی چال ڈہال
دیکہکر وہان کا حال قال منکر سند پکڑتے ہین زیادہ تر گمراہی مین پہنستے ہین یہہ نہین جانتے
کہ حجت شرعی فقط قرآن وحدیث ہے نہ مکہ نہ مدینہ نہ لکھنؤ نہ اجمیر اعوذ باللہ ان
اکون من الجاہلین جریر بن عبد اللہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص کسی ایسی قوم
مین ہے کہ وہ قوم گناہ کرتی ہے اور یہہ باوجود قدرت کے اوس گناہ کو نہین مٹاتا
تو اللہ مرنے سے پہلے اون سب پر عذاب ڈالیگا رواہ ابو داؤد ترک امر بمعروف نہی
عن المنکر پر متعدد حدیثون مین وعدہ عذاب الٰہی کا آیا ہے زنا سے وبا کا آنا زکوۃ
نہ دینے سے قحط کا پڑنا شراب خواری سے کبھی سور بندر بن جانا سود خواری سے زوال ایمان کا
جاتا رہنا یہہ سب داخل عذاب ہے بنی اسرائیل کے علمار نے جب نصیحت چھوڑ دی خدا نے
اونپر اور بنی اسرائیل پر لعنت کی پہر طرح طرح کی بلا نازل فرمائی یہہ مضمون کئی حدیثون مین
آیا ہے حدیث عرس بن عمیرہ کندی مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے جب زمین مین گناہ کیا جاتا ہے جو شخص وہان حاضر وموجود ہوتا ہے مگر اوس گناہ
کو مکروہ جانتا ہے یا اوسپر انکار کرتا ہے تو وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ جو وہان سے غائب ہے

حاضر تہا اور جو آدمی وہان موجود نہین ہے مگر اوس گناہ سے راضی ہے وہ اوس شخص کیطرح پر ہے جو کہ وہان حاضر تہا رواہ ابو داؤد یہہ بہی ایک بہت بڑی بشارت ہے واسطے اوس شخص کے جسکا جی کسی محفل خلاف شرع یا مجلس فسق مین لگا ہوا ہے اگرچہ وہان موجود نہین ہے مگر گناہ کا پورا حصہ اسکو بہی ملتا ہے اوس غریب مسلمان کی محرومی دیکہو کہ جو اتفاقا کسی ایسے جلسے مین پہس گیا ہے مگر مجبور مقہور ہے کہ اوسکو باوجود حضور کے بہی خاک حصہ ان معاصی کا ملیگا اللھم ارزقنا۔

بشارت بر مخالفت فعل با قول

حدیث اسامہ بن زید مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دن قیامت مین ایک آدمی کو لاکر دوزخ مین ڈالین گے اوسکے پیٹ کی آنتین باہر نکلی ہونگی وہ جسطرح گدہا چکی کو لیکر پہرتا ہے اوسطرح یہہ اون آنتون سمیت چکر کہاویگا اوسکے پاس سارے جہنمی جمع ہونگے کہین گے اے فلان کیا تم ہمکو امر بمعروف نہی عن المنکر نہین کرتے تہے وہ کہیگا ہان کرتا تہا مگر خود عمل نکرتا تہا اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے اسمین انجام تارک عمل کا ذکر فرمایا ہے البتہ مدت ہوئی کہ سرے ہی سے دروازہ امر و نہی کا بند ہو گیا ہے ع نکسے میرود آنجا نکسے می آید۔ حدیث انس مین خطباء بے عمل کے لئے یہہ سزا آئی ہے کہ اونکے ہونٹ مقراض نار سے کاٹے جاوینگے رواہ ابن ابی الدنیا دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ آدمی مومن نہین ہوتا جب تک کہ دل اوسکا موافق زبان کے نہو یا زبان دل کی طرح نہو قول اوسکا خلاف عمل کے نہو ہمسایہ اوسکی ایذا دہی سے امن مین نہوں رواہ الاصبہانی اسکی سند مین نظر ہے۔

بشارت بر ہتک ستر و تتبع عورات

حدیث ابی برزۃ اسلمی مین مرفوعاً آیا ہے کہ اے گروہ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین زبان سے اور نہین داخل ہوا ایمان اونکے دل مین مت غیبت کرو تم مسلمانون کی اور نہ لگو تم پیچھے اونکی عیب جوئی کے جو کوئی تلاش کریگا عیب مسلمانون کے تلاش کریگا اللہ عیب اوسکے اور جسکا عیب اللہ نے تلاش کیا تو رسوا کریگا اوسکو گہر مین اوسکے رواہ ابوداؤد وابویعلی باسناد حسن من حدیث البراء معاویہ کا لفظ یہہ ہے تو اگر ڈہونڈے گا عیوب مسلمانون کے تو بگاڑ دیگا تو انکو یا قریب بگاڑ دینے کے کردیگا اسکو ابوداؤد وابن حبان نے روایت کیا ہے ابی امامہ مرفوعاً کہتے ہین امیر نے جب شک کیا لوگون مین تو بگاڑ دیا اونکو رواہ ابوداؤد عیب جوئی کرنا کسی مسلمان کی حرام ہے بلکہ جہانتک ہوسکے عیب پوشی کرے مثل ہے کہ عیب مردم نمودن عیب بمردم نمودن ست قرآن شریف مین فرمایا ہے واذا مروا باللغو مروا کراما

اگر من ناجوان مردم بکردار	تو بر من چون جوان مردان گزر کن

لکن اسوقت مین یہہ قانون جاری ہے کہ ہنر کو چہپاتے ہین عیب کو دیکھتے ہین غیبت عبادت ٹہیر گئی ہے آبروریزی ہنر ہے خصوصاً ہاتہہ سے اخبار نویسون کے تو کوئی بشر بہی نہین بچا بلا سے جو عیب کسی مین ہے اوسکو ظاہر کرتے غضب تو یہہ ہے کہ افترا و استہزا و تبرا بلاوجہ کرتے ہین نہ کوئی واسطہ ہے نہ کوئی علاقہ نہ ملاقات ظاہری نہ کوئی معاملہ صوری غائبانہ زبان قلم و قلم زبان کو حق مین ہر مسلمان کے مطلق العنان کر رکہا ہے انا للہ جو کام رافضہ نے کیا تہا اب یکہ نام کے سنی مسلمان بہی کرنے لگے ہین

بشارت بر موافقت حدود و انتہاک محارم

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ غیرت کرتا ہے اور اللہ کی غیرت یہہ ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے یعنی جب کوئی مرد

عورت زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے یا چوری کرتا ہے یا اور کوئی حرام کاری کرتا ہے تو اللہ
پاک کو نہایت غیرت آتی ہے گو اس بے غیرت کو کچھہ شرم وحیا نہ آوے ثوبان کہتے ہین کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین جانتا ہون کچھہ قومون کو اپنی امت مین سے
جو آوینگی دن قیامت کے اعمال لیکر جیسے پہاڑ تہامہ کے اللہ اون اعمال کو برباد کرے گا
ثوبان نے کہا اونکا حال فرمائیے کہین ہم اونمین سے نہون فرمایا وہ تمہارے بہائی ہین تمہاری
گوشت پوست ہین راتون کو تمہاری طرح شب بیدار عابد رہتے ہین لکن جب تخلیہ مین
اللہ کے محارم کو پاتے ہین تو اون محارم کا انتہاک کرتے ہین رواہ ابن ماجۃ ورواتہ
ثقات یعنی سب کچھہ اعمال نیک کرتے ہین مگر خلوت مین بیٹھہ کر مرتکب گناہ کبیرہ کے ہوتے ہین
جسطرح کوئی نماز پڑہے روزہ رکہے مگر پوشیدہ زنا بہی کرے شراب پیئے ۵

چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند		واعظان کین جلوہ بر محراب ومنبر میکنند

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مہر لگا نیوالا پایہ عرش سے لٹکا ہوا ہے جب کوئی حرمت ہتاک
کیجاتی ہے معاصی عمل مین آتے ہین اللہ پر جرأت ہوتی ہے تو اللہ اوس طابع کو بہیجتا ہے
وہ اس شخص کے دلپر مہر لگا دیتا ہے پہر یہہ کچھہ نہین سمجہتا رواہ البزار والبیہقی واللفظ لہ
گناہ کبیرہ کرتے کرتے دلپر مہر لگ جاتی ہے پہر کتنا ہی کوئی سمجہاوے اثر نہین ہوتا عقل جاتی
رہتی ہے فساق فجار جنکو کبہی خدا کا ڈر نہین آتا سب مہر زدہ ہین یہہ بشارت انکے لئے
ایک بڑی نوید بہجت جاوید ہے ۵

بشارت بر مداہنت در اقامت حدود

[illegible]امت کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم قائم کرو
[illegible] قریب وبعید مین تمکو ملامت کسی ملامت گر کی دین خدا مین نہ روکے رواہ ابن ماجۃ
[illegible] ثقات قریب سے مراد رشتہ دار بہائی بند برادری والے ہین بعید سے غیر لوگ

جسنے غیر پر حد جاری کی یگانہ کی رعایت کی وہ مسلمان نہیں ہے اللہ کے حکم میں سب برابر
ہیں اپنا ہو یا پرایا حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ مخزومیہ قرشیہ نے چوری کی تہی اسامہ نے
سفارش کی رسول خدا نے فرمایا کیا تو حدود خدا میں سفارش کرتا ہے تم سے اگلے لوگ اسیطرح
توٹ گئے کہ جب کسی شریف نے اونمین سے چوری کی اوسکو چھوڑ دیا جب کسی ضعیف نے چوری
کی اوسپر حد قائم کی خدا کی قسم ہے کہ اگر فاطمہ دختر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوری کرتے
تو میں اوسکا ہاتہہ بہی کاٹ ڈالوں اسکو شیخین وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ نے
روایت کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنی قوم کی عورت کا ہاتہہ کاٹ ڈالا
اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق میں یہہ کچہہ ارشاد کیا اسامہ کو سفارش کرنے پر ڈانٹا اگلی امتون
کی ہلاکت ترک حدود پر بیان فرمائی اب وہ کون امیر رئیس ہے جسکو یہہ بات جائز ہوسکتی ہے
کہ وہ اپنی برادری وقوم پر حد جاری نکرے آنکہہ سے دیکہے یا کان سے سنے کہ اوسکے گہر مین
زنا ہوتا ہے یا برادری مین پہر وہ خاموش رہے کچہہ سزا جزا نہ دے اسکا وبال تنہا اوس
زانی زانیہ پر ہی نہین پڑتا ہے بلکہ اس امیر کو بہی پورا حصہ اوس گناہ کا ملتا ہے اسکی آخرت
دوسرون کی دنیا کے لئے بالکل برباد ہوجاتی ہے اس خاطرداری عزیزداری کا مزا آنکہہ بند
ہوتے ہی ملیگا امیر رئیس نے اگر زنا نہ کیا یا شراب نہ پی تو کیا ہوا ہزارون کو تو زنا شراب
پر قائم رکہا نہ منع کیا نہ حد جاری کی آخر یہہ گناہ بے لذت اسیکے گلے بندہیگا نہ کسی دوسرے
کے گلے احمق لوگ یہہ سمجہتے ہین کہ جو شخص گناہ کرتا ہے وہی گنہگار ہوتا ہے نہین کیا حالانکہ
جب کسی مسلمان کو قدرت تغییر منکر کی حاصل ہوتی ہے اور وہ اوسکو نہین دور کرتا تو وہ
دونون اوس گناہ مین برابر ٹہیرتے ہین علمار کا کام زبان سے کہدینا ہے عوام
دل سے ناپسند رکہنا ہے امرا ورؤسار کا کام ہاتہہ سے مٹانا ہے سو یہ
درکنار دل سے بہی تو برا نہین جانتے بلکہ جو کوئی اونکی برادری کا ایسا ہاتہہ وزبان
برا مانتے ہین یہہ اسلام ہے یا ترک اسلام جب یہہ لوگ ہی باوجود (اگر سے تو اولیٰ)
کے تغییر ازالہ

منکر نکرین تو بیچارے علماء و غرباء کیا کر سکتے ہین دنیا مین جسقدر منکرات جاری ہین جتنے
اسباب فسق و فجور کے موجود ہین امراء کی چشم پوشی علماء کی مداہنت غرباء کی عاجزی کے سبب سے
ہین لا حول ولا قوۃ الا باللہ ٭

بشارت بر شرب شراب خواران

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین زنا کرتا زانی اور وہ مومن ہے وقت زنا کے
نہین چوری کرتا چور اور وہ وقت چوری کے مومن ہے نہین شراب پیتا پینے والا اور
وہ وقت شرب خمر کے مومن ہے رواہ الخمسۃ الا ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ وقت زنا
و چوری و شرابخواری کے ایمان قائم نہین رہتا ہے لیکن بعد اسکے توبہ ہو سکتی ہے اگر توبہ
نہ کی تو ایمان باقی نہ رہا ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ لعنت کی اللہ نے شراب پر شراب پینے
والے پر پلانے والے پر خریدار پر بیچنے والے پر نچوڑنے والے پر نچڑوانے والے پر اوٹھا کر
لیجانے والے پر اور اوسپر جسکے پاس اوٹھا کر لیجاوین رواہ ابو داؤد واللفظ لہ
ابن ماجہ نے اتنا اور [illegible] ہے اور اوسپر جو اوسکی قیمت کہاوے یہہ سب دس ہوئے
ان دسون کا ذکر بلفظ لعنت حدیث [illegible] انس مین بھی نزدیک ابن ماجہ و ترمذی
کے آیا ہے ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہے [illegible] ہین
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع [illegible] سب [illegible]
[illegible] یہہ ہے کہ حرام کیا اللہ نے خمر کو اور اوسکی قیمت کو حرام کیا مردار
کو اور اوسکی قیمت کو حرام کیا سور کو اور اوسکی قیمت کو رواہ ابو داؤد وغیرہ
معلوم ہوا کہ شراب مانند مردار و خوک کے ہے تینون کا ایک ہی حکم ہے جو شخص شراب پیئے
اوسکو چاہیئے کہ خوک و مردار کو بھی کہاوے حدیث مغیرہ بن شعبہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ
[illegible] شراب بیچے چاہیئے کہ وہ سور کو بھی حلال سمجھ لے رواہ ابو داؤد خطابی نے کہا
[illegible] حرمت و گناہ مین دونون برابر ہین پھر کیا سبب ہے کہ سور کو تو نہین کہاتا ہے قیمت خمر

کو حلال سمجھتا ہے شراب پیتا ہے انتہٰی ابن عباس کی حدیث مرفوع مین ہے خمر و عاصر
و معتصر و شارب خمر و محمول الیہ و بائع و مبتاع و ساقی و مستقی خمر پر لعنت آئی ہے اسکو
احمد نے باسناد صحیح و ابن حبان نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
یہہ سب نو عدد ہوئے شراب کیا ہے ایک بڑی عمدہ چیز ہے کہ تنہا میخوار ہی ملعون نہین
ہوتا ہے بلکہ اور آٹھہ کو اپنے ساتھہ ڈبوتا ہے اس سے زیادہ یہہ منقبت ہے کہ حدیث
ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک قوم اس امت کی رات دن طعام و شراب و لہو و لعب مین
گزرانے گی صبح کو مسخ ہوکر بندر سور بنجاویگی انمین خسف و قذف بہی ہوگا لوگ کہینگے
آجکی رات بنی فلان و فلان کا گہر خسف ہوگیا زمین کے اندر دہس گیا انپر آسمان سے
پتہر برسینگے جسطرح قوم لوط پر برستے تہے کچہہ قبائل و گہر تباہ ہوجاوینگے ریح عقیم چلیگی
[illegible] ی قوم عاد کی طرح بعض قبائل و دیار کو برباد کریگی یہہ اسلئے کہ انہون نے شراب
پی پہنا گانے والیان جمع کین سود کہایا قطع رحم کیا رواہ احمد و ابن ابی الدنیا
و بیہقی معلوم ہوا کہ سب گناہون مین عمدہ یہی شرابخواری ہے جسکی سزا [illegible] و مسخ و
خسف و قذف و ریح عقیم قرار پائی یہہ عذاب مطابق اس حدیث کے بعض اقوام اسلام پر آچکا
دکہلا دیتا ہے مگر لوگ یاد نہین رکہتے
پہر قائم [illegible] اللہ تعالیٰ واسطے عبرت کے ایسا معاملہ انکو [illegible] عذاب ہوا وہ آخرت مین تو ضرور ملعون
ہے گلے احمق لوگ یہہ سمجھتے ہین کہ جو شخص گناہ کرتا ہے وہی گنہگار ہے حدیث ایک بڑی
[illegible] کام مین مشغول ہوجاتے ہین [illegible] مرتے دم تک موجود ہین [illegible]
ہوکر بندر سور بنجاوینگے گو آج آدمی کی شکل مین ہین اس سے بڑہکر یہہ مژدہ ہے
تہنیت ہے واسطے شرابخوارونکے دنیا و آخرت دونون مین
کہ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے زنا
کیا یا شراب پی اللہ نے اوس سے ایمان چہین لیا جسطرح آدمی اپنا کرتہ بدن سے اوتار لیتا
ہے رواہ الحاکم جب کرتہ ایمان کا اوتر گیا تو اب ننگے بے ایمان ہوکر رہینگے یہہ بہی معلوم
ہوا کہ زنا و شراب کا غالباً ساتھہ ہوتا ہے شرابی زنا سے زانی شراب پینے سے بچ نہین سکتا

شراب کسی خاص چیز کا نام نہین ہے جو چیز نشہ کرے وہی خمر ہے حدیث ابن عمر مین آیا ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مسکر خمر ہے ہر نشے والی چیز حرام ہے
رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی ایک روایت مین یہ لفظ آیا ہی
جسنے یہان شراب پی وہ وہان نہ پیے گا گو جنت مین کیون نجاوے مسلم کا لفظ اس روایت
مین یہ ہے کہ جسنے یہان شراب سے توبہ نکی وہ آخرت مین محروم رہیگا بغوی نے شرح السنہ
مین لکھا ہے کہ مراد اس محرومی سے یہ ہے کہ وہ داخل بہشت نہوگا اس سے زیادہ صراحت
حدیث ابی موسیٰ مین آئی ہے کہ تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک مدمن خمر یعنی جو شخص
ہمیشہ شراب پیتا ہے دوسرے قاطع رحم تیسرے تصدیق کرنیوالا جادو کا جو کوئی شراب پیتے پیتے
مرجاویگا اللہ اوسکو نہر غوطہ سے پلاویگا پوچھا یہ کون نہر ہے فرمایا ایک چشمہ ہے جو زناکار
عورتون کی شرمگاہون سے بہتا ہے انکے سترکی بدبو دوزخ والونکو بہی ستاویگی رواہ
احمد وابویعلی وابن حبان والحاکم وصححہ دوسری روایت ابو ہریرہ مین یون
ہوا ہے چار شخص ہین اللہ پر حق ہے کہ اونکو بہشت مین داخل نکرے اور نہ بہشت کا کہانا
مزا اونکو چکہاوے ایک [illegible] دوسرا سودخوار تیسرا کہانے والا مال یتیم کا ناحق چوتھا
نافرمان ماں باپ کا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد مگر اسکی سند مین ابراہیم [illegible]
کو متروک کہا ہے سب سے زیادہ فضیلت شراب [illegible]
[illegible] یہ ہے کہ ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ
وائم الخمر جب مرتا ہے تو اللہ [illegible] سے اسطرح ملتا ہے جیسے بت پرست ملا اسکو احمد نے روایت
کیا ہے اسکے رجال مثل رجال صحیح کے ہین ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ جو ملا خدا سے اور
وہ مدمن خمر تہا تو ایسا ملا جیسے عابد وثن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے تہے مین کچھ پروا نہین
کرتا اس بات مین کہ شراب پیون یا اس کھم کو پوجون اللہ کو چھوڑ کر یعنی غیر اللہ کا پوجنا
شراب کا پینا دونون یکسان ہین مین کہتا ہون کہ قید دوام کی اسلیے ہے کہ یہ حکم
اس شخص کا ہے جسنے شراب سے توبہ نہین کی ہے ورنہ تائب کے لئے امید مغفرت باقی ہی

ہان یہہ سچ ہے کہ جنکو مزہ میخواری کا پڑگیا ہے یا زناکاری کا شوق ہے اکثر وہ توبہ نہین
کرتے مرتے دم تک اسی دہندے مین رہکر ناگہان مرجاتے ہین سیدہے درجۂ اسفل السافلین
مین جا پہونچتے ہین حدیث ابن عمر مین مرفوعاً یہہ صراحت آئی ہے کہ تین شخص ہین جنپر خدا نے
جنت کو حرام کردیا ہے ایک مدمن خمر دوسرا عاق تیسرا دیوث جو خبث کو اپنے اہل مین مقرر
رکہتا ہے رواہ احمد واللفظ لہ والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد
بہلا اس سے زیادہ اور کیا خوشخبری ہوگی کہ تہوڑی سی زندگی شرابخواری زناکاری
مین گزرا نکر جنت کو اپنے اوپر حرام کرلیا دنیا ہی کو جنت سمجھ لیا ہان دنیا کافرون کی
جنت ہے مسلمانون کے لیے جیلخانہ قید خانہ ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کی ہوا پانسو برس کی راہ سے آتی ہے مگر احسان رکہنے والا
اپنے عمل کا عاق و مدمن خمر اس ہوا کو نہ پاویگا رواہ الطبرانی یعنی جنت مین جانیکا تو
کیا ذکر ہے جنت کی ہوا بہی دور سے نہ لگیگی شارب و ساقی کہان ہین آئین اس نوید جنت
جاوید کو بہ نرخ جان خرید کرین ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً شراب کو کنجی ہر شر کی ٹہرایا
ہے رواہ الحاکم وصححہ حذیفہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ خمر جمع کرتی ہے گناہونکی
رتین جال ہین شیطان کی حب دنیا سر ہے ہر خطا کا اسکو رزین نے روایت کیا ہے
خمر جو دوسری حدیث ابن عمر سے مرفوعاً ہے ایک بار کے پینے سے چالیس رات
کی نماز قبول نہین ہوتی اگر اس چلّے مین مرگیا موت جاہلیت
باسناد صحیح وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم حدیث عثمان بن عفان مین اسکا نام
ام الخبائث آیا ہے رواہ ابن حبان والبیہقی ہاروت ماروت شراب ہی پیکر حرام
کر بیٹہے عذاب مین گرفتار ہوئے رواہ احمد عن ابن عمر صحابہ شراب پینے کو برابر شرک
کرنے کے سمجھتے تہے رواہ الطبرانی عن ابن عباس حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے اللہ
کا عہد ہے کہ جو شخص کوئی مسکر پیئے گا اوسکو طینۃ الخبال سے پلاویگا پوچہا وہ کیا چیز ہے

فرمایا اہل دوزخ کا پسینا ہے یا نچوڑ رواہ مسلم والنسائی یہہ بدلا شراب دنیا کا بہت اچھا ملا اسکی قدر اہل شرب پہ واجب ہے نعم البدل اسکو کہتے ہین دوسری روایت جابر مرفوعاً اس لفظ سے آئی ہے کہ تین آدمی ہین جنکی نماز قبول نہین نہ کوئی اونکی نیکی آسمان پہ چڑہے منجملہ اونکے ایک وہ عورت ہے جس سے شوہر اوسکا ناراض ہے جب تک کہ راضی ہو دوسرا نشہ باز ہے جب تک کہ ہوش درست ہون ؎

زباده هیچ است اگر نیست این نه بس که ترا ‖ دمی ز وسوسهٔ عقل بیخبر دارد

ابو مالک اشعری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شراب پیین گے کچھہ لوگ میری امت کے نام رکھین گے اوسکا کچھہ اور ہی انکے سر پہ باجے بجائے جاوینگے گانیوالیان گاوینگی اللہ انکو زمین مین دہسا دیویگا بندر سور بنا دیگا رواہ ابن ماجہ وابن حبان آجکل وہ کون امیر رئیس آسودہ ہے جسکے سر پہ مزامیر کی دہوم نہین ہے گیت گانا ناچنا نہین ہے یہہ سب مستحق خسف ومسخ کے ہین گو دنیا مین نہو مگر قبر وآخرت مین کیا کرینگے عمران بن حصین کہتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت مین خسف ومسخ وقذف ہوگا تو ایک مسلمان نے پوچھا کہ یہہ کب ہوگا فرمایا جب گانا بجانا شراب پینا ظاہر ہوگا رواہ الطبرانی واستغربہ اب یہہ کام ہر جگہہ موجود ہین امید ہے کہ اسکا اثر بہی جلد ظاہر ہو معاویہ کی حدیث مین بیان کیا آیا ہے کہ چوتہی بار مین شرابی کو قتل کرڈالو رواہ الترمذی یہی مضمون نزدیک ابو داؤد کے بہی موجود ہے ابن حبان نے بہی مانند اوسکے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ بہی نزدیک نسائی وابن ماجہ کی اسیطرح ہے کہ چوتہی بار مین اوسکی گردن مارو یعنی وہ لائق قتل ہو چکا ہے اب اگر قتل نہ کیا تو نہ سہی لیکن گناہ تو برابر قتل کے ثابت ہو گیا بلکہ لفظ ابن عمرو کا یہہ ہے کہ اگر شراب پیکر مر گیا ہے تو کافر مرا رواہ النسائی شراب کا پینا کیا ہوا گویا ارتداد ٹہیرا دوسری روایت یون ہے کہ اگر مر گیا تو جہنم مین گیا رواہ ابن حبان انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چہوڑا دنیا

کو اور وہ نشے مین تہا داخل ہوگا قبر مین مست اوٹھیگا قبر سے مست اوسکو حکم ہوگا نارکا اوسی
حالت نشے مین جہنم مین ایک نہر ہے اوس سے پیپ و لہو بہتا ہے سو جبتک آسمان و زمین مین
تب تک ہی اوسکا کہانا پینا ہے رواہ الاصفہانی منذری نے کہا مجہکو گمان ہے کہ اسکو
ابو یعلی نے بہی روایت کیا ہے حدیث انس مین آیا ہے کہ جب میری امت پانچ چیزون کو کرنے لگیگی
تب اسپر تباہی آویگی ایک ظاہر ہونا لعنت کا دوسرے شراب پینا تیسرے ریشمی کپڑا پہننا چوتہے
گانیوالیان جمع کرنا پانچوین مردون کا مردون پر عورتون کا عورتون پر اکتفا کرنا یعنی مرد
اغلام کرین عورتین چپٹی کہیلین رواہ البیہقی اس زمانۂ پرآشوب مین یہہ سب کام کہلم کہلا
ظاہر ظہور ہوتے ہین یہانتک کہ بعض گہرون مین یہہ سب کام یکجا مجموع پائے جاتے ہین گویا
پانچون انگلیان انکی گہی مین ہین **فائدہ** حرمت شراب مین بے گنتی حدیثین آئی ہین شراب
جنت کا بہت کچہہ ثنا و صفت وارد ہوئی ہے انکا بہت عمدہ انجام ہونیوالا ہے مگر جو لوگ شراب
دنیا مین پیتے یا پیکر توبہ کر ڈالی ہے وہ اس نعمت سے محروم رہین گے نہ یہان کچہہ مزہ نہ وہان
کچہہ عذاب بل بے حیا تیری موج اللہ تعالے ہم سبکو اس لذت سے محروم رکہے اللہم آمین ❊

بشارت بر زنا با زن ہمسایہ غیرہ

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جسنے زنا کیا یا چوری کی یا شراب پی وہ اوسوقت مومن
نہین رہتا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے نسائی نے اتنا اور بڑہایا کہ جسنے یہہ کام کیا اوسنے
اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی بزار کا لفظ یہہ ہے کہ ایمان نزدیک اللہ کے اس
کام سے زیادہ مکرم تر ہے یعنی ایسے شخص کے پاس ایمان کا رہنا ایمان کی ذلت ہے اسلئے
ایمان اوس سے جدا ہو جاتا ہے یہہ شخص بے ایمان دغاباز ہوکر یہہ کام کرتا ہے عبد اللہ بن
زید کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عرب کی حرامکار عورتو بڑا ڈر
مجہکو تمہاری زنا و شہوت پوشیدہ کا ہے رواہ الطبرانی بسند صحیح بعض نے زنا کو سمجہہ

رہا بھی پڑہا ہے عثمان بن ابی العاص کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ آدہی رات کو دروازہ آسمان
کا کہولا جاتا ہے ایک منادی ندا کرتا ہے ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکی دعا قبول کیجاوے
پہر ہر مسلمان داعی کی دعا پذیرا ہوتی ہے مگر زانیہ کی جو ستر کی کمائی کرتی ہے شرمگاہ کو لئے
دوڑتی پہرتی ہے رواہ احمد والطبرانی عبد اللہ بن بسر مرفوعاً کہتے ہین کہ زانیون
کے مونہہ آگ دوزخ سے بہڑکین گے رواہ الطبرانی اسکی سند مین نظر ہے مگر مطلب درست
ہے ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً یہہ بہی آیا ہے کہ زنا سے محتاجی ہوتی ہے رواہ البیہقی
اس بات کا تجربہ اکثر اہل عقل کو حاصل ہوچکا ہے کہ زانی وزانیہ دونون کے مال مین برکت
باقی نہین رہتی جن آسودہ عورتون نے زنا چہوڑکر نکاح کرلیا ہے وہ آنکہہ کہولکر دیکہین
کہ پہلے مال زیادہ تہا رونق زیادہ تہی یا اب اسیطرح آسودہ مرد خیال کرلین کہ جب عیاشی
کرتے تہے تب برکت زیادہ تہی یا اب بعد نکاح وتوبہ کے برکت بڑہ گئی سمرہ بن جندب کی حدیث
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین ایک سوراخ دیکہا مثل تنور کے
جسکا مونہہ تنگ پیٹ کشادہ اوسکے [illegible] آگ بہڑک رہی تہی جب وہ آگ اونچی ہوتی قریب
تہا کہ جو لوگ اوسمین ہین باہر نکل آوین جب وہ آگ دب جاتی اندر چلے جاتے اوس سوراخ
مین ننگے مرد ننگی عورتین تہین جب نیچے سے شعلہ آگ کا اونکو لگتا چلاتے یہہ زانی وزانیہ
تہے رواہ البخاری بطولہ اسیطرح کا ایک قصہ خواب نبوی کا حدیث ابی امامہ مین آیا ہے
کہ ایک قوم کو دیکہا خوب ہی ورم کئے بدبودار ہے گویا پاخانے کی سی بو ہے جب پوچہا تو کہا کہ یہہ
زوانی وزانی ہین رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان منذری نے کہا ولا علۃ لہ عبد اللہ
نے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ زنا برابر شرک کے ہے رواہ رزین ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہے کہ اللہ طرف بوڑہے زانی کے نظر نکریگا نہ اوسکو بری فرماویگا بلکہ اوسکے لئے عذاب
الیم ہے رواہ مسلم والنسائی طبرانی کی روایت مین سے عجوز زانیہ وشیخ زانی دونون کا
آیا ہے یعنی بوڑہی عورت زانیہ کا بہی یہی حکم ہے شیخ زانی جنت مین نجاویگا اسکو نسائی و

ابن حبان نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہی حکم شیخہ زانیہ کا بھی ہے ابن عمر
نے مرفوعاً کہا اللہ طرف اُشیمطِ زانی کے نظر نکریگا رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات
اشیمط اوسکو کہتے ہین جسکے موے سر سیاہ سفید ہون یہی حکم عورت کا ہے جسکے بال سر کے کالے کچھ سفید
ہوگئے ہین پہر وہ زنا کرے بوڑہے مرد عورت زنا کار کا جنت مین نہ جانا بہت حدیثون
مین آیا ہے بلکہ جنت کی ہوا بھی انکو نہ لگے گی یہہ بہی مضمون حدیث کا ہے بلکہ حدیث بریدہ
مین مرفوعاً یہہ بھی آیا ہے کہ ساتون آسمان زمین بوڑہے زناکار پر لعنت کرتے ہین انہون
کی شرمگاہ کی بد بو اہل نار کو ایذا دیگی رواہ البزار راشد بن سعد کی حدیث مین
مرفوعاً آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج مین کچھہ لوگ دیکھے جنکی کہال
آگ کی قینچی سے کتری جاتی تہی پوچھا یہہ کون لوگ ہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہہ وہ
مرد عورت ہین جو زنا کے لیے بناؤ کرتے تھے رواہ البیہقی انس بن مالک کا لفظ مرفوع
[illegible] عمل [illegible] ہے کہ مقیم زنا پر مثل بت پرست کے ہے رواہ الخرائطی منذری نے کہا یہہ حدیث
یا ذکر [illegible] مین ح ہے کہ مدمن خمر جب مرتا ہے تو خدا سے بت پرست کی طرح ملتا ہے اسمین شک نہین کہ
[illegible] کہ زنا سخت تر و اعظم تر ہے شرب خمر سے نزدیک خدا کے انتہٰے حدیث میمونہ مین مرفوعاً آیا ہے یہہ
[illegible] ت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جبتک کہ انمین ولد الزنا نہ پہیلین جب ولد الزنا پہیل جاوینگے
[illegible] جال [illegible] لیے کہ سب پر عذاب اوترے رواہ احمد واسنادہ حسن ابو یعلی نے اتنا اور
[illegible] کثرت ظاہر ہوگی ورواہ البزار ایضاً
زیادہ کیا ہے کہ جب زنا ہونے لگیگا تو کفر [illegible] ہین تو ہلاک کیا
ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب ظاہر ہوا زنا و ربا کسی [illegible]
اونہون نے اپنی جانون پر خدا کے عذاب کو رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یہی مضمون
حدیث ابن مسعود مین نزدیک ابو یعلی کے باسناد جید آیا ہے تجربہ کار جانتے ہین کہ جب سے
دولت وسلطنت اسلام مین رواج زنا و خمر کا ہوا ہے تب ہی سے اسلام غریب ہوگیا مسلمانون
پر ادبار آگیا اولاد زنا کی کثرت سے ساری برکت دین و دنیا کی جاتی رہی وبال ٹوٹ پڑا

اب جو بعض ریاستین اسلام کی باقی ہین اونپر بہی دن بدن آثار ضعف کے طاری ہین
مگر رئیسون کی آنکہین نہین کہلتین وہ اپنے دہندے مین مشغول ہین اونکو عیش سے
غرض ہے گانے بجانے زنا کرنے شراب پینے کا شوق ذوق بلکہ عشق ہے ریاست رہے
یا جائے اسیطرح اکثر رذیل بعض شریف ان کامون مین پہسے ہین اپنی بربادی و تباہی
کا کہیہ خیال انکو نہین ہے بلا سے دنیا ہی خراب ہوتی آفت تو یہہ ہے کہ دو دن کی
زندگی فانی کے پیچہے آخرت باقی کو جواب صاف دے بیٹہتے ہین کاش انہین پر اسکا وبال
آتا مشکل تو یہہ ہے کہ گیہون کے ساتہہ گہن بہی پس جاتا ہے ابن مسعود کی حدیث مرفوع
مین زن ہمسایہ سے زنا کرنے کو اعظم ذنوب فرمایا ہے رواہ الشیخان مقداد بن اسود
کی حدیث مین یون ارشاد کیا ہے کہ دس عورتون سے زنا کرنا آسان ہے مگر زن ہمسایہ
سے زنا کرنا آسان نہین رواہ احمد و رواتہ ثقات والطبرانی ابن عمر کی حدیث مرفوع
یہہ ہے کہ جو کوئی زن ہمسایہ سے زنا کرتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نہ دیکہیگا
نہ اوسکو بری کریگا اوس سے فرماویگا ادخل النار مع الداخلین رواہ ابن ابی الدنیا
والخرائطی وغیرہما یعنی جا دوزخ مین ہمراہ جانیوالون کے علمار نے کہا ہے اسکے گہر سے
ہر طرف کو چالیس گہر تک ہمسائگی ہوتی ہے پہر جسنے ایسی عورت سے زنا کیا جو شرعاً اجنبی ہے
اسکے گہر مین بستی رہتی یا آتی جاتی ہے تو اور بہی بد تر ہوا اسلئے کہ وہ ہمسایہ قریب ہے حدیث
ابو قتادہ مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص بیٹہا رہتا اور بچہونا اوپر ایسی عورت کے جسکا شوہر حاضر نہین ہے
تو مقرر کریگا اوسپر [illegible] اسکے لئے ایک اژدہا دن قیامت کے رواہ الطبرانی ابن عمر کا لفظ نزدیک
طبرانی کے یہہ ہے کہ ڈسیگا اوسکو ایک کالا سانپ اسکے راوی ثقہ ہین پارسا عورت کے لئے
وعدہ جنت کا ہے اگر مطیع شوہر نماز گزار ہے اسکو ابن حبان نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے

بشارت بر لواطت و اتیان بہائم و بر اتیان در دبر زن

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑا ڈر مجھکو اپنی امت پر عمل قوم
لوط کا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن غریب والحاکم وقال صحیح الاسنا
جسکا ڈر تہا وہ کام اس امت کے لوگون نے خوب ہی کر دکھایا کونسا شہر گاؤن بچا ہے جہان
اغلام نہین ہوتا حدیث جابر مین مرفوعًا آیا ہے کہ جب کثرت لواطت کی ہوتی ہے اللہ اپنا
ہاتھ اوٹھا لیتا ہے کچھ پروا نہین کرتا کہ کس جنگل مین ہلاک ہون رواہ الطبرانی تین بار
فرمایا ملعون ہے وہ شخص جو قوم لوط کا سا کام کرتا ہے ملعون ہے وہ آدمی جو نزدیک
بہائم کے گیا رواہ الطبرانی وقال الحاکم صحیح الاسناد ورواہ ابن حبان والبیہقی
والنسائی عن ابن عباس مرفوعًا جاہل فاسق جوانی بلکہ پیری مین مرغی بکری وغیرہما سے جماع
کرتے ہین انپر خدا کی مار پڑیگی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جو شخص بہیمہ سے یہہ کام کرتا ہے
یا مردون سے وہ خدا کے غضب مین صبح وشام کرتا ہے رواہ الطبرانی والبیہقی ابن
عباس کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے کہ فاعل ومفعول بہ کو قتل کر ڈالو رواہ ابوداؤد
والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی دوسری روایت مین اوس شخص کے قتل کا بہی حکم
ہے جو جانور سے جماع کرتا ہے باون کے قتل کا بہی حکم آیا ہے بلکہ بعض صحابہ نے لوطی و بابون
کو آگ مین جلا دیا ہے آب انکی سزا یہی جان سے مارنا مقرر ہوچکا ہے جبکہ عاقل بالغ ہون
ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تین شخصون سے شہادت
لا الہ الا اللہ کی قبول نہین ہے ایک راکب و مرکوب دوسرا راکبہ مرکوبہ تیسرے بادشاہ
ظالم رواہ الطبرانی یہہ حدیث غریب ہے غریب ایک قسم صحیح کی ٹہیر چکی ہے مراد اغلام و
ساحقت ہے معلوم ہوا کہ جو مرد مرد سے جو عورت عورت سے فعل بد کرے اوسکا کلمہ گو
ہونا کچھ کام نہین آتا جبتک کہ اس کام کو نہ چھوڑے اسیطرح حدیث ابن عباس مین
مرفوعًا آیا ہے کہ اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس مرد کے جو مرد سے یہہ فعل کرے یا عورت کے
دبر مین جماع کرے رواہ الترمذی والنسائی وابن حبان ابن عمر کی حدیث مین

صحبت دبر کو لوطیت صغری فرمایا ہے رواہ احمد والبزار ورجالہما رجال الصحیح
عقبہ بن عامر کی حدیث مین ایسے شخص پر جو عورت کے دبر مین صحبت کرے لعنت آئی ہے
رواہ الطبرانی بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین یون فرمایا ہے کہ جسنے ایسا کیا وہ کافر ہوگیا
رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات دوسری روایت مین حیض والی عورت کے پاس
جانیوالے کو بھی کافر فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ یہہ وہ کام ہین جنمین اکثر عوام اہل اسلام
مبتلا رہتے ہین انکو اس بشارت کا بسر وچشم قبول کرنا واجب ہے اللہ ہمکو بچاوے آمین ؁

بشارت بر قتل نفس محرّم

قیامت مین سب سے پہلے فیصلہ خون کا ہوگا اسکو شیخین واہل سنن نے ابن مسعود سے مرفوعاً
روایت کیا ہے قتل نفس منجملہ سبع مہلکات کے ہے جسطرح حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک شیخین
وغیرہما کے آیا ہے اسکا ذکر ہمراہ شرک کے فرمایا ہے خاندان امرا ور رؤسا رہین مار ڈالنا
کسی مرد و عورت کا کسی ذرا سے قصور پر یا طمع مال و دولت و حکومت پر یا شوق زنا و شراب
پر کچھہ بڑی بات نہین ہے بی بی شوہر کو زہر دیدیتی ہے یا قتل کرادیتی ہے یا رئیس کو زہر
دیکر ریاست لے لیجاتی ہے حالانکہ حدیث براء بن عازب مین مرفوعاً آیا ہے کہ ساری دنیا
کا زوال خدا پر آسان ہے کسی مومن کے ناحق قتل کرنے سے اسکو ابن ماجہ نے بسند حسن
روایت کیا ہے بیہقی واصفہانی نے اتنا اور بڑھایا کہ اگر سارے آسمان و زمین والے
خون مین کسی مومن کے شریک ہونگے تو ... اللہ ان سبکو جہنم مین داخل کریگا یہی مضمون حدیث
ابی سعید وابی ہریرہ مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے مگر بجائے داخل کرنے کے جہنم مین اوندھے
مونہہ نار مین ڈالنا فرمایا ہے یہہ حدیث غریب ہے اسی مضمون کو طبرانی نے حدیث ابی بکرہ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے لزوال الدنیا اھون علی اللہ
من قتل رجل مسلم اسکو مسلم وترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے بریدہ کا لفظ یہہ ہے کہ

مومن کا قتل عظیم تر ہے نزدیک خدا کے زوال دنیا سے رواہ النسائی والبیہقی ابوہریرہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مدد کی قتل پر کسی مومن کے
آدہی بات سے وہ ملیگا اللہ سے لکہا ہوگا درمیان اوسکے دونون آنکہون کے کہ یہہ
ناامید ہے رحمت خدا سے رواہ ابن ماجۃ والاصفہانی سفیان بن عیینہ نے کہا
مثلاً یون کہے کہ اُق اور پورا لفظ اقتل کا نہ کہے یہی مضمون حدیث ابن عمر مین نزدیک
بیہقی کے آیا ہے معاویہ کی حدیث مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے ہر گناہ قریب ہے کہ اللہ بخشدے مگر جو کوئی کافر مرا یا جسنے کسی مومن کو عمداً قتل
کیا یعنی یہہ گناہ بخشا نہ جاویگا اسکو نسائی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
یہی مضمون حدیث ابی الدرداء مین نزدیک ابوداؤد وابن حبان کے آیا ہے حاکم نے اسکو
صحیح الاسناد بتایا ہے ابن عباس کہتے ہین مینے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سنا ہے فرماتے تہے آویگا مقتول سر ہاتہہ مین لیے ہوئے قاتل کا گریبان پکڑے ہوئے
اوسکی رگون سے خون بہتا ہوگا عرش کے نزدیک آکر کہیگا اے رب العالمین اسنے
مجہکو قتل کیا ہے اللہ تعالے قاتل سے فرماویگا تو ہلاک ہوا پہر اوسکو جہنم مین لیجاوینگے
اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے طبرانی نے بسند صحیح روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما
کا مذہب یہی ہے کہ قاتل عمد ہر مومن کا ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اوسکی کبہی مغفرت نہوگی
یہہ مذہب انکا موافق ظاہر آیت قرآنی ہے مگر دوسرے اہل علم قائل ہین مغفرت قاتل کے
گو بعد سزا جزا کے ہی کیون نہو واللہ اعلم حدیث مرفوع عبادہ بن صامت سے معلوم
ہوا کہ قاتل کا نفل و فرض کچہہ مقبول نہین ہے رواہ ابوداؤد ابن عمر نے مرفوعاً
کہا ہے جسنے قتل کیا کسی معاہد کو وہ جنت کی خوشبو نہ پاویگا اگرچہ چالیس برس کی راہ
سے وہ خوشبو آتی ہے رواہ البخاری واللفظ لہ مگر نسائی کا لفظ اہل ذمہ ہے
ابوبکرہ کی روایت مین یون آیا ہے کہ جسنے قتل کیا کسی معاہد کو بے وقت حرام کریگا اللہ اوسپر جنت کو

رواہ ابوداؤد نسائی نے کہا اوسکی ہوا بھی نہ سونگھے گا و رواہ ابن حبان ایضاً ؛

بشارت بر قتل نفس خود

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے پہاڑ پر سے گر کے اپنی جان کو ہلاک کیا وہ جہنم میں جاویگا وہ ہمیشہ اوسمین گرا کریگا جسنے زہر پیکر اپنی جان کو قتل کیا اوسکے ہاتھہ مین زہر ہوگا وہ ہمیشہ جہنم مین اوسکو پیا کریگا جس نے مارا اپنی جان کو کسی تیز چیز سے وہ چیز اوسکے ہاتھہ مین ہوگی اوسکو ہمیشہ اپنے پیٹ مین بھونکا کریگا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی وابوداؤد دوسری روایت مین یون آیا ہے جسنے گلا گھونٹا اپنا وہ آگ مین بھی یہی کریگا جسنے زخم مارا اپنی جان کو وہ نار مین بھی زخم لگایا کریگا جو کوئی ایسے کامون مین گھستا ہے وہ آگ مین بھی گھسیگا رواہ البخاری غرضکہ خودکشی کسیطرح پر ہو جزا اوسکی جہنم ہے جاہل عورتین افیون کھا کر الماس نگل کر زہر پیکر چاہ مین جا ہل مرد تلوار بندوق چھری سے اپنی جان ہلاک کردیتے ہین یہہ سب ہالک ہین انپر نماز جنازہ پڑھنا درست نہین ہے جندب بن عبداللہ نے مرفوعاً کہا ہے ایک آدمی مجروح تھا اوس نے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھہ جلدی کی مینے جنت کو اسپر حرام کیا رواہ الشیخان جابر بن سمرہ نے کہا ایک آدمی کے زخم لگا تھا اوسنے تیر لیکر بھونک لیا مر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز جنازہ نہ پڑھی اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے **فائدہ** حدیث ابی قلابہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے قسم کھائی ملت غیر اسلام کی عمداً وہ ویسا ہی ہے جیسا اوسنے کہا جسنے قتل کیا اپنی جان کو اوسپر عذاب [illegible] ہوگا دن قیامت کے مسلمان پر لعنت کرنا برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے مومن [illegible] کو تہمت کفر لگانا برابر اوسکے قتل کے ہے جسنے ذبح کیا اپنی جان کو کسی چیز سے وہ [illegible] عذاب کیا جاویگا اوسکے ساتھہ دن قیامت کے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ؛

(حاشیہ: گا یا صغیرہ کبیرہ نکرے کہ ان گناہون [illegible])

بشارت بر حضور نزد قتل انسان مظلوم وغیرہ

خرشہ بن حر نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حاضر نہو کوئی تم مین سے کسی قتیل کے پاس شاید وہ
مظلوم ہو تو پھر اسکو بھی کچھہ غصہ خدا کا پہونچ جاوے رواہ احمد و اللفظ لہ طبرانی کا لفظ
یہہ ہے لگتا ہے کہ وہ مظلوم مارا جاتا ہو سو اوترے ان لوگون پر غصہ خدا کا اسکو بھی اونکے
ساتہہ وہ خفگی لگ جاوے معلوم ہوا کہ جس جگہہ کسی شخص کو غیر حد شرعی مین قتل کرین وہان
تماشا دیکہنے کو نہ جاوے ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے پیچہے نہ جاوے کوئی تم مین
کا ایسی جگہہ کہ جہان کوئی آدمی ظلم سے مارا جاتا ہے اسلیے کہ نازل ہوتی ہے لعنت اوس شخص
پر جو وہان حاضر ہوتا ہے جو وہ جبکہ اوسکو دفع نکرے رواہ البیہقی والطبرانی باسناد حسن
ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ننگا کیا پشت کو
کسی مسلمان کی ناحق وہ ملیگا اللہ سے اللہ اوسپر غضبناک ہوگا رواہ الطبرانی
باسناد جید عصمہ کا لفظ یہہ ہے کہ پشت مسلمان کی حمی ہے مگر حق سے اسکو بھی طبرانی
نے روایت کیا ہے یعنی ناحق کسی مسلمان کو نمارے ٭

بشارت بر اظہار شماتت بر مسلمان

واثلہ بن اسقع کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ظاہر نکر تو شماتت
واسطے اپنے بھائی کے کہ رحم کرے اللہ اوسپر اور مبتلا کر دے تجھکو اسکو ترمذی نے حسن غریب
کہا ہے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے عار دی اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وہ نہ مریگا
جب تک کہ اوس گناہ کو نہ کرلے امام احمد نے کہا کہتے ہین مراد وہ گناہ ہے جس سے وہ تائب
ہو چکا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب آدمی اپنے دشمن کی ایذا
پانے پر خوش ہوتا ہے حالانکہ وہ اسکا بھائی مسلمان ہے یا کسی عیب پر طعن کرتا ہے
کہ تو نے یہہ کیا وہ کیا ان دونون کی سزا بیان فرمائی اس گناہ مین بھی اکثر خلق گرفتار
ہے اللھم غفرا **فائدہ** عائشہ کی کوئی چیز چوری گئی تھی وہ چور کو بد دعا دینے لگین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تخفیف نکر اوس سے رواہ ابو داؤد یعنی عوض چوری کے تو بددعا دیگی تو تیرا اجر آخرت مین کم اوسکا عذاب ہلکا ہوجاویگا اس سے بہتر یہہ ہے کہ صبر وسکوت کر عورتین اپنا اجر بددعا دیکر کوس کر برباد کردیتی ہین مرد تو کچہہ صبر بہی کرلیتے ہین ۞

بشارت برارتکاب صغائر ومحقرات ذنوب

ابن مسعود کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم بچو حقیر گناہون سے کہ یہہ آدمی پر جمع ہوکر ہلاک کردیتے ہین رواہ احمد والطبرانی ورجالہما رجال الصحیح روایت ابو یعلی مین یون ہے کہ محقرات ذنوب دن قیامت کے مہلکات ہین سہل بن سعد کا لفظ یہہ ہے کہ تم بچتے رہو حقیر گناہون سے انکی ایسی مثال ہے کہ ایک قوم کسی جنگل مین اوتری ایک گیا لکڑی لایا دوسرا گیا لکڑی لایا تاکہ روٹی پکاوے سو محقرات ذنوب پر جب پکڑ ہوگی تو یہہ اپنے صاحب کو ہلاک کردینگے رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح سعد بن عبادہ کہتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین سے فارغ ہوئے ایک میدان مین اوترے جسمین کچہہ نتہا فرمایا جمع ہوجاؤ جسکو جو ملے وہ لے آئے ہڈی دانت کا ایک دم مین ایک ڈہیر ہوگیا فرمایا دیکہو اسیطرح گناہ ایک آدمی پر جمع ہوجاتے ہین جسطرح تمنے یہہ جمع کیا آدمی اللہ سے ڈرے کوئی گناہ صغیرہ کبیرہ نکرے کہ ان گناہون کی اوسپر گنتی ہوتی ہے معلوم ہوا کہ جب بہت سے صغیرہ جمع ہوتے ہین تو حکم کبیرہ مین پہنچتے ہین اسیلیے حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ اے عائشہ تو محقرات ذنوب سے بچتی رہ ان محقرات کے لیے اللہ کی طرف سے ایک طالب ہے رواہ النسائی واللفظ لہ وابن ماجہ ابن حبان نے بجاے لفظ ذنوب کے لفظ اعمال روایت کیا ہے گناہان صغیرہ کی پروا نکرنا کیسا طرح کی بدبختی ہے مگر اب تو کوئی گناہان کبیرہ کی بہی کچہہ پروا نہین کرتا صغیرہ کس

قطار شمار مین ہین حالانکہ قرآن پاک مین آیا ہے تم اسکو ہلکا سمجھتے ہوا ور وہ نزدیک خدا
کے بڑا ہے **فائدہ** ایک عمدہ نفع گناہ کرنے مین یہہ ہے کہ رزق سے محرومی حاصل ہوتی
ہے حدیث ثوبان مین مرفوعاً آیا ہے کہ آدمی محروم ہوجاتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے
جواوسنے کیا ہے رواہ النسائی باسناد صحیح و ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد
ابن مسعود نے کہا ہے کہ آدمی علم کو بسبب خطا کرنے کے بہول جاتا ہے انس کہتے ہین تم
وہ کام کرتے ہو جو تمہاری نظر مین بال سے بہی زیادہ باریک یعنی بے حقیقت ہین ہم اون
کامونکو عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین موبقات یعنی مہلکات سے گنتے تہے
رواہ البخاری وغیرہ و رواہ احمد من حدیث ابی سعید الخدری باسناد صحیح
ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مواخذہ کرے اللہ مجہہ
اور ابن مریم سے جو ان دونون انگلیون نے کیا ہے پہر عذاب کرے ہمپر تو اوسنے کچہہ
ظلم نہین کیا رواہ ابن حبان مراد انگلیون سے ابہام و سبابہ ہین ابن مسعود نے یہہ
آیت پڑہی کہ اگر مواخذہ کرے اللہ لوگون کے کسب پر تو نہ چہوڑے پشت زمین پر کوئی جاندار
لیکن انکو تاخیر دی ہے ایک مدت تک لگتا ہے کہ گبریلا اپنے سوراخ مین معذب ہوا بسبب گناہ
بنی آدم کے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے آدمی خیال کرے تو معلوم کرسکتا ہے کہ جتنی
امتون پر ہم سے پہلے عذاب آیا سبب اوسکا اگر گناہ نتہا تو پہر کیا تہا اس امت کے حق مین
جتنی یہہ بشارتین عذاب و عقاب کی آئی ہین جو کبہی دنیا مین کبہی قبر مین کبہی حشر مین کبہی نار
جہنم مین ہونگی انکا سبب بہی اگر گناہ نہین ہے تو پہر کیا ہے مومن کبہی کسی گناہ کو حقیر نہ سمجہے
آگ کی ایک چنگاری وہی کام کرتی ہے جو من بہر آگ کرتی ہے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

بشارت بر عقوق الدین

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے حرام کیا ہے

تمہیر ماؤن کی نافرمانی کو اور اس بات کو کہ تم ندو اور لو اور زیادہ باتین بنانے کو اور بہت
سوال کرنے کو اور منع کیا ہے مال کے ضائع کرنے سے رواہ البخاری وغیرہ ابوبکرہ کا لفظ
یہہ ہے کہ کیا خبر نہ دون مین تمکو اکبر کبائر سے تین بار یہہ کلمہ کہا ہم نے کہا فرمایئے کہا شرک کرنا
ساتھہ خدا کے نافرمانی کرنا ماں باپ کی الحدیث رواہ البخاری ومسلم والترمذی
اسیطرح حدیث ابن عمرو مین شرک وعقوق والدین وقتل نفس ویمین غموس کو منجملہ کبائر کے
ذکر فرمایا ہے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ یہہ سب گناہ ایک درجہ کے ہین اسیطرح حدیث
انس مین شرک باللہ وعقوق والدین کو کبیرہ ٹہرایا ہے رواہ الشیخان والترمذی
جب عمرو بن حزم کے ہاتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل یمن کو خط بہیجا تو اوسمین
شرک وعقوق والدین کو اکبر کبائر لکہا رواہ ابن حبان ابن عمر کی حدیث مرفوع مین فرمایا
ہے کہ عاق والدین جنت مین نہ جاویگا نہ دیوث نہ زن مردانہ وضع اسکی طرف خدا آنکہہ
اوٹہاکر نہ دیکہے گا اسکو نسائی وبزار نے بسند جید روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
منذری نے کہا الدیوث ھو الذی یقر اھلہ علی الزنا مع علمہ بھا ابن عمرو کا لفظ
مرفوعاً یہہ ہے کہ تین شخصون پر اللہ نے جنت کو حرام کیا ہے ایک شرابی دوسرا عاق تیسرا
دیوث جو اپنے گہر والون کو خبث پر برقرار رکہتا ہے رواہ احمد واللفظ لہ والبزار
والحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے کہ جنت کی
خوشبو پانسو برس کی راہ سے آتی ہے مگر منان وعاق ومدمن خمر اوسکو نہ پاویگا رواہ
الطبرانی ابی امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ عاق کا نفل وفرض کچہہ بہی قبول نہین ہوتا
رواہ ابن عاصم باسناد حسن دوسری روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے کہ اللہ
پر حق ہے کہ عاق کو داخل جنت نکرے رواہ الحاکم وصححہ ثوبان کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفع نہین کرتا کوئی عمل ہمراہ شرک وعقوق والدین
وفرار کے جہاد سے رواہ الطبرانی ابن عمرو نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے کہ منجملہ کبائر

کے یہہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے کہا کیونکر فرمایا دوسرے کے ماں باپ کو جب
برا کہیگا تو وہ اسکے ماں باپ کو برا کہیگا رواہ الشیخان وابو داؤد والترمذی دوسری
روایت صحیحین مین یون ہے کہ منجملہ اکبر کبائر کے یہہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعن کرے
مطلب یہہ ہوا کہ جسکے ماں باپ اچھے ہین اونکو تو اولاد خود ہی برا نہ کہیگی نہ گالی دیگی
نہ لعن طعن کریگی جن ماں باپ کے ہاتھ سے اولاد کو ایذا پہونچی ہے اونکو بھی برا نہ کہے نہ اونپر
لعن وطعن کرے اگر کریگا تو مرتکب اکبر کبائر ٹہیریگا اوس ظلم وایذا کا بیان بدلا ہو گیا اسکا
ثواب برباد گیا اونکا عذاب رفع ہوا اسیطرح غیر کے والدین کو برا نہ کہے کہ وہ اسکے والدین
کو برا کہین اوسکا برا کہنا گویا خود اسیکا برا کہنا ہے نہ یہہ اونکو برا کہتا نہ وہ انکو برا کہتے
جاہل مرد عورت رات دن ماں یا باپ کی برائی کیا کرتے ہین اونکو کوسا کاٹا کرتے ہین یہہ صبر
نہوا بلکہ بدلا ہو گیا عمرو بن مرہ کہتے ہین ایکا آدمی نے کہا اے رسول خدا مین کلمے کی گواہی
دیتا ہون پانچون نماز پڑہتا ہون زکوٰۃ ادا کرتا ہون روزہ رکہتا ہون مجھکو کیا اجر ملیگا
فرمایا جو کوئی ایسی حالت پر مریگا وہ دن قیامت کو ہمراہ نبیین وصدیقین وشہدا کے
ہوگا جب تک کہ اوسنے ماں باپ کا عقوق نہین کیا ہے رواہ احمد والطبرانی باسنادین
احدہما صحیح ورواہ ابن خزیمۃ وابن حبان باختصار معلوم ہوا کہ بعض گناہ
ایسا ہوتا ہے کہ ساری نیکیون کو مٹا دیتا ہے جیسے یہہ گناہ عقوق والدین کا یا ناراض
رکہنا بی بی کا شوہر کو اللہم احفظنا ایسے ہی لوگ محنت کرتے تہکتے ہین حدیث معاذ بن
جبل مین آیا ہے کہ وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتون کی
فرمایا شرک نکرنا اگرچہ مارا جاوے یا جلایا جاوے تو نافرمانی نکرنا والدین کی گو تجھکو
حکم دین کہ تو اپنے مال واہل سمیت نکل جاوے الحدیث رواہ احمد معلوم ہوا کہ ماں
باپ کے ظلم پر صبر کرے مگر عقوق نکرے حدیث جابر مین عاق کو ملعون فرمایا ہے رواہ الطبرانی
وصححہ الحاکم اسیطرح جو ماں باپ کو گالی دیتا ہے اوسکو بھی حدیث ابن عباس مین

ملعون فرمایا ہے رواہ ابن حبان گالی کچھہ اسی کا نام نہین ہے کہ فحش بکے بلکہ جو کلمہ
اہانت کا یا بری بات مونہہ سے نکلتی ہے وہ گالی ہے یا جو شکایت وحکایت ظلم کی بیجا کی
ہے وہ بہی درحقیقت عقوق والدین ہے حدیث ابی بکرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب گناہون
کو اللہ جب تک چاہتا ہے قیامت تک تاخیر دیتا ہے مگر عقوق والدین کہ اسمین جلدی
کرتا ہے مرنے سے پہلے زندگی مین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والاصبہانی
مگراتنی بات ہے کہ وہ عقوق شرعاً بہی عقوق ہو نہ ہر وہ کام جسکو ماں باپ عقوق سمجہ لین
کیونکہ اس زمان آخر مین جسطرح اکثر اولاد نافرمان والدین ہوتی ہے اسیطرح بعض ماں
باپ بہی ظالم ناحق پسند ہوتے ہین بلا وجہ بہی اولاد کو ستاتے ہین ایک شخص نمازی کے
مونہہ سے مرتے دم کلمہ نہ نکلتا تہا وہ عاق تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی
ماں سے قصور اوسکا معاف کرایا تب کلمہ نکلا فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار
رواہ الطبرانی واحمد مختصرا ٭

بشارت بر قطع رحم

عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رحم لٹکتا ہے عرش سے کہتا ہے
جو کوئی جوڑے مجہکو جوڑے اوسکو اللہ جو کوئی کاٹے مجہکو کاٹے اوسکو اللہ اسکو شیخین
نے روایت کیا ہے عبد الرحمن بن عوف کا مرفوعاً لفظ یہہ ہے اللہ نے کہا مین ہون اللہ
مین ہون رحمن پیدا کیا رحم اپنے نام مین سے اوسکا نام نکالا سو جو کوئی اوسکو جوڑیگا
مین اوسکو جوڑونگا جو کوئی اوسکو کاٹے گا مین اوسکو کاٹونگا رواہ الترمذی وقال
حسن صحیح وابو داؤد وابن حبان منذری نے کہا تصحیح ترمذی مین نظر ہے یہہ مضمون
وصل وقطع رحم کا متعدد حدیثون مین بڑے شدّ ومدّ سے آیا ہے روایت سعید بن زید
مین مرفوعاً جنت کو قاطع پر حرام فرمایا ہے رواہ احمد والبزار ورواۃ احمد ثقات

ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ واصل وہ نہین جو مکافی ہے لکن واصل وہ شخص ہے کہ
جب اوسکا رحم قطع کیا جاوے تو وہ اسکو وصل کرے رواہ البخاری واللفظ لہ و
ابوداؤد والترمذی یعنی بلا کسی وجہ شرعی کے رشتہ نہ توڑے احسان سے موندہ موڑے
ام کلثوم نے مرفوعاً کہا ہے کہ افضل صدقہ وہ صدقہ ہے جو ذی رحم دشمن پر ہو رواہ
الطبرانی وابن خزیمۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم دشمن سے احسان کرنا
مطلقاً دلیل سخاوری ہے خصوصاً جبکہ اوس سے کوئی اتصال رحم بھی ہو یہہ صلہ رحم
جب ہی صحیح ہوگا کہ شرعاً وہ اسکا قریب ٹھیریگا ورنہ خیر ستا مثلاً اولاد زنا ماں کی ہوتی ہے
نہ باپ کی آونسے اسکا رشتہ نہین ہے کہ صلہ رحم قائم ہو اس مقام مین کہ تو صلہ کر اوس
جو تجہہ سے قطع کرے تو معاف کر اوس سے جو تجہپر ظلم کرے تو حلم کر اوسپر جو تجہہ سے جہل کرے
بہت حدیثین آئی ہین جنت کا وعدہ فرمایا ہے سب سے زیادہ صلہ رحم ماں باپ اولاد شوہر
بی بی کا ہے پہر جو جتنا قریب ہو صحیح النسب ہو عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ اسرع خیر ثوابا
ہین بر وصلہ ہے اسرع شر عقاب ہین بغی وقطع رحم ہے رواہ ابن ماجۃ ابوبکرہ
کا لفظ مرفوع یہہ ہے کوئی گناہ لائق اسکے نہین کہ اوسکے صاحب کو جلد سزا دیجاوے
دنیا مین اور آخرت کے لئے الگ عقوبت ذخیرہ کیجاوے مگر بغاوت وقطیعت رحم رواہ
ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن صحیح الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث مرفوع
عائشہ سے معلوم ہوا کہ شب نصف شعبان مین بہت سے لوگ آگ سے آزاد کیے جاتے
ہین مگر قاطع رحم وعاق والدین ومدمن خمر رواہ البیہقی جبیر بن مطعم کی حدیث مرفوع
مین اس بات کی صراحت ہے کہ قاطع رحم داخل جنت نہوگا اسکو شیخین وترمذی نے روایت
کیا ہے قطع رحم اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص کسی شخص کا قریب رشتہ دار ہو مرد یا عورت
ہہ اوس سے بلا وجہ شرعی ترک محبت وقرابت کردے غیر سے رشتہ جوڑے اوسکی اولاد
اپنی اولاد کے لئے نہ لے نہ اپنی اولاد کو اوسکی اولاد سے بیاہے باوجود اوسکی مفلسی

اپنی آسودگی کے کچھہ سلوک نکرے بشاشت سے نہ ملے محض یہہ کام براہ نفسانیت ہو تو ایسا شخص قاطع رحم ہے رہی یہہ بات کہ ایک شخص صالح ہے اوسکی برادری فاسق ہے اور وہ بسبب اوس فسق یا کفر و شرک و بدعت کے اون سے نہین ملتا خدا کے لیے اونکا دشمن ہے اگر آج وہ صلاحیت اختیار کرین تو پہر کچھہ اسکے دلمین اونکا بغض باقی نرہے یا اسی وجہ سے اونسے رشتہ داری نہین کرتا ہے غیر سے بسبب صلاح کے قرابت چاہتا ہے تو ایسا شخص قاطع رحم نہین ہے بلکہ مومن کامل مسلمان صادق ہے کیونکہ اللہ کے لیے دوستی دشمنی کرنا واجب ہے بے اسکے ایمان کامل نہین ہوتا ۵

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد		فدای یک تن بیگانہ کاشنا باشد

حق شرعی سے زیادہ برادری کو دینا بہی واجب نہین ہے خصوصاً جبکہ عامہ مسلمین کا حق تلف کرکے دیگا تو فاسق ٹہیریگا نہ واصل احسان کرنا ہر محتاج کے ساتھہ درست ہے گو کیسا ہی کیون نہو اوسیطرح مان باپ کے ساتھہ بہی جائز ہے اگرچہ کافر ہون بہرحال جو لوگ نیک برادری سے قطع کرتے ہین بلا وجہ شرعی کے تارک صلہ رحم ہین اونکے لیے یہہ بشارتین ہین مبارکہ

بشارت برایذادہی ہمسایہ

حدیث مقداد بن اسود سے مرفوعاً معلوم ہوا کہ زن ہمسایہ سے زنا کرنا یا ہمسایہ کی چوری کرنا دس غیر عورتون سے زنا کرنے دس گہر غیر کے چوری کرنے سے زیادہ تر ہے یعنی گناہ مین اسکو احمد نے روایت کیا ہے اسکے راوی ثقہ ہین رواہ الطبرانی ایضا ابوہریرہ کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قسم کہا کر تین بار فرمایا کہ جسکی شر و ایذا سے ہمسایہ امن مین نہین ہے وہ شخص مومن نہین رواہ احمد والبخاری مسلم کا لفظ یہہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ شخص جسکا ہمسایہ اوسکے بوائق سے امن مین نہین ہے احمد نے یہہ زیادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچہا بوائق کیا ہے فرمایا شر یہی مضمون

حدیث ابی شریح کعبی مین ہمراہ نفی ایمان کے نزدیک بخاری کے آیا ہے اس مضمون کی بہت
حدیثین ہین امرا اور رؤسا کے پڑوسی ہمیشہ ایذا پاتے ہین کسیکی چہت سے کسیکا گہر نظر آتا ہے
کسی کی کہڑکی سے ہمسایہ کی بے پردگی ہوتی ہے کوئی آجا لگا پڑوسی کے گہر مین جہانکا تاکا
کرتا ہے اسطرح کا شر و فساد ہمیشہ رہتا ہے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکو یہ
بشارت سنائی کہ تم بے ایمان ہو مومن نہین ہو تمہارا ایمان جب ٹہکانے ہو کہ تمہاری شر سے
تمہارے ہمسایہ امن و امان مین رہین بلکہ حدیث انس مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے کہ قسم ہے
خدا کی بندہ ایماندار نہین ہوتا جب تک کہ واسطے اپنے ہمسایہ کے وہی بات نہ چاہے جو اپنے
لیے چاہتا ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے کعب بن مالک کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک آدمی
نے کہا اے رسول خدا مین محلہ بنی فلان مین اوترا ہون سب سے زیادہ ایذا مجھکو وہ دیتا ہے
جو مجھ سے قریب تر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابو بکر و عمر و علی کو بہیجا کہ دروازہ
مسجد پر کہڑے ہو کر پکاردین الا ان اربعین دارا جار ولا یدخل الجنۃ من خاف
جارہ بوائقہ رواہ الطبرانی یعنی چالیس گہر تک ہمسایگی ہے اسکو منذری نے
بالفظ روی روایت کیا ہے اسی لفظ کے ساتھ انس بن مالک سے بہی مرفوعاً یون آیا ہے
کہ جسنے ستایا ہمسایہ کو اوسنے مجھے ستایا جس نے مجھکو ستایا اوسنے خدا کو ستایا رواہ
ابو الشیخ عقبہ بن عامر کی حدیث مرفوع مین ہے کہ اول خصمین دن قیامت کو یہی ہر دو ہمسایہ
ہونگے رواہ ابن حبان ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا فلان عورت بہت نماز صدقہ
کرتی روزہ رکہتی ہے مگر ہمسایون کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے فرمایا آتش دوزخ مین
ہے کہا فلان عورت کا روزہ نماز کم ہے پنیر صدقہ مین دیتی ہے مگر پڑوسیونکو نہین ستاتی
فرمایا وہ جنت مین ہے رواہ احمد والبزار وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد
اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے بہی باسناد صحیح اس لفظ سے روایت کیا ہے صحابہ نے کہا فلانی
عورت دن کو روزہ رکہتی ہے رات کو نماز پڑہتی ہے ہمسایونکو ایذا دیتی ہے فرمایا یہ

عورت جہنم مین جاویگی کہا فلانی عورت نری فرض نماز ادا کرتی ہے صدقہ پنیر کا دیتی ہے مگر پڑوسیون کو نہین ستاتی فرمایا وہ جنتی ہے انس بن مالک نے مرفوعاً کہا ہے کہ نہین ایمان لایا مجہپر وہ شخص جو سیر شکم سویا اور اوسکا ہمسایہ اوسکے پہلو مین بہوکا پڑا رہا رواہ الطبرانی والبزار واسنادہ حسن ابن عمرو عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجہکو وصیت کرتے ہین ساتھہ ہمسایہ کے یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ وہ اوسکو وارث کردینگے رواہ الشیخان واہل السنن الا النسائی ٭

بشارت بر قیام مہمان نزد میزبان زیادہ سہ روز

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مہمان کا حق ہے میزبان پر تین رات جو اس سے زیادہ کیا وہ صدقہ ہے ضیف پر واجب ہے کہ چلا جاوے وہان سے کوچ کرے گہر والون کو گناہگار نہ کرے رواہ احمد وابو یعلی والبزار اس مضمون کی کئی حدیثین آئی ہین بعض مہمان اسطرح ستو باندہکر پیچہے پڑتے ہین کہ کسیطرح نہین ٹلتے آپ بہی عاصی ہوتے ہین دوسرے کو بہی عاجز کرتے ہین انا للہ ٭

بشارت بر حقارت ماحضر وما قُدِّمَ الیہ

جابر کے پاس کچہہ صحابی آئے سرکہ روٹی سامنے رکہدیا کہا کہاؤ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ سرکہ اچہا سالن ہے آدمی کی ہلاکت ہے کہ اوسکے بہائی اوسکے پاس آوین وہ اوس چیز کو جو گہر مین ہے حقیر سمجہے اونکے سامنے نرکہے قوم کی ہلاکت یہہ ہے کہ وہ اوس چیز کو جو اونکے روبرو لائی گئی ہے حقیر جانین اسکو احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے ابو یعلی کا لفظ یون ہے کہ کافی ہے یہہ شر واسطے آدمی کے کہ حقیر سمجہے اوس چیز کو جو اوسکے سامنے لائی جاوے بعض اسانید اس حدیث کے حسن ہین ٭

بشارت بر اختیار بخل

حدیث انس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بخل سے پناہ مانگی ہے رواہ
مسلم جابر کا لفظ یہ ہے بچو کنجوسی سے بے شک کنجوسی نے ہلاک کیا اونکو جو تم سے پہلے تھے اونسے
خونریزی کرائی اونسے حرام کو حلال کرا دیا رواہ مسلم حدیث ابی ہریرہ میں بخل کو سبب ہلاک
و مار و قطع ارحام و استحلال حرام کا فرمایا ہے رواہ ابن حبان والحاکم وصححہ حدیث ابن
عمر میں بخل کو باعث فجور کا ٹھیرایا ہے رواہ ابو داؤد حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے
سب سے بدتر خصلت آدمی میں بخل ہالع جبن خالع ہے اسکو ابو داؤد و ابن حبان نے ابی ہریرہ
سے مرفوعاً نقل کیا ہے ہلع کہتے ہیں اشد حزن کو خلع کہتے ہیں اشد خوف کو دوسری روایت ابی ہریرہ
کا لفظ یہ ہے کہ شح و ایمان بندے کے دلمیں جمع نہیں ہوتا ہے رواہ النسائی و ابن حبان
والحاکم یعنی بخل و ایمان ایک دوسرے کی ضد ہیں شح کہتے ہیں بخل کو انس نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اسلام کو کوئی چیز ایسا نہیں مٹاتی جیسا یہ بخل مٹاتا ہے
رواہ ابو یعلی والطبرانی ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں کہ بخیل بہشت میں نہیں جاویگا۔ رواہ الطبرانی
یہی مضمون حدیث ابی بکر میں مرفوعاً نزدیک ترمذی کے بھی آیا ہے بخیل کے ساتھ مرد فریبی و
منان کا بھی ذکر کیا ہے بخل کو حدیث ابن عمر میں منجملہ مہلکات کے گنا ہے رواہ الطبرانی
حدیث ابی ذر میں مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ تعالے شیخ زانی و بخیل و متکبر کو دشمن رکھتا ہے اسکو
ابن حبان نے روایت کیا ہے حدیث ابی ہریرہ میں فرمایا ہے کہ بخیل اللہ سے جنت سے لوگوں
سے دور ہے جہنم سے قریب ہے رواہ الترمذی دوسری حدیث ابو ہریرہ میں یون
آیا ہے کہ بیشک ہر سخی جنت میں ہے ہر بخیل جہنم میں ہے اللہ پر یہ بات واجب ہے میں اسکا
کفیل ہوں پوچھا سخی کون ہے بخیل کون ہے فرمایا سخی وہ ہے جو اللہ کے حقوق اپنے مال
میں ادا کرتا ہے بخیل وہ ہے جو حقوق خدا کو منع کرتا ہے رواہ الاصفہانی معلوم ہوا کہ

جو شخص حق واجب شرعی ہر ذی حق کا ادا کرے وہ بخیل نہین گو زیادہ صرف نکرے بلکہ جو اندہا دہند خرچ کرتا ہے وہ مسرف ہے مسرف کو شیطان کا بہائی فرمایا ہے احمق لوگ اوسکو سخی جانتے ہین جو اپنا مال ہر جگہہ اوڑاتا ہے خلاف شرع کامون مین صرف کرتا ہے حسن نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین جب اللہ کسی قوم کے ساتھہ ارادہ بہتری کا کرتا ہے تو حکمار کو والی امر کرتا ہے مال نزدیک سخیون کے رکہتا ہے جب کسی قوم سے ارادہ شر کا کرتا ہے تو احمقون کو والی امر کرتا ہے مال نزدیک بخیلون کے رکہتا ہے رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ مذمت بخل مین سوا اسکے بہت حدیثین آئی ہین جو لوگ زکوٰۃ نہین دیتے نان نفقہ واجبی ادا نہین کرتے کسی محتاج مسکین سے سلوک نہین کرتے اونکو یہہ مژدہ دخول نار بعید از پروردگار کا مبارک ہو اللھم احفظنا ؞

بشارت بر عود انسان در ہبہ خود

ابن عباس کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص رجوع کرتا ہے اپنے ہبہ مین وہ مانند کتّے کے ہے جو اپنی قے کو پہر کہاتا ہے رواہ الستّۃ ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے کہ عود کرنیوالا اپنے ہبہ مین ایسا ہے جیسے عود کرنیوالا قے مین قتادہ نے کہا ہم نہین جانتے قے کو مگر حرام ابن عمر و ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے حلال نہین کسی شخص کو کہ دیوے کوئی چیز کسیکو یا ہبہ کرے کوئی چیز پہر رجوع کرے اوسمین مگر باپ کہ جو اوسنے اولاد کو دیا ہے اوسمین رجوع کرسکتا ہے رواہ اہل السنن الاربعۃ ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کہ مثال اوس شخص کی جو پہیر لیتا ہے دیکر مثال کتّے کے ہے جو قے کرکے پہر اوسکو کہاتا ہے رواہ اہل السنن الا الترمذی ؞

بشارت بر فحش و بذا یعنی بدزبانی

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ بذا یعنی بدزبانی جفا ہے جفا جہنم مین ہے اسکو احمد نے برجال صحیح روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ورواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ بدزبانی آدمی کو دوزخ کی سیر کراتی ہے سب سے زیادہ مرض بدزبانی کا عورتونکو ہوتا ہے یہہ بشارت انکو مبارک ہو ابو امامہ کی حدیث مین بدزبانی کو نفاق فرمایا ہے رواہ الترمذی واستغربہ منذری نے کہا بذا رکہتے ہین بات مین فحش بکنے کو طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ فحش وبذا طرف سے شیطان کے ہے یہہ دونون نار سے قریب جنت سے دور کرتے ہین انس کا لفظ مرفوعاً یون آیا ہے کہ جس چیز مین فحش ہوتا ہے اوسکو عیب لگ جاتا ہے جس چیز مین حیا ہوتی ہے اوسکو زینت ہوجاتی ہے رواہ ابن ماجۃ وحسنہ الترمذی ابن عمر کی حدیث مرفوع یہہ ہے کہ جب اللہ کسی بندے کا ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اوس سے حیا چہین لیتا ہے رواہ ابن ماجۃ بطولہ جو بیحیائی بےشرمی آسودہ مردون عورتون مین ہوتی ہے وہ سبکو معلوم ہے نہ انکی زبان قابو مین رہتی ہے نہ انکے افعال اسلیئے یہہ لوگ خدا کے دشمن ہوتے ہین ٭

بشارت بر بدخلقی

نواس بن سمعان کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے گناہ وہ ہے جو تیرے سینے مین کہٹکے تجہکو لوگونکا اوسپر مطلع ہونا برا لگے اسکو مسلم وترمذی نے روایت کیا ہے ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے کہ اللہ دشمن رکہتا ہے فحش بکنے والے بدزبان کو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن حبان منذری نے کہا بذی وہ شخص ہے جو بیہودہ وفحش بات کرتا ہے معلوم ہوا جسکی زبان زیادہ چلتی ہے گفتگو مین بیباک بےشرم ہے وہ بدخلق ہے نہ خوش خلق حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے وہ چیز جو اکثر لوگون کو داخل نار کرتی ہے یہی مونہہ وشرمگاہ ہے رواہ الترمذی وابن حبان والبیہقی

ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے تو منہ سے زبان کے گناہ ہوتے ہین شرمگاہ
سے زنا اغلام وغیرہما ہوتا ہے بعض عورتین ان دونون قسم کے گناہ کرتی ہین نہ زبان
قابو مین ہے نہ ستر زبان سے لعن طعن غیبت مذمت ہجو ہر کسی کی نکلتی ہے حال جماع وصحبت
کا بیان کیا کرتی ہین شرمگاہ وقف فساق ہے ہر کسی سے اولجھنے ملنے کو طیار رہین اسکو
خوش نصیبی جانتی ہین اسکے خلاف کو بدنصیبی سمجھتے ہین ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدخلقی عمل کو ایسا بگاڑدیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو رواہ الطبرانی
والبیہقی رافع بن مکیث کی حدیث مین بدخلقی کو شوم فرمایا ہے رواہ احمد جابر نے کہا
کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا شوم کیا ہے فرمایا بدخلقی ہے رواہ
الطبرانی میمون بن مہران کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ کوئی گناہ نزدیک خدا کے زیادہ بڑا
بدخلقی سے نہین ہے رواہ الاصفہانی مرسلاً ؎

بشارت بر حب قیام از بہر خود

معاویہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دوست رکھے
اس بات کو کہ کہڑے رہین اوسکے لئے لوگ وہ بناوے جگہہ اپنی آتش دوزخ مین اسکو ابوداؤد
نے باسناد صحیح روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے ابوامامہ باہلی کا لفظ یہہ ہے کہ نکلے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصا ٹیکے ہوئے ہم سب کہڑے ہوگئے فرمایا مت کہڑے
ہو جیسے عجمی ایک دوسرے کے لئے کہڑے ہوتے ہین اسکو ابوداؤد وابن ماجہ نے بسند حسن
روایت کیا ہے اسکی سند مین ابوغالب ہین منذری نے کہا غالب انپر توثیق ہے وقد
صحح لہ الترمذی وغیرہ بہرحال یہہ حدیث لایق احتجاج کے ہے معلوم ہوا کہ کسیکی تعظیم
کے لئے کہڑا ہونا منع ہے جگہہ دینے کے لئے سرکنا یا محبت سے اوٹھکر ملنا اور بات ہے فاطمہ
علیہا السلام کے ساتھہ قیام کا برتاؤ اسیطرح پر تہا امرا ورؤسا کے دربار مین لوگ

کہڑے رہتے ہین خصوصاً جو بار چپراسی پادشاہون کے دربار مین اہل دربار نشین بیٹھ
تعظیم کے لئے کہڑے ہوتے ہین یہہ سب معصیت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بڑہکر کون بادشاہ امیر رئیس ہوسکتا ہے صحابہ آپکے لئے کہڑے نہ ہوتے تھے جو اتفاقاً کہڑ
ہوگئے اونکو منع کردیا آب سفہار الاحلام محفل مولد مین مجرد تصور جناب نبوی پر قیام تعظیم
کرتے ہین انکی وہی مثل ہے کہ عقل چہ کتی ست کہ پیش مردان بیاید اس سے بڑہکر یہہ ہے
بعض سلاطین اپنے لئے سجدہ کرلتے ہین خود بہی کافر بنتے ہین دوسرونکو بہی کافر بناتے
جسنے یہہ سمجہا کہ سجدۂ تحیت درست ہے وہ مدارک شرع اسلام سے بالکل جاہل ہے *

بشارت برسلام باشارت

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعاً روایت ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو ہمارے
غیر کی سی طرح بناوے تم یہود و نصاریٰ کیطرح نہ بناؤ یہود انگلیون سے سلام کرتے ہین
کفدست سے اسکو ترمذی وطبرانی نے روایت کیا ہے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ سلام کرنا آ
کا ایک انگلی کے اشارے سے فعل یہود کا ہے اسکو ابو یعلی نے بروات صحیح روا
کیا ہے لفظ طبرانی کا ہے آب عوام اہل اسلام مین بہی اسطرح کے سلام کا رواج نکلا ہے
بلکہ خواص بہی اسکو پسند کرتے ہین مضائقہ نہین انکا اور اہل کتاب کا بصورت مشابہت
ایک ہی حکم ہے تیہہ مژدہ انکے لئے کیا کم ہے حالانکہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آچکا ہے
تم یہود و نصاریٰ سے ابتدا بہ سلام نکرو جب کسی رستہ مین یہہ تمکو ملین تو انکو تنگ را
طرف مضطر کرو رواہ مسلم واللفظ لہ وابو داؤد والترمذی اب سلام کرنا کیـ
نام کے مسلمان اپنے کند ہون پر لئے پہرتے ہین ہنود انکی جو پکارتے ہین انس کی حد
مین مرفوعاً فقط اتنا آیا ہے کہ جواب مین سلام اہل کتاب کے فقط وعلیکم کہو رواہ ا
ومسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجة *

بشارت بر اطلاع انسان در خانہ کسی پیش از استیذان

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے جہانکا کسی قوم کے گہر مین بغیر اونکے اذن کے حلال ہوا اون قوم کے لیے کہ اوسکی آنکہ پہوڑ دین اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ابوداؤد مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ یہہ آنکہ ہدر ہے یعنی اسپر کچہہ قصاص نہین نسائی کی روایت یہہ ہے کہ نہین دیت اوسکے لیے اور نہ قصاص محدثین کا مذہب موافق انہین حدیثون کے ہے اہل راے انکی تاویل کرتے ہین کوئی دلیل واسطے تاویل کے موجود نہین مجرد راے واجتہاد ہے یہہ سزا و جزا متعدد احادیث مین بصراحت تمام آچکی ہے پہر کوئی وجہ واسطے صرف نص کے ظاہر سے نہین ہے ابوذر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس آدمی نے پردہ اوٹہا کر اپنی نگاہ اندر گہر کے کی اذن لینے سے پہلے تو اوسنے حد کا کام کیا جسکا کرنا اوسکو حلال نہ تہا اگر کوئی آدمی اوسکی آنکہ پہوڑ ڈالیگا تو رایگان جاویگی رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح الا ابن لہیعۃ ورواہ الترمذی واستغربہ یعنی قصاص نہ لیا جاویگا خوب کیا جو ایسے موذی کی آنکہ کو اندہا کر دیا ❊

بشارت بر استماع سخن غیر وغیرہ

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے جسنے بنائے خواب بے دیکہے اوسکو کہین گے کہ دو جو کے اندر گرہ لگا وہ نہ لگا سکیگا جسنے سنی بات چیت کسی قوم کی اور وہ قوم ناخوش ہے تو ڈالا جاویگا اوسکے کان مین پگلا ہوا سیسا دن قیامت کے جسنے بنائی کوئی تصویر اوسکو کہین گے کہ اسمین جان ڈال اور وہ نہ ڈال سکیگا جب دو آدمی باہم تنہا گفتگو کرتے ہون تو تیسرے شخص کو اوسکا سننا حرام ہے شکی مزاج عورت مرد اسطرح کی خبر زیادہ رکہتے ہین ہر شخص کی کانا پہوسی پہ کان رکہتے ہین انکے لیے یہی مژدہ مذکور کافی ہے ❊

بشارت بر غضب و خشم

ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا
مجہے کچہہ وصیت کرو فرمایا غصہ نہ کیا کر اوسنے کئی بار یہی کہا آپنے بہی ہر بار یہی فرمایا کہ لا تغضب
رواہ البخاری یہہ اسلئے فرمایا کہ سارے جہان کی برائی و بدی اسی کمبخت غصے مین جمع ہوتی
ہے جو کوئی غصہ نہین کرتا ہے وہ خدا کے غصے سے بہی دور رہتا ہے اسکو احمد و ابن حبان
نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے ایک آدمی نے کہا ایسا عمل بتاؤ جس سے جنت ملے فرمایا
غصہ نکر تیرے لیے جنت ہے اسکو طبرانی نے بسند صحیح ابو الدرداء سے روایت کیا ہے معلوم
ہوا کہ غصہ کرنا سبب بُعد کا خدا سے اور موجب نار کا ہے واسطے غضیل شخص کے مرد ہو یا
عورت ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ وہ شخص پہلوان نہین جو کسیکو پچہاڑ دیتا ہے پہلوان
وہ ہے جو وقت غصے کے اپنی جان کو قابو مین رکہتا ہے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے یہہ
مضمون کئی لفظ سے کئی حدیث مین آیا ہے جب کسیکو غصہ آوے کہڑا ہو تو بیٹہہ جاوے اسپر
بہی غصہ دور نہو تو لیٹ جاوے اسکو ابو داؤد و ابن حبان نے ابی ذر سے مرفوعاً روایت
کیا ہے دوسرا علاج غصے کا حدیث ابی وائل مین مرفوعاً یہہ آیا ہے کہ وضو کر لے رواہ ابو داؤد

بشارت بر تہاجر و تشاحن و تدابر

حدیث ہشام بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے کہ حلال نہین کسی مسلمان کو کہ جدا کرے کسی مسلمان کو
تین رات سے زیادہ جب تک یہہ دونون جدا رہین گے حق سے الگ رہین پہر جسنے پہلے ملاپ کیا وہ
اوسکے لیے کفارہ ہوا اگر اسکے سلام کا جواب نہ دیا تو فرشتے اسکو جواب دیتے ہین شیطان اسکو
جواب دیتا ہے اگر دونون اسی جدائی پر مر گئے تو ہرگز بہشت مین نہ جاوینگے رواہ احمد و
رواتہ محتج بہم فی الصحیح و ابو یعلی و الطبرانی و ابن حبان فضالہ بن عبید کا یہہ لفظ ہے

جسنے چھوڑا اپنے بہائی مسلمان کو تین دن سے زیادہ وہ نار مین جاویگا مگر یہہ کہ خدا اوسپر رحم کرے رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح ابی ہراش کی حدیث سے مرفوعاً معلوم ہوا کہ جسنے ایک سال تکا اپنے بہائی کو چھوڑا اوسنے گویا اوسکا خون کیا رواہ ابوداؤد والبیہقی مراد یہہ ہے کہ دنیا کے معاملات مین جس سے کچھہ رنج آجاوے تو تین دن سے زیادہ جدا نہ رہے دین کے لیے ساری عمر کو چھوڑنا درست ہے اگر وہ بات اس درجہ کو پہونچ گئی ہو مثلاً مشرک ہو گیا ہے یا ملحد یا مبتدع سخت ابوداؤد نے کہا کہ جب یہہ جدائی اللہ کے لیے ہے تو اس باب سے نہین ہے اسلئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بیبیون کو چالیس دن تک چھوڑ دیا ابن عمر نے اپنے ایک بیٹے کو مرتے دم تک علحدہ کر دیا رجوع کی صورت یہہ ہے کہ اوسکے پاس آوے سلام کرے اسکو طبرانی نے بسند جید ابن مسعود سے روایت کیا ہے ابوہریرہ کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ ہر پیر و جمعرات کو اللہ غیر مشرک کو بخشتا ہے مگر اون دو شخص کو جنکے بیچ مین دشمنی و کینہ ہے یہانتک کہ باہم صلح کرلین رواہ مالک و مسلم واللفظ لہ واہل السنن الا النسائی اسیطرح حدیث مرفوع معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ شب نصف شعبان کو اللہ سبکو بخشتا ہے مگر مشرک و مشاحن کو رواہ الطبرانی وابن حبان والبیہقی وابن ماجۃ من حدیث ابی موسی والبزار والبیہقی من حدیث ابی بکر بنحوہ باسناد لا باس بہ ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہین جنکی نماز بالشت بہر سر سے اوپر نہین جاتی ایک امام ایسی قوم کا کہ وہ قوم اوس سے ناخوش ہے دوسری وہ عورت جو سو رہی اور شوہر اوسکا اوسپر خفا ہے اور تیسرے وہ دو بہائی جو ایک دوسرے سے جدا ہین رواہ ابن ماجۃ واللفظ لہ وابن حبان ؛

بشارت بر گفتن لفظ کافر در حق مسلمان

ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہا کسی
آدمی نے اپنے بہائی کو کہ اے کافر تو ایک اون دونون مین کا کافر ہوجاتا ہے اگر وہ
ایسا نہین ہے تو یہہ کہتا اسی پر لوٹ پڑتا ہے اسکو مالک وشیخین وابو داؤد وترمذی نے
روایت کیا ہے ابو ذر کا لفظ یہہ ہے جسنے پکارا کسی شخص کو ساتھہ کفر کے یا دشمن خدا کہا
اور وہ ایسا نہین ہے تو وہ کفر اس پر لوٹ آتا ہے رواہ الشیخان حدیث ابوہریرہ
کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے من قال لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما رواہ البخاری
ابو سعید کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کافر نہ کہا کسی شخص نے کسی شخص کو
مگر پہرا ساتھہ اس کہنے کے ایک اون دونون مین کا اگر وہ دوسرا کافر ہے ورنہ یہہ بسبب
اوسکی تکفیر کے کافر ہوگیا رواہ ابن حبان فی صحیحہ عمران بن حصین کا لفظ یہہ ہے کہ
کہنا کسی شخص کا اپنے بہائی کو کافر برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے رواہ البزار ورواتہ
ثقات پہلے رافضی اس امت کے سلف صلحا کو کافر باغی طاغی غاصب کہتے تہے سو اللہ
نے اونکو کافر کیا لیغیظ بہم الکفار فرمادیا اب مقلدین مذاہب مبتدعین شعار اہل سنت
وجماعت کو کافر کہتے ہین ذرا سے اختلاف راجحی پر فتویٰ کفر کا لکہدیتے ہین جاہل عوام
ائمہ اربعہ مجتہدین کے حق مین طعن لعن کرتے ہین اہل حق کا کچہہ نہین جاتا انکی تکفیر انہین پر
لوٹ آتی ہے یہہ سب مکفرین کفر کے فوارے ہین تاویل ادلہ پر کسی کی تکفیر کرنا خلاف ادلہ
شرعیہ ہے ہان جو کافر تصریح ہے اوسپر اطلاق کفر کا ہوسکتا ہے آجکل نرخ تکفیر وتضلیل کا
ہی مین ہر مسلمان کے بہت ارزان ہوگیا ہے دنیا کا برا ہو اسنے سبکو اپنے جال مین پہانس
رکہا ہے یہانتک کہ اب دین بہی دنیا ٹہیر گیا ہے اگر ایک دوسرے کو کافر گمراہ نہ کہے تو دنیاداری
کیسے پیدا ہوسکے یہی دنیاداری کسطرح بن سکے اسلئے ایک سخت ضرورت تکفیر کی ان صاحبون کو
درپیش ہے انجام مبارک ہو ؁

بشارت بہ تنا سلہی آدمی ودابہ

ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے برا کہنا گالی دینا مسلمان
کو فسق ہے مارنا مسلمان کا کفر ہے رواہ الشیخان واہل السنن الا ابا داؤد ابن
عمرو کا لفظ یہ ہے کہ برا کہنا کسی مسلمان کو جھکنا ہے ہلاکت پر رواہ البزار باسناد جید
دو گالی گلوچ کرنیوالے جو کچھ کہتے ہین گناہ اوسپر ہے جسکی طرف سے ابتدا ہے جب تک مظلوم
حد سے تجاوز نکرے رواہ مسلم وابو داؤد والترمذی معلوم ہوا کہ گالی کے عوض
گالی دینا جائز ہے مگر زیادہ عدد اول سے نہ دے

دہن خویش بدشنام میالا صائب	کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

عیاض بن حمار نے کہا اے نبی اللہ کوئی آدمی مجھکو گالی دیتا ہے اور وہ رتبہ مین مجھسے
کمتر ہے کیا مجھپر کچھ ڈر ہے اگر مین اوس سے بدلا لون فرمایا دو گالی گلوچ کرنے والے دو
شیطان ہین بکتے لڑتے ہین جھوٹ بولتے ہین رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ بدلا نہ لینا
بہتر ہے بدلا لینے سے اب ایک طریقہ سب وشتم کا یہ نکلا ہے کہ اخبار نویس تو بسبب حصول
آزادی کے ہر شخص معین کو گالی دے سکتے ہین رعایا و ملازمین مین جو آپکو ظاہر نہین کرسکتا
ہے وہ خط مین گالی گلوچ لکھکر ذریعہ ڈاک کے بھیجدیتا ہے یا فرضی نام یا خیر خواہ لکھدیتا ہے
گالی کیطرح پر دیجاوے فسق صریح ہے دشنام باز شیطان ہے اس آبرو ریزی کا گناہ
برابر قتل کے ہے یہ انجام ان حضرات کو مبارک ہو حدیث ابی بکر مین فرمایا ہے کہ صدیق کو
لائق نہین ہے کہ وہ لعنت کرنیوالا ہو رواہ مسلم وغیرہ اے اللہ مین بھی برائے نام صدیق
ہون تو مجھکو اس عیب سے بچانا اگر کوئی بات بری مونہہ سے حق مین کسی حاضر غائب کے بھی
زبان سے یا ہاتھ سے نکلی ہو تو معاف فرمانا انک انت التواب الغفور صحابہ لعن وطعن
کرنے کو منجملہ کبائر کے گنتے تھے اسکو طبرانی نے بسند جید سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے حدیث
سمرہ بن جندب مین اس کہنے سے منع فرمایا ہے کہ خدا کی لعنت ہو خدا کا قہر پڑے یا جہنم مین
جاوے رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح حاکم نے کہا یہ حدیث

صحیح الاسناد ہے ابو الدرداء کی حدیث مرفوع مین آیا ہے بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے وہ لعنت آسمان پر چڑہجاتی ہے آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہین پہر زمین پر پہر آتی ہے یہان بہی دروازے بند ہوتے ہین داہنے بائین چلتی پہرتی ہے کسی جگہہ ٹہکانا نہین ملتا ناچار پہر پہراکر اوسی شخص ملعون کیطرف آتی ہے اگر وہ لائق اوسکے ہے ورنہ لاعن پر لوٹ پڑتی ہے رواہ ابو داؤد یہہ مضمون اور بہی کئی حدیثون مین آیا ہے بہرحال لاعن فوارۂ لعنت ٹہیرتا ہے یہہ مرض لعن طعن کا عورتون مین بہ نسبت مردون کے سبسے زیادہ ہوتا ہے انکی زبان ہرگز نہین رُکتی گویا یہہ خود اپنے اوپر رات دن لعنت کرتی رہتی ہین اوس بچاری غریبا کا شوہر ہو یا نوکر یا چاکر کچہہ بہی نہین جاتا عطاے تو بلقاے تو بخشیدم **فائدہ** احادیث مین لعنت کرنے سے بعیر و ناقہ پر نہی آئی ہے مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے اسلئے کہ نماز کے لیئے جگاتا ہے اسیطرح پسو کو گالی دینے سے منع کیا ہے غرضکہ لعن و سب کسی مخلوق پر بہی بیجا ہے جو کوئی ناحق ناروا کسی چیز یا کسی آدمی پر لعنت کرتا ہے وہ لعنت اسی شخص پر اولٹ پڑتی ہے نہ اوسپر جسپر اسنے لعنت کی ہے یہہ مضمون حدیث ابن عباس کا ہے مرفوعاً نزدیک ابو داؤد و ترمذی و ابن حبان کے اسیطرح جو شخص اپنی مملوک پر لونڈی ہو یا غلام تہمت زنا لگاتا ہے دن قیامت کے اوسپر حد قذف جاری کیجاویگی وہان بعوض اوس غلام و لونڈی کے میان بی بی کو سزا ملیگی ※

بشارت بر دشنام دہی زمانہ

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ گالی دیتے ہین بنی آدم زمانہ کو حالانکہ زمانہ مین ہون رات دن میرے ہاتہہ مین ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ تم گالی ندو زمانے کو اسلئے کہ اللہ ہی زمانہ ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ ایذا دیتے ہین مجہکو بنی آدم کہتے ہین کہ کیا خراب زمانہ ہے رواہ ابو داؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے

شرط مسلم پہ ایک روایت حاکم مین اسطرح پر آیا ہے کہ واد ھراہ کہتے ہین حالانکہ وہر ہین
ہون اسکو بہی شرط مسلم پہ بتایا ہے منذری نے کہا معنی حدیث کے یہہ ہین کہ عرب پر جب کوئی
بلا آتی کسیطرح کی مصیبت پڑتی کوئی رنج ہوتا تو زمانے کو گالی دیتے برا کہتے تھے اس اعتقاد
پر کہ یہہ کام اسی زمانے کا ہے سو یہہ دشنام وہی واسطے فاعل کے شل لعن کے ہوتی حالانکہ کسی
چیز کا کوئی فاعل سوا خدا کے نہین ہے انتہے نہی کے معنی یہہ ہین کہ یہہ کام حرام ہے مگر شیطان
کے فریب کو تو دیکہو کہ قطع نظر عامۂ خلق کے بالخصوص شعرا کو سب سے زیادہ اسمین مبتلا کر رکہا ہے
یہانتک کہ بڑے بڑے معتبر و دیندار عالم بہی اس دہوکے مین آگئے اشعار کے اشعار شکایت و
حکایت زمانہ سے بہر دئے کبہی نام سپہر و چرخ و فلک کا لیکر گالی گفتہ کیا کبہی خود زمانہ کے بد ہونے
کی صراحت کی یہہ سب لعن و طعن معاذ اللہ درحقیقت ذات پاک رب العالمین پہ ہوئی
کہو اب ایمان کہان رہا اسلام کہان گیا جیسے بندے تہے جسکے ہاتہ مین سارا بناؤ بگاڑ انکا
تہا عمر بہر اوسیکو برا کہتے رہتے یہان عذر جہل پیش نہ چلیگا اسلئے کہ یہہ بات سب جانتے ہین
کہ خالق آسمان و زمین و ما فیہما ایک اکیلا اللہ پاک ہے آسی رات دن کو زمانہ کہتے ہین جب یہہ
گالی خدا پہ نہ پڑی تو پہر کسپر گری یہہ عذر کہ شاعری مین لحاظ ایسے امور کا نہین رہتا ہے
نہ یہہ امور مقصود بالذات ہوتے ہین بدتر از گناہ ہے کیا بے اس سب و شتم دہر و فلک کے
شاعری نہین ہو سکتی ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ؀

بشارت بہ ترسانیدن کدامی مسلمان بسلاح وغیرہ

ایک آدمی سوتا تہا اوسکے پاس ایک رسی رکہی تہی ایک شخص نے جا کر اسطرح پہ اوٹہا لی کہ وہ
ڈر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو حلال نہین کہ وہ مسلمان کو
ڈراوے اسکو ابو داؤد نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے عامر بن ربیعہ کہتے
ہین ایک آدمی نے جوتا ایک شخص کا چہپا دیا ہنسی سے رسول خدا نے فرمایا مسلمان کو مت حیران

کرو نہ ڈراؤ مسلمان کا ڈرانا ظلم عظیم ہے رواہ البزار والطبرانی وابو الشیخ ابن عمر کا
یہہ لفظ ہے کہ جسنے ڈرایا کسی مومن کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن نہ دے اوسکو ڈر سے دن
قیامت کے رواہ الطبرانی اسیطرح ہتھیار سے دہمکانے کو اشارہ کرنے کو منع کیا ہے
تلوار ہو یا تیر یا اور کچھہ بلکہ یہہ فرمایا ہے کہ ایسے آدمی پر فرشتے لعنت کرتے ہین اگرچہ ایک ہی
مان باپ کا بھائی کیون نہو رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ حدیث ابی بکرہ مین مرفوعاً یہا
آیا ہے کہ جب دو مسلمان تلوار لیکر سامنے آتے ہین تو قاتل و مقتول دونون نار مین جاتے
ہین رواہ الشیخان یہہ اسلئے ہے کہ ہر ایک کا ارادہ دوسرے کے قتل کرنے کا تہا اس
زمانہ مین ہنسی دل لگی ٹھٹھا مسخرا پن ہر محفل کا نقل ٹہیرا ہے بے اسکے جی نہین لگتا بعض عورتین
کہتی ہین کہ ہم لڑکپن سے کہلنڈرے ہین ہم سے بے مجمع کے نہین رہا جاتا حالانکہ ایسے کہلنڈرون
کے لئے جہنم کا وعدہ آیا ہے اسلام مین ہر لہو و لعب کو حرام فرمایا ہے ؎

	مزاج تو از حال طفلی نگشت		اچہل سال عمر عزیزت گزشت	

لڑکپن کا کہیل تماشا تو معاف تہا کہ بچے مکلف نہین ہوتے جوانی و پیری کا کہیل ضرور اپنا
اثر دکہلاویگا جہنم کے کہیل تماشے مین مدام آنکو رکہیگا پہر مضحکہ و مزاح مین یہہ بہی ہوتا ہے
کہ دوسرے کو ڈرا دیتے ہین ذرا سی بات پر خانہ جنگی ہونے لگتی ہے دونون طرف سے ہتہیار
اوٹہتا ہے ان سب کامون کا نتیجہ یہی ہے کہ چندے گلگشت نار عظیم کرایا جاوے سیر دوزخ
دکہلائی جاوے جہنم کی ہواخوری ہو دنیا کے کہیل تماشون کا مزا ملے انشاء اللہ تعالے
ایسا ہی ہوگا تم تو اپنا کام کئے جاؤ ؛

بشارت بر عدم قبول عذر برادر مسلمان

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسکے پاس اوسکا بہائی عذر لیکر آوے تو چاہیئے کہ قبول
کرلے اوسکے عذر کو محق ہو یا مبطل اگر قبول نا کریگا تو حوض پر نہ آویگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد

کہا ہے جو دان کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے عذر کیا نزدیک اپنے بہائی مسلمان کے پہر اوس نے قبول نہ کیا اوسکو تو اوسپر گناہ ہے برابر صاحب مکس کے رواہ ابو داؤد فی المراسیل وابن ماجۃ باسناد جید ابن حبان طبرانی کا لفظ حدیث جابر بن عبداللہ سے یہہ ہے جس نے اعتذار کیا اپنے بہائی سے اوسنے اسکے عذر کو قبول نہ کیا تو اوسپر گناہ ہے مثل خطیئہ صاحب مکس کے آبو الزبیر نے کہا مکاس کہتے ہین عشار کو یعنی وہ شخص جو محصول سائرات لیتا ہے ایک روایت مین یون ہے جسنے عذر کیا پہر وہ عذر قبول نہوا تو حوض پر آنا نہوگا منذری نے کہا ایک جماعت صحابہ سے اسیطرح مروی ہے معلوم ہوا کہ مسلمان جب اپنی خطا و قصور کا عذر کرے تو اوسکا عذر قبول کرنا چاہیے ورنہ مغفرت سے ایک طرح کی محرومی و مایوسی ہو گی حدیث ابن عباس مین مرفوعاً فرمایا ہے کہ سب سے بدتر وہ لوگ ہین جو اقالۂ عثرات نہین کرتے معذرت قبول نہین کرتے گناہ معاف نہین کرتے الحدیث رواہ الطبرانی وغیرہ بہول چوک خطا قصور ہر انسان سے ہوجاتا ہے حسن خلق یہہ ہے کہ عذر روا رکہ عذر مان لے جاہل مرد عورت ضد سے ہرگز سچا عذر بہی قبول نہین کرتے نہ قصور معاف کرین سو ایسون کا قصور اللہ بہی معاف نہ کریگا حدیث مین آیا ہے من لا یغفر لا یغفر اللہ تعالیٰ تو سوا شرک کے سارے گناہ توبہ کرنے سے معاف کردیتا ہے توبہ درحقیقت نام ندامت و اعتذار کا ہے سلف صالح خون تک معاف کردیتے تہے کسی اور قصور کی کیا ہستی ہے اب وہ وقت آیا ہے کہ ادنی لغزش بہی کوئی معاف نہین کرتا فی الفور انتقام لینے کو طیار ہوجاتا ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

بشارت بر نمیمہ یعنی چغلخوری

حذیفہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نمام یعنی چغلخور بہشت مین نہ جاویگا ایک روایت مین بجاے نمام کے قتات آیا ہے رواہ الشیخان وابو داؤد والترمذی منذری نے کہا نمام و قتات ایک چیز ہے نمام وہ ہے جو لوگون کے پاس بیٹہکر بات جیت سنکر

دوسرے سے لگاتا بجھاتا ہے قتات وہ ہے جو چھپکر کسی کی بات سنتا ہے پھر نمیمہ کرتا ہے نمیمہ سے
قبر مین عذاب ہوتا ہے یہہ مضمون حدیث ابن عباس مین نزدیک شیخین واہل سنن کے اس لفظ سے
آیا ہے کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبر پر جنپر عذاب ہوتا تھا فرمایا کچھہ
بڑی بات پر یہہ عذاب نہین ہوتا ہے ایک تو چغلخوری کرتا پہرتا تہا دوسرا پیشاب سے نہ بچتا تہا
الحدیث ابن عمر کا یہہ لفظ ہے کہ نمیمہ وشتیمہ وحمیت نار مین ہین رواہ الطبرانی یعنی انجام
چغلخوری وگالی گلوچ وطرفداری کا جہنم ہے عبد اللہ بن بسر کی حدیث مین مرفوعًا یون آیا ہے
کہ حسد والا اور نمیمہ وکہانت والا میرا نہین ہے اور نہ مین اوسکا ہون رواہ الطبرانی
ابن غنم کی روایت مین نمیمہ والونکو بد ترین بندگان خدا فرمایا ہے رواہ احمد علا ابن حارث
نے مرفوعًا کہا ہے کہ ہماز لماز مشار بالنمیم اور جو بے عیب کو عیب لگاتے ہین ان سب کا حشر کتون
کی صورت مین ہوگا رواہ ابو الشیخ غرضکہ انجام اس کام کا عذاب قبر پھر دخول نار ہے جو مرد
عورت ان کامون مین رہتے ہین اونکے لیے یہہ بہت بڑی نوید ہے ٭

بشارت بر آبروریزی وغیبت وبہتان

خون ومال وآبرو کا ایک ہی حکم ہے انکی حرمت ویسی ہے جیسے حرمت مکہ وماہ ذیحجہ کی اسکو
شیخین نے ابی بکرہ سے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے پورا مسلمان ہر مسلمان
پر حرام ہے کیا خون کیا آبرو کیا مال رواہ مسلم والترمذی براء بن عازب کہتے ہین کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سود کے بہتر دروازے ہین ادنے اونکا یہہ
ہے کہ آدمی اپنی مان سے زنا کرے سب سے زیادہ ربا یہہ ہے کہ بھائی مسلمان کی آبرو مین زبان
درازی کرے رواہ الطبرانی انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے ان اربی الربا عرض الرجل
المسلم اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے ابن عباس کا لفظ یہہ ہے اشد الربا و
اربی الربا واخبث الربا انتہاک عرض المسلم وانتہاک حرمتہ رواہ [illegible]

والبیہقی ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے من اربی الربا استطالۃ المرء فی عرض اخیہ رواہ
البزار باسناد قوی بعض نسخ ابی داؤد مین یون آیا ہے کہ منجملہ کبائر کے ہے زبان درازی
آدمی کی مسلمان کی آبرو مین ناحق اور دو گالیان دینا عوض ایک گالی کے رواہ ابن ابی
الدنیا یہہ گناہ آبروریزی کا شرعاً سب سے زیادہ ٹھیرا ہے مگر سب سے زیادہ اسی مین خلق گرفتار
ہے خصوصاً عورتین رات دن آبروریزی شوہر کی اپنی زبان سے کیا کرتی ہین زنا و سود
کی برابر انکو گناہ ہوتا ہے بلکہ وہ چند اوس سے **فائدہ** عائشہ نے صفیہ کو پست قد کہا تہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے ایسی بات کہی کہ اگر اوسکو دریا کے پانی سے
ملائین تو ملجاوے یعنی سارا پانی گناہ ہو جاوے اسکو ابو داؤد و ترمذی و بیہقی نے روایت
کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے زینب نے صفیہ کو یہودیہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو نہایت غصہ آیا ذی الحجہ محرم بعض صفر تک زینب سے علیحدہ رہے رواہ ابو داؤد
عائشہ نے ایک عورت کو دراز دامن کہا فرمایا تہوک تہوکا تو ایک ٹکڑا گوشت کا نکلا اسکو ابن ابی الدنیا
نے روایت کیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک شخص کو عاجز یا ضعیف کہا فرمایا تو نے اوسکی غیبت کی اوسکا گوشت کہایا رواہ ابو یعلی
والطبرانی یہہ مضمون کہ غیبت کرنا برابر اکل لحم برادر مسلمان کے ہے بہت حدیثون مین آیا ہے
جو بات دوسرے کو بری لگے کسیطرح کی برائی اوسمین نکلے وہ داخل غیبت ہے خواہ مونہہ سے کہے
یا اعضا سے اشارہ کرے جبکہ وہ عیب اوسمین موجود ہو ورنہ پہر بہتان ہے حدیث ابن عباس
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین دیکہا کہ ایک قوم مردار کہاتی
ہے پوچہا یہہ کون ہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہہ وہ لوگ ہین جو لوگون کا گوشت کہاتے تہے
یعنی غیبت کیا کرتے تہے رواہ احمد و رواتہ رواۃ الصحیح انس کا لفظ یہہ ہے کہ معراج
مین ایک قوم دیکہی جو اپنے مونہہ و سینے کو ناخونون سے چہیلتی تہی پوچہا یہہ کون ہین کہا یہہ وہ
ہین جو لوگون کا گوشت کہاتے تہے اونکی آبروریزی مین پڑتے تہے رواہ ابو داؤد حدیث

راشد بن سعد مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے گذرا مین عورتون
مردون پر جو اپنی چھاتی کے بل لٹکے ہوئے تھے پوچھا یہہ کون ہین کہا الماز ہماز ہین وییل لکل
ھمزۃ لمزۃ وہان تو فقط کوتاہ قد دراز دامن کہنے پر غیبت ثابت ہو جاتی تھی یہان اخبارون
مین رات دن یہی دہندا آبروریزی دروغگوئی غیبت سازی کا رہتا ہے کون محفل ہے
جسمین سیکڑون ہزارون کی ہجو وبرائی نہین کی جاتی غیبت عبادت ٹھیر گئی ہے رات دن
مردار کھایا جاتا ہے جابر ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تھے ایک بدبودار
ہوا آئی فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ کیا ہوا ہے یہہ بدبو اون لوگون کی ہے جو ایمانداروں
کی غیبت کیا کرتے ہین رواہ احمد ورواتہ ثقات وابن ابی الدنیا حدیث جابر
وابی سعید خدری کا یہہ لفظ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا غیبت
سخت تر ہے زنا سے کہا کیونکر فرمایا آدمی زنا کرکے توبہ کر لیتا ہے اللہ قبول کرتا ہے غیبت
والے کی مغفرت نہوگی جب تک کہ مغتاب معاف نکرے رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی
والبیہقی زنا مین تو ایک طرح کا مزا بہی ملتا تھا گو اوسکا انجام بد ہوا غیبت مین تو بالکل
گناہ بے لذت ہوتا ہے غیبت والا زانی سے بہی بدتر ہے عثمان بن عفان مرفوعاً کہتے ہین
غیبت ونمیمہ ایمان کو اسطرح جہاڑتے ہین جیسے چرواہا درخت کے پتے جہاڑتا ہے رواہ
الاصبہانی ابو امامہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی کو
نامۂ اعمال کہلا ہوا ملیگا وہ کہیگا اے رب میرے حسنات جو مینے کیے تھے وہ تو اس صحیفہ مین
نہین ہین ارشاد ہوگا کہ تو نے لوگون کی غیبت کی غیبت نے اون نیکیون کو مٹا دیا رواہ
الاصفہانی ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے جسنے ذکر کیا کسی چیز کا جو اوسمین نہین ہے عیب لگانے
کو قید کریگا اوسکو اللہ نار جہنم مین جب تک کہ اپنے کہے کی سزا پالے رواہ الطبرانی باسناد
جید دوسرے لفظ مین یون ہے کہ گلا دیگا اوسکو آگ دوزخ مین ابن عمر کی حدیث مین یون
آیا ہے کہ پلا دیگا اوسکو نچوڑ اہل نار کا رواہ ابو داؤد طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ ولاگت

نہ نکلیگا حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ بہتان کا کفارہ نہین
رواہ احمد اسیلیے جو کوئی مغیبت کا رد کریگا وہ آتش دوزخ سے آزاد ہوگا اسکو ترمذی
نے ابو الدرداء سے روایت کیا ہے حسن کہا ہے غرضکہ یہہ بشارات عمدہ واسطے اہل غیبت
کے نہایت مفید ہین انکو چاہیے کہ بالکل مطمئن ہو کر اپنا کام کرین جتنا ہوسکے ہر کسیکو برا
بہلا کہا کرین ؛

بشارت بر کثرت کلام

عقبہ بن عامر نے پوچھا نجات کیونکر ہو فرمایا اپنی زبان روک گھر مین بیٹھہ اپنے گناہون پر
رو رواہ ابو داؤد وابن ابی الدنیا والبیہقی والترمذی وقال حسن غریب سہل
بن سعد کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جو کوئی ذمہ دار ہو میرے لیے زبان و شرمگاہ کا مین
ضامن ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا رواہ البخاری والترمذی حدیث ابی جحیفہ مین
حفظ لسان کو افضل اعمال ٹہیرایا ہے رواہ ابو الشیخ والبیہقی جب معاذ بن جبل سے کہا
کہ زبان روک پوچھا کیا ہم پکڑے جاوینگے بات پر فرمایا روئے تجہکو ماں تیری کیا اوندہے
سونہہ نار مین نہین ڈالتا مگر یہی زبان کا کاٹا ہوا رواہ احمد والترمذی والنسائی
وابن ماجۃ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے یہہ حدیث کئی لفظ کئی طرق سے
آئی ہے مطلب یہہ کہ جو چیز آدمی کو سرنگون جہنم مین ڈالتی ہے وہ یہی گفتگو اوسکی زبان کی
ہے جسکی زبان زیادہ چلتی ہے یا جو کوئی بہت باتین بنایا کرتا ہے وہ لایق دوزخ کے ہے
اسیلیے فضائل سکوت کے مذمت زیادہ بات کرنیکی بہت حدیثون مین آئی ہے جن لوگون
نے سیکڑون ہزارون قصے کہانی شعر شاعری کی کتابین بنا ڈالی ہین جہوٹی داستان
گڑہی ہین انسے زیادہ شاید کوئی ہی مستحق نار کا ہوگا مگر جسنے توبہ کر ڈالی اچہا آدمی بنگیا
زبان فضول کلام سے روک لی حدیث عبد اللہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اکثر خطا ابن آدم کی

اوسکی زبان مین ہے رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح وابو الشیخ والبیہقی باسناد حسن زبان کا جرم صغیر ہے مگر جرم کبیر ہے زبان کے طفیل مین دوست دشمن ہوجاتا ہے خیر خواہ بدخواہ بنجاتا ہے جتنے گناہ ویکے ہین وہ سب اسی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہین غیبت فحش دشنام نمیمہ کذب افترا بہتان سب اسی کی معرفت ہوتا ہے اور کچھ نہو تو اتنی ہی منقبت اسکی کافی ہے کہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ بندہ کبھی ایک ایسا کلمہ کہتا ہے جسمین فکر نہین کرتا یعنی کیا کہا خیر یا شر اوسکے سبب سے نار مین جا گرتا ہے بعد المشرقین سے بھی زیادہ رواہ الشیخان وابن ماجہ والترمذی والنسائی بے تکان ہانکنے والے گپ شپ کرنیوالے ہمیشہ جو موبنھہ پر آتا ہے کہہ ڈالتے ہین خوشی مین ہون یا غصے مین انکے لیے یہہ تہنیت ایک بڑی بشارت ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ آدمی کوئی کلمہ خدا کی ناراضی کا کہتا ہے کچھ پروا اوسکی نہین کرتا اوسکے سبب سے جہنم مین جا گرتا ہے اسکو مالک وبخاری نے روایت کیا ہے حاکم نے شرط مسلم پر بتایا ہے حاکم کا لفظ یہہ ہے کہ ستر برس کی راہ تک دوزخ مین گرتا چلا جاتا ہے سبحان اللہ اس ترقی کا کیا پوچھنا فائدہ ابو ہریرہ کا لفظ نزدیک بیہقی کے مرفوعاً یہہ ہے کہ کوئی آدمی ایک کلمہ مجلس کے ہنسانے کو کہتا ہے جتنا بعد درمیان آسمان وزمین کے ہے اوس سے زیادہ دور تک جا گرتا ہے زبان کی لغزش قدم کی لغزش سے بڑھکر ہوتی ہے ابو سعید نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی بات کرتا ہے کوئی برا ارادہ نہین رکھتا مگر یہی ہنسانا قوم کا اوسکے سبب سے آسمان کی دوری سے بھی زیادہ جا گرتا ہے رواہ ابو الشیخ آسمان زمین سے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ رکھتا ہے ایک ہنسی کی بات کہنے پر یہہ مرتبہ ملتا ہے جبکہ وہ بات بری بھی نہو اور جو کہین ایسی بات کہی کہ خلاف مرضی خدا ورسول ہے تو پھر اوسکی ترقی کا کچھ حساب ہی نہین ہے مطابق حدیث انس بن مالک کے اللہ اسکو بے داخل کیے جہنم کے راضی نہوگا رواہ ابو الشیخ باسناد حسن ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ بہت باتین کرنا بدون ذکر خدا کے دلکو سخت کر دیتا ہے

سب سے دور خدا سے وہی دل ہے جو سخت و درشت ہے رواہ الترمذی والبیہقی ترمذی
نے کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے حدیث مغیرہ بن شعبہ مین کثرت قیل وقال کو مکروہ یعنی حرام
فرمایا ہے رواہ الشیخان وابوداؤد وابویعلی وابن حبان ابوہریرہ کا لفظ مرفوع
یہہ ہے کہ سب لوگون مین زیادہ گناہ اوس شخص کے ہین جو بیفائدہ باتین بہت کرتا ہے رواہ
ابوالشیخ دوسری روایت مین یون ہے کہ ایک آدمی شہید ہوا اوسپر کوئی عورت روئی کہا
واشہیداہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا خبر ہے کہ وہ شہید ہوا شاید
اوسنے کوئی بیفائدہ بات کی ہو رواہ ابویعلی والبیہقی امرار وملوک کی مجالس مین جہان
بہر کی باتین دنیا بہر کے قصے کہانی تیرا میرا ذکر رہا کرتا ہے سیکڑون باتین بیفائدہ رات دن
ہوا کرتی ہین وہ وہ پہر اسی چرچے مین گڑ رجاتے ہین دیکہیئے انکو جہنم مین کیا کیا نعمتین اسکے عوض
ملین گی جسقدر اوقات اہل دول ورؤسا کی اس کام مین ضائع ہوتی ہے شاید کسی دوسرے
کی ہوا نکی بڑی عبادت یہی ہے کہ صبح شام کسی کی غیبت کسی کی ہجو کسی کی تعریف نالایق کیا کرتے
ہین انکے درباری جہوٹ بولنے خوشامد کرنے کو ایمان سمجہتے ہین کیونکہ بے اسکے وہ خوش نہین ہوتے
کوئی مسخراپن کرتا ہے کوئی ہنساتا ہے کوئی دل بہلاتا ہے یہہ سب جہنم کے سردار ہونگے خدا بچا رکہے

بشارت بر حسد وگمان بد

ابوہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دور رہو تم گمان سے
بیشک گمان اکذب حدیث ہے مت تلاش کرو یعنی عیب لوگون کے مت حسد کرو ایک دوسرے
کے دشمن نہ بنو ایک دوسرے سے الگ نہو اللہ کے بندے آپسکے بہائی بنے رہو رواہ مالک
والشیخان وابوداؤد والترمذی دوسری روایت مین یون آیا ہے جمع نہین ہوتا اندر
کسی بندے کے ایمان وحسد رواہ ابن حبان والبیہقی یعنی اگر ایمان ہے تو دل مین کسی
پر حسد نہوگا اگر حسد ہے تو پہر ایمان گیا تیسری روایت یہہ ہے کہ تم بچو حسد سے حسد کہا لیتا ہے

حسنات کو جسطرح آگ لکڑی کو کہا لیتی ہے یا گہاس کو اسکو ابوداؤد و بیہقی نے روایت
کیا ہے ورواہ ابن ماجۃ والبیہقی ایضاً من حدیث انس ضمرہ بن ثعلبہ کا لفظ
مرفوعاً یہہ ہے کہ لوگ ہمیشہ خیر سے رہینگے جب تک کہ باہم حسد نکرین رواہ الطبرانی
ورواتہ ثقات یعنی جب حسد کرنے لگینگے تو پہر خیریت نہین ہے عبداللہ بن بسر کا
لفظ مرفوع یہہ ہے کہ حسد والا ہم مین سے نہین ہے رواہ الطبرانی کعب کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو بہوکے گرگ جنکو بکری کے گلہ مین
چہوڑ دیا جاوے اتنا بگاڑ نہین کرتے جتنا حرص کرنا مال پر حسد کرنا مسلمان کے دین کو
بگاڑ کرتا ہے ذکرہ رزین زبیر کی روایت مین آیا ہے گہس گئی تم مین بیماری اگلی امتون
کے حسد و بغض و دشمنی جڑ سے اوکہاڑنیوالی ہے یعنی دین کو رواہ البزار باسناد جید
والبیہقی وغیرہما انس بن مالک سے فرمایا اے بیٹے اگر تجہہ سے بن سکے کہ تو صبح کرے شام
کرے اور تیرے دل مین کسی کا کینہ بغض نہو تو ایسا ہی کر الحدیث رواہ الترمذی وقال
حسن غریب ابن عمرو کی حدیث مین ہر مخموم القلب صدوق اللسان کو افضل ناس فرمایا ہے
رواہ ابن ماجۃ باسناد صحیح والبیہقی مخموم القلب وہ ہے جو تقی و نقی ہو بغی و غل
و حسد سے پاک ہو یہہ تفسیر بہی مرفوع ہے سب سے زیادہ حسد دو شخصون کو ہوتا ہے ایک محتاج
کو مالدار پر دوسرے عالم کو عالم پر جس عالم کو حسد ہو جانو کہ وہ درحقیقت جاہل ہے اگر سچا علم
ہوتا یا علم سے مقصود خدا ہوتا تو کبہی حسد نکرتا بلکہ شکرگزار رہتا مخلصین لہ الدین ہمیشہ علماء
حق سے محبت رکہتے ہین اونسے فیضیاب ہوتے ہین اونکی تالیف تصنیف سے نفع اوٹہاتے ہین
اونکی سند لاتے ہین جنکو حسد ہوتا ہے وہ ہمیشہ اعتراض و رد و قدح مین رہتے ہین اپنے فضل
کا دعوی دوسرے کے فضل کا انکار کرتے ہین یہہ حسد حسب ارشاد نبوت ابوالحسنات کو
ابوالسیئات کر دیتا ہے آگ کی طرح ساری نیکیان خاک مین ملا دیتا ہے نعوذ باللہ من
غضب اللہ اس حسد سے نہ عالم کا علم بڑہے نہ مفلس کو دولت ملجاوے حاسد و محتاج ہی

کا نقصان ہوتا ہے للہ در الحسد ما اعدلہ بدء بصاحبہ فقتلہ واللہ اعلم

بشارت بر کبر وعُجب وافتخار

عیاض بن حمار کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے اللہ نے مجھکو وحی کی ہے کہ تم سب لوگ تواضع و خاکساری کرو کوئی شخص کسی شخص پر فخر وبغی نکرے اسکو مسلم وابو داؤد وابن ماجہ نے روایت کیا ہے ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے نہین تواضع کی کسی نے اللہ کے لئے مگر بلند رتبہ کردیتا ہے اللہ اوسکو رواہ مسلم والترمذی حب بدتر نکہتر تکبر وغرور ہے تیہہ خاص ذات کبریا ہی کو زیبا ہے جب دوسرے نے اوسکو اختیار کیا تو گویا مدعی خدائی کا ہوا نعوذ باللہ منا ہم سب کیا اور ہماری ہستی کیا ایک آدم وحوا سے نکلے ہین وہ مٹی کے پتلے تھے مرنے کے بعد پھر مٹی ہوجاتے ہین پہر اوسی مٹی سے دوبارہ نکلکر اوٹھہ کھڑے ہونگے آس پے حقیقتی پر کس منہ سے دعوی کبر ومنی کا کرین پادشاہ سے لیکر فقیر تک عالم سے لیکر جاہل تک رئیس سے لیکر سئیس تک سبکی یہی ہستی ناپائدار ہے فما للتراب ورب الارباب حدیث ابی سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی اللہ پر ایک درجہ تکبر کرتا ہے تو اللہ اوسکو اسفل سافلین مین رکھیگا رواہ ابن ماجۃ وابن حبان ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ عز وجل فرماتا ہے عزت میری ازار ہے کبریا میری چادر ہے جو کوئی مجھہ سے نزاع کریگا مین اوسکو عذاب کرونگا رواہ مسلم وابو داؤد وابن ماجۃ ابن حبان کا لفظ یہہ ہے کبریا میری چادر ہے عظمت میری ازار ہے جو کوئی انمین مجھہ سے جھگڑیگا مین اوسکو دوزخ مین پھینکونگا یہہ حدیث کئی طرح سے آئی ہے حارثہ بن وہب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو اہل نار سے ہر عتل جواظ مستکبر ہے رواہ الشیخان عتل کہتے ہین ہر سخت دل جفاکار کو جواظ کہتے ہین ہر جامع مانع فربہ اندام اترانے والے کو راہ چلنے مین یا ہر بسیط قد کلان شکم کو مستکبر وہ ہے جو غرور رکھتا ہے دوسرونکو بنظر حقارت دیکھتا ہے سو یہہ تینون

قسم کے لوگ جہنم کا ایندہن ہونگے دوسری روایت مین یون ہے کہ جواظ وجعظری بہشت مین نہ جاویگا رواہ ابوداؤد حدیث مرفوع حذیفہ مین لفظ مستکبر کو شر عباد اللہ فرمایا ہے رواہ احمد عائل مستکبر وفقیر مختال کو خدا دشمن رکہتا ہے ایک روایت مین فقیر فخور بہی آیا ہے دوسری روایت مین عائل مزہو فرمایا ہے مزہو کہتے ہین صاحب عجب وتکبر کو تیسری روایت مین مسکین مستکبر آیا ہے غرضکہ تکبر سب کے لیئے برا ہو خصوصاً عائل وفقیر کے لئے جب ان کمبختون نے بہی غرور کیا تو سمجہو کہ خسر الدنیا والآخرہ ہوئے امرا جو مغرور ہوتے ہین تو دنیا تو انکو ملی ہے گو آخرت اکارت گئی انکو بجز ذلت وخواری دارین کے اور کیا حاصل ہوگا ابن عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے دل مین برابر دانہ رائی کے کبر ہے اللہ اوسکو جہنم مین اوندہے موں‌ہہ ڈالیگا رواہ احمد وروانہ رواۃ الصحیح دوسری روایت مین یون ہے کہ داخل نہوگا جنت مین کوئی انسان جسکے دل مین برابر دانہ خردل کے تکبر ہے اس مژدہ کے مستحق یہی امرا مغرور روسا متکبر ہین نہ ہم ایسے غربا ومساکین ہماری تو وہی مثل ہے ؎

دیکہا تو خاکساری ہی عالیمقام ہے	جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

جنت کیسی حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسکے دل مین رائی برابر کبر ہے وہ نہ جنت کی ہوا پاویگا نہ اوسکو دیکہے گا رواہ احمد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت مین یون ہے کہ محشور ہونگے متکبر چیونٹیون کی صورت مین ہر طرف سے اونپر ذلت آویگی ہانکی جہنم کیطرف ہانکے جاوینگے جسکا نام بولس ہے اونپر نار الانیار عالی ہوگی عصارۂ اہل نار پلایا جاویگا جسکو طینۃ الخبال کہتے ہین رواہ النسائی والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن فی الواقع ایسے مہمانان عزیز کی ایسی ہی ضیافت خوشگوار ہونا چاہئے ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک آدمی اگلی امت کا اپنی ازار اتراتا ہوا گہسیٹتا تہا زمین مین دہس گیا وہ قیامت کے دن تک اندر زمین کے گہستا چلا جاویگا رواہ البخاری

والنسائی یہہ حکایت کئی حدیثون مین کئی طرح سے آئی ہے اسطرح کا ایک واقعہ عہد نبوی مین بہی ہوا کریب کہتے ہین مین ابن عباس کا قائد تہا ابی لہب کی گلی مین پہونچکر مجہسے کہا اے کریب فلان جگہہ کہان ہے مین نے کہا یہی جگہہ تو ہے کہا عباس بن عبد المطلب نے کہا کہ ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا اس جگہہ مین اتنے مین ایک آدمی دو چادرون کے بیچ مین اتراتا ہوا چلتا تہا اپنے پہلو عجب سے دیکہتا جاتا تہا کہ ناگہان زمین مین دہس گیا اسجگہہ سو وہ دہستا چلا جاتا ہے قیامت کے دن تک رواہ ابو یعلی ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی اپنے نزدیک بڑا بنتا ہے یا چلنے مین اتراتا چلتا ہے وہ جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح مین محتج بہم ہین حاکم نے اسکو صحیح شرط مسلم پر بتایا ہے خولہ بنت قیس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب چلیگی میری امت مٹک کر اور خدمت کرینگے اوسکی فارس وروم تو مسلط کردیگا خدا بعض کو بعض پر رواہ ابن حبان والترمذی یہہ حدیث معجزہ ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملک فارس وروم کا ہاتہہ پر اس امت کے فتح ہوگیا یہہ دولت وحکومت کے مزے مین پڑگئے خدا نے انکو حاکم سے محکوم بنادیا اب نہ دولت ہے نہ حکومت ہر طرف سے ذلت وخواری ورسوائی کا سامنا ہے جیسا کیا ویسا پایا اللہ کی نعمت کی کچہہ قدر نہ سمجہی جامے سے باہر ہوگئے اترانے لگے شخصیت کا ٹہاٹہہ جمایا جہنم مین ایک جنگل ہے اوسکو ہبہب کہتے ہین ہر جبار عنید کا وہ گہر ہے اسکو ابو یعلی وطبرانی نے ابی موسی سے مرفوعاً روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے انس کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ اگر تم گناہ نکروگے تو تمہکو تمپر اوس سے بہی بڑے گناہ کا ڈر ہے وہ عجب ہے رواہ البزار باسناد جید عجب بضم عین اترانے کو کہتے ہین آدمی اپنے کسی کمال علمی یا عملی یا کسی فعل وعادت پر جب خوش ہوکر فخر کرتا ہے نازش ظاہر کرتا ہے تو اسکا نام عجب ہے **فائدہ** حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے باز رہین یہہ اقوام فخر کرنے سے باپ دادون پر جو مرگئے ہین

وہ تو کوئلے ہین جہنم کے یا ذلیل تر ہین جعل سے نزدیک اللہ کے جو اپنی ناک سے نجاست کو لڑکاتا ہے اللہ نے تم سے عُبّیت جاہلیت کو دور کیا آبا پر فخر کرنے کو مٹایا ابتو مومن تقی ہے یا فاجر شقی سارے لوگ بنی آدم ہین آدم مٹی سے بنے ہین رواہ ابو داؤد والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن جعل ایک کیڑا ہوتا ہے جو گوبر مین رہتا ہے اوسکو لڑکاتا پھرتا ہے عبیت کے معنی ہین کبر و فخر و نخوت کے یہہ فخر با آبا سب سے زیادہ تین فرقون مین ہوتا ہے ایک امرا رؤسا ر مین یہہ رات دن بیان مناقب اجداد و آبا مین رہتے ہین دوسرے علما ر انکو اپنے اسلاف پر بڑا ناز ہوتا ہے تیسرے مشائخ یہہ رات دن کرامات آبا و اجداد کا ذکر کیا کرتے ہین اجی وہ سب اچھے تھے تو ہمکو کیا ملیگا اگر برے تھے تو ہمارا کیا نقصان ہم اپنے اعمال درست کرین جنکا حساب کتاب ہمکو دینا ہے ہمارے کام سوا خدا و رسول کے کوئی بھی نہ آویگا یہہ تقسیمات کہ ہم اولاد ملوک ہین یا نسل سادات یا اولاد اولیا و علما و صلحا بیفائدہ ہے صحیح تقسیم فقط اتنی ہے کہ کوئی مومن تقی ہو کوئی فاجر شقی باقی خیر سلا رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ؂

بشارت بر مدح منافق و فاسق و مبتدع و تعظیم آنہا

حدیث بریدہ مین مرفوعاً آیا ہے منافق کو سید نہ کہو اگر وہ سید ہیگا تو تمنے اپنے رب کو خفا کیا رواہ ابو داؤد والنسائی باسناد صحیح حاکم کا لفظ یہہ ہے جب آدمی نے کسی منافق کو سید یعنی سردار کہا تو وہ خدا کو غصہ و غضب مین لایا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ایک حدیث مین یہہ بھی آیا ہے کہ جب فاسق کی مدح کیجاتی ہو تو خدا کو غصہ آجاتا ہے عرش ہلجاتا ہے اسکو بیہقی نے انس سے مرفوعاً شعب الایمان مین روایت کیا ہے آجکل اس زمانے مین دفتر کے دفتر مدح کفار مین رنگئے ہین فساق بیچارے کس شمار قطار مین ہین کفار کے حق مین لفظ مرحوم و انار اللہ برہانہ وغیرہ لکھا جاتا ہے رات دن انہین کی تعریف و ثنا و صفت

مین عبادت کیطرح گزرتا ہے یہہ لوگ رات دن خدا کو غصے مین رکھتے ہین عرش کو ہلا یا کرتے ہین اوسپر طرہ یہہ ہے کہ آپکو مسلمان سمجھکر مغفرت کا یقین حاصل کر لیا ہے بلکہ علما و صلحا و سلف اتقیا و خدا و رسول کا ذکر تو برسون مین بہی انکی محفل مین نہین آتا ہے ہر دن ہر شب ہر مجلس مین یا تو لہو و لعب رہتا ہے یا غیبت و کذب و مضحکہ یا مدح آبا و اجداد فساق یا صفت و ثنا حکام ظالم یا امرا ستمگر یا روسا بد دین انا للہ وانا الیہ راجعون بے شبہہ صرف ہونا اوقات عمر عزیز کا اس سے زیادہ کسی شغل مین مناسب نہین ہے کیونکہ انکا حشر بہی اونہین محروین کے ہمراہ ہوگا ۞

بشارت بر کذب و دروغ

ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین آیا ہے تم بچتے رہو جہوٹ سے جہوٹ راہ دکہاتا ہے فجور کی فجور لیجاتا ہے نار مین بندہ ہمیشہ جہوٹ بولتا ہے جہوٹ کا ارادہ کیا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک خدا کے کذاب لکہہ لیا جاتا ہے رواہ الشیخان وابوداود والترمذی وصححہ واللفظ لہ ابوبکر صدیق کا لفظ یہہ ہے دور رہو کذب سے کہ وہ ہمراہ فجور کے نار مین ہے رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ جہوٹ و فسق کا ساتہہ ہے جہوٹا آدمی فاجر ہوتا ہے فاجر آدمی جہوٹا ہوتا ہے اسیلئے قرآن پاک مین فاسق کی خبر پر اعتماد کرنے سے پہلے حکم تحقیقات کا دیا ہے حدیث ابن عمرو مین آیا ہے ایک آدمی نے پوچہا عمل نار کیا ہے فرمایا کذب جب آدمی نے جہوٹ بولا فاجر ہوا جب فجور کیا کافر ہوا جب کافر ہوا نار مین گیا رواہ احمد اس حدیث مین فجور کو برابر کفر کے رکہا ہے جسطرح قرآن شریف مین ذکر فساق کا ہمراہ کفار کے بمقابلہ مومنین جا بجا کیا ہے معلوم ہوا کہ رشتہ فسق و فجور کا کفر سے قریب ایمان سے بعید ہے گو تکفیر صریح نہ کیجاوے ع

فضولی میکنم بوئے بہ بندست	مرا از زلف او موئے بسندست

قریب کا رشتہ نہ سہی دور ہی کا سہی لیکن قیامت مین یہہ رشتہ داری کیا رہی تماشا

دکہاویگی **فائدہ** حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے منافق کی تین نشانیان ہین
ایک یہہ کہ جب بات کہے تو جہوٹی کہے دوسرے جب وعدہ کرے تو خلاف کرے تیسرے جب عہد کرے
تو توڑ ڈالے رواہ الشیخان مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگرچہ روزہ رکہے نماز
پڑہے گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے چار چیزین ہین جس شخص
مین ہونگی وہ منافق خالص ہے جسمین ایک خصلت اون چار مین سے ہے تو اوسمین ایک
خصلت نفاق کی ہے جب تک کہ اوس ایک خصلت کو ترک نکرے جب مؤتمن ہو تو خیانت
کرے جب بات کرے جہوٹ بولے جب عہد کرے تو توڑ ڈالے جب جہگڑا کرے تو گالی بکے رواہ
الشیخان واہل السنن الا ابن ماجۃ انس بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے تین چیزین
ہین جس کسی مین ہونگی وہ منافق ہے گو روزہ نماز حج عمرہ ادا کرے آپکو مسلمان کہے بات مین
جہوٹ بولے وعدہ خلافی کرے امانت مین خیانت کرے رواہ ابو یعلی ابو ہریرہ کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ پورا ایماندار نہین ہوتا جب تک
کہ جہوٹ بولنا نہ چہوڑے ہنسی مین لڑائی مین اگرچہ سچا کیون نہو رواہ احمد والطبرانی
ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے مطبوع ہوتا ہے مومن سب خصلتون پہ مگر خیانت وکذب
پہ رواہ احمد معلوم ہوا کہ خائن کاذب درحقیقت مومن نہین ہے گو ظاہر مین کلمہ گو ہو
ایمان مین اور ان خصلتون مین ضد ہے جب یہہ خصال طبعی ہونگی تو ایمان نہوگا جب ایمان
طبعی ہوگا تو یہہ خلال نہونگی نواس بن سمعان کا لفظ یہہ ہے کہ بڑی خیانت یہہ ہے کہ تو کوئی
بات اپنے بہائی سے کہے وہ تجہکو سچا جانے اور تونے اوس سے جہوٹ کہا ہے رواہ احمد
حدیث ابی ہریرہ مین یہہ بہی آیا ہے کہ جہوٹ رزق کو کم کرتا ہے رواہ الاصفہانی ابن عمر
نے مرفوعاً کہا ہے کہ جب بندہ جہوٹ کہتا ہے تو فرشتہ اوسکی بد بو سے ایک میل تک دور
ہوجاتا ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے و رواہ ابن ابی الدنیا ایضاً
عبد اللہ بن عامر نے کہا مجہکو میری مان نے بلایا کہ آ تجہے چیز دونگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے گھر مین بیٹھے ہوئے تھے فرمایا تو اسکو کیا دیگی کہا کھجور فرمایا اگر تو نہ دیتی تو ایک جھوٹ
تجھپر لکھا جاتا رواہ ابوداؤد والبیھقی یہہ سب احادیث کثرت سے آئی ہین ہر ایک کا
طریق ولفظ جدا گانہ ہے سبسے زیادہ مبغوض نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کذب تھا جسکا کذب ثابت ہوتا اوس سے ملاقات نکرتے جبتک کہ وہ توبہ نکرتا اسکو
حاکم نے عائشہ سے روایت کیا ہے صحیح الاسناد کہا ہے آن حدیثون مین جھوٹون منافقون
کے لئے بشارت بے ایمانی کی ہے قرآن مین فرمایا ہے کہ منافق نیچے کے درجہ مین اندر جہنم
کے ہونگے اب اس سے زیادہ اور کیا تہنیت درکار ہے ❊

بشارت ذی وجہین و ذی لسانین

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ بدترین مردم وہ شخص ہے جو دو رو یہ ہو ایک روسے
اسکے پاس دوسرے روسے اوسکے پاس آتا ہے رواہ مالک والشیخان یعنی جس کسی سے
ملتا ہے اوسکی سی کہتا ہے ابن عمر سے ایک آدمی نے کہا جب ہم نزدیک بادشاہ کے جاتے ہین
تو خلاف اوسکے کہتے ہین جبکہ ہم وہان سے باہر آتے ہین کہا ہم اسکو عہد نبوی مین نفاق
سمجھتے تھے رواہ البخاری سعد بن ابی وقاص کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جو دنیا مین دو رویہ
ہے قیامت مین اوسکے لئے دو مونہہ آتش دوزخ سے ہونگے رواہ الطبرانی عمار بن یاسر
کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ اوسکے لئے دو زبانین ہونگی آگ کی رواہ ابوداؤد
وابن حبان یہہ مضمون حدیث انس مین بھی نزدیک ابن ابی الدنیا وطبرانی واصفہانی
وغیرہم کی مرفوعاً آیا ہے یہہ ایک عمدہ تمغہ ان لوگون کو جو دو رویہ ہین ملیگا اوسکی انکو
قدر کرنا چاہئے ❊

بشارت بر سوگند بغیر خدا و قرآن

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قسم کہائی غیر خدا کی وہ کافر
ہوا یا مشرک اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے حاکم نے علی شرطہما بتایا ہے دوسرا
لفظ حاکم کا یہہ ہے ہر سوگند جسکی قسم سوا اللہ کے کہائی جاوے شرک ہے لوگ پیر پیغمبر
اوستاد ماں باپ کی بلکہ اپنے سر کی یا دوسرے کے سر کی قسم کہاتے ہین کافر یا مشرک ہو جاتے
ہین شعرا ہزارون چیز کی قسم کہاتے ہین مثلاً ع بگل ولالہ و بہار قسم سبب یہہ اقسام بغیر اللہ
ہین بریدہ نے مرفوعاً کہا ہے جسنے قسم مین یہہ کہا کہ مین اسلام سے بری ہون اگر کاذب
ہے تو ویسا ہی ہے اور جو سچا ہے تو پہر رجوع طرف اسلام کے سلامتی سے نہین کرتا رواہ
ابو داؤد وابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح علی شرطہما ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
جسنے قسم کہائی پہر کہا کہ وہ شخص یہودی ہے تو وہ یہودی ہوا اگر کہا کہ نصرانی ہے تو نصرانی
ہوا اگر کہا کہ اسلام سے بری ہے تو بری ہوا کہا اگرچہ روزہ نماز کرے فرمایا اگرچہ روزہ نماز کرے رواہ ابو یعلی
والحاکم واللفظ لہ وقال صحیح الاسناد جاہل لوگ اپنے محاورہ وبول چال مین کبہی
کہہ بیٹھتے ہین کہ کافر ہون اگر ایسا کرین یا مثل اسکے تو وہ کافر ہو جاتے ہین اوسیوقت توبہ
کرکے کلمۂ توحید پڑہنا چاہیئے ورنہ اسلام کو جواب صاف ملا بڑی دولت حاصل ہوئی ابن
ماجہ نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی
کو سنا کہ کہتا ہے انا اذا یہودی فرمایا وجبت یعنی جہنم واجب ہو گئی اسیطرح بعض لوگ
یہہ کہتے ہین کہ مسلمان نباشم اگر چنین بکنم سو یہہ سارے کلمات کفر کے ہین حدیث ثابت بن
ضحاک مین مرفوعاً آیا ہے جسنے قسم کہائی ملت غیر اسلام کی جہوٹ موٹ تو وہ ویسا ہی ہے جیسا
اوسنے کہا ہے اسکو شیخین واہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے ابن عمر کی روایت مین باپ
کی قسم کہانے سے منع فرمایا ہے رواہ مالک والشیخان واہل السنن الاربعۃ اسیطرح
عمر بن خطاب نے کعبہ کی قسم کہانے سے منع کیا غرضکہ خدا کے سوا کوئی چیز ہو جاندار یا بیجان
اپنی یا پرائی اوسکی قسم کہانا ایمان کا برباد کرنا ہے قرآن شریف اگرچہ کلام اللہ ہے مگر کسی

روایت صحیح مین اوسکی قسم کہانا نہین آیا نہ سلف سے ماثور ہوا گو جائز ہی کیون نہو قسم مخصوص ہے ساتہہ خدا و صفات خدا کے جیسے ومقلب القلوب والذی نفسی بیدہٖ وایم اللہ ورب الکعبۃ وغیرہا خدا کو اختیار ہے وہ جسکی چاہے قسم کہاوے سب اوسکی مخلوق ہے خدا کی قسم سے اوس مخلوق کو شرف حاصل ہوتا ہے ؛

بشارت بر احتقار مسلم

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مسلم بہائی ہے مسلم کا نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو مخذول کرے نہ اوسکو حقیر ٹہیراوے کافی ہے آدمی کو یہہ بات شر سے کہ وہ اپنے بہائی مسلمان کو حقیر کرے رواہ مسلم وغیرہ دوسرا لفظ یون ہے کہ جب سنو تم کسیکو کہ یون کہتا ہے لوگ ہلاک ہوگئے تو سمجہو کہ سب سے زیادہ ہلاک وہ خود ہی ہے رواہ مالک ومسلم وابو داؤد جندب بن عبد اللہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی نے کہا واللہ خدا فلان شخص کو نہ بخشیگا اللہ عز وجل نے کہا یہہ کون شخص ہے جو مجہپر اس بات کی قسم کہاتا ہے کہ مین اوسکو نہ بخشونگا مینے اوسکو بخشدیا تیرے عمل کو اکارت کیا رواہ مسلم حسن کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو لوگ استہزا کرتے ہین اونمین سے واسطے ایک شخص کے دروازہ جنت کا کہولینگے کہینگے آؤ آؤ وہ اپنے کرب وغم کے ساتہہ آویگا جب آویگا تو دروازہ بند کردینگے پہر دوسرا دروازہ کہولکر اوسیطرح بلاوینگے جب آویگا دروازہ بند ہوجاویگا ہمیشہ اوسکے ساتہہ یون ہی کرینگے یہانتک کہ وہ ناامید ہوکر آنا چہوڑ دیگا رواہ البیہقی ایسا نعم البدل بڑے نصیب والون ہی کو ملتا ہے جو لوگ ہنسی ٹہٹا نہین کرتے اونکے نصیب ایسے کہان ہین **فائدہ** ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن اللہ حکم کریگا کہ ندا کرو کہ ہمنے ایک نسب مقرر کیا ہے اور تمنے ایک نسب سو ہمنے اکرم اوسکو کیا جو اتقی ہے تمنے اس بات کو نہ مانا تم یہی کہا کیے کہ فلان بن فلان بہتر ہے فلان بن فلان سے سو آج کے دن

ہین اپنے نسب کو بلند تر کرونگا تمہارے نسب کو پست تر کرونگا رواہ الطبرانی والبیہقی
حدیث صحیحین مین آچکا ہے کہ جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب جلدی نکریگا قرآن شریف مین
بھی یہی ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم حدیث جابر بن عبداللہ مین آیا ہے کہ ایام تشریق
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ وداع پڑھا فرمایا اے لوگو تمہارا رب ایک
ہے باپ ایک ہے سنو کچہہ فضل نہین ہے عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر نہ لال کو کالے پر نہ کالے کو
لال پر مگر ساتھہ تقوی کے بڑا بزرگ نزدیک خدا کے وہ ہے جو بڑا متقی پرہیزگار ہو کیون
مینے حکم خدا پہونچا دیا سب نے کہا ہان فرمایا اب جو یہان حاضر ہے وہ یہہ حکم غائب کو پہونچا دے
رواہ البیہقی اسکی سند ضعیف ہے مگر شواہد صحیحہ موجود ہین یہہ حدیث اون لوگون کے
لیے جو باپ دادون کے نسب پر فخر کرتے ہین آپکو نسب مین بہتر دوسرونکو بہ تر حقیر تر سمجھتے ہین
ایک تازیانہ ہے سید ہو یا شیخ مغل ہو یا پٹھان یا اور کوئی ذات سبکے سب ایک اللہ کے
بندے ایک ماں باپ کے بیٹے پوتے ہین فخر کس بات کا ہے ہان جو عمل مین متقی ہے وہ غیر متقی
سے بلا شبہہ افضل ہے نسب معتبر عمل خالص حجاب ہے نہ نطفہ آدمی ع

اعتبار شرف آدمیان از حسب ست		بہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی ست

بشارت بر اخلاف وعدہ وخیانت وغدر وقتل معاہد

اس باب کی احادیث ابواب سابقہ مین گذر چکی ہین اونکے سوا یہہ روایت ہے کہ حدیث ابی ہریرۃ
مین مرفوعاً بضمن ذکر قبض امانت یہہ بھی آیا ہے کہ قریب ہے کہ امانت کو کوئی شخص ادا نکرے
کہین گے کہ فلان قوم مین فلان شخص امین ہے کسیکو یہہ کہینگے کہ کیا ظریف وعقیل ہے حالانکہ
اوسکے دل مین برابر دانہ رائی کے بھی ایمان نہین ہے رواہ مسلم اس زمانۂ آخر مین جو لوگ
دانشمندی وعقلمندی وچالاکی وظرافت وہوشیاری مین مشار الیہ ہین اونکے ایمان کو
اگر ڈھونڈو تو برابر دانہ رائی کے بھی پتا نہین لگتا یہہ معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ جیسا کہا تہا ویسا ہی ہوا کچہ ایمان اگر ہے تو انہین غریب غربا ر مساکین محتاجین مین ہے جنکو لوگ بسبب نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ اعمال فرائض ونوافل وتقوی وطہارت کے بیوقوف خشک دماغ سمجھتے ہین ؎

وہ اوٹھا فرقۂ زہاد سے کامل کوئی ۔۔۔ کچہ ہوئے بہی تو یہہ رندان قدح خوار ہوئے

ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے اوسکا ایمان نہین جو امانت دار نہین رواہ الطبرانی ورواہ البزار عن علی علیہ السلام امانت کو غنیمت سمجہنا منجملۂ علامات قیامت کے ہے جسطرح حدیث علی مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے حدیث عمران بن حصین مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ بعد تین قرن خیر کے ایسی قوم ہوگی کہ جو بے طلب گواہی دیگی امانت مین خیانت کریگی نذر وفا نکریگی انہین مٹاپا ظاہر ہوگا رواہ الشیخان دین امانت ہے اسکی خیانت یہہ ہے کہ فرائض ادا نکرے کبائر مین مبتلا رہے دنیا امانت ہے اسکی خیانت یہہ ہے کہ آقا اور ہر بہائی مسلمان کی خیرخواہی نکرے جو کام سپرد ہوا اوسمین اپنا فائدہ اوٹہاوے خیانت بہی منجملہ ایک خصال نفاق کے ہے جسطرح اوپر کے ابواب مین گزر چکا تو خائن صائم مصلی کیون نہو نیکی برباد گناہ لازم **فائدہ** حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دن قیامت کو اللہ سارے اگلے پچہلے دن کو جمع کریگا تو واسطے ہر ایک غدر کرنیوالے کے ایک لوا ہوگا یعنی ایک نشان کہین گے کہ یہہ فلان بن فلان کا غدر ہے رواہ مسلم وغیرہ غدر کہتے ہین عہد باندہ کر توڑ ڈالنے کو جو شخص عہد شکنی کرتا ہے وہ مرتکب کبیرہ کا ہے اوسکے رسوا کرنے کے لئے ایک علامت ہوگی جس سے سارے اہل محشر اوسکو بدعہد دغاباز بیوفا سمجہ لینگے **فائدہ** حدیث ابی بکرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے کسی جان معاہد کو قتل کیا ناحق وہ جنت کی خوشبو نہ پاویگا اگرچہ وہ خوشبو پانسو برس کی راہ سے آتی ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے عمرو بن حمق کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جس آدمی نے امن دیا کسی شخص کو اوسکے خون پر پہر قتل کیا اوسکو تو مین اوس قاتل سے بری

ہون گو وہ مقتول کافرہی کیون نہو رواہ ابن ماجۃ وابن حبان واللفظ لہ امیر
رئیس پادشاہ ملک و دولت وحکومت کے لئے اسطرح کا دہوکا اکثر دیا کرتے ہین کہ پہلے امن
دیکر بلا لیا پہر جان سے مارڈالا وہ غریب فریب کہا کر مارا گیا سو اللہ و رسول ایسے بدعہد کا ذمہ
سے بری الذمہ ہین خواہ امیر ہو یا فقیر مرد ہو یا عورت بدعہدی کفر ہے گو کافر ہی کے ساتھ
کیون نہ کرے ؛

بشارت بر محبت اشرار واہل بدع

عمرو بن جموح کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ صریح ایمان
نہین پاتا ہے جب تک کہ اللہ کے لئے کسیکو دوست و دشمن نرکہے سو جب اللہ کے لئے دوست
رکہا اوسکے لئے دشمن رکہا تو اب اللہ کی دوستی کا مستحق ہوا اسکو احمد وطبرانی نے
روایت کیا ہے معاذ بن انس کا لفظ یہہ ہے جسنے دیا اللہ کے لئے منع کیا اللہ کے لئے دوست
رکہا اللہ کے لئے دشمن رکہا اللہ کے لئے نکاح کیا اللہ کے لئے اوسنے اپنا ایمان کامل کرلیا
رواہ احمد والترمذی والبیہقی وغیرہم حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے یہہ
مضامین بہت حدیثون مین آئے ہین دنیا مین کوئی بشر ایسا نہین ہے کہ جسکو کسی سے محبت
کسی سے بغض نہو سو جسکا حب و بغض خدا کے لئے ہے اوسکا ایمان درست ہے جسکا حب
و بغض اپنے نفس کے لئے ہے اوسکا ایمان نادرست و ناقص ہے سو اغنیا امرا اسلام کے جس
امیر کو دیکہو مرد ہو یا عورت مطلب کے لئے دوست ہے یا دشمن انکے سارے کام ہوائی
نفس کے لئے ہوتے ہین نہ واسطے خالق نفس کے انکا کہلانا پلانا لینا دینا بیاہ شادی
کرنا نوکر چاکر رکہنا سب اپنی غرض کیواسطے ہے نہ اللہ سے غرض نہ رسول سے کچہ واسطہ
حدیث ابی سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ تو مصاحب مت بن مگر مومن کا نہ کہاوے کہانا
تیرا مگر متقی رواہ ابن حبان سو اب بجاے مصاحبت مومن کے مصاحبت فساق فجار

فاسقات فاجرات کی جان سے زیادہ عزیز سمجھی جاتی ہے مؤمن متقی کے نام سے وسم گھٹتا
ہے ضیافت جب ہوگی تو جہان بھر کے فاسق فاجر بلائے جاوینگے متقی کا ذرہین نام تک نہوگا
اگر ہوا تو اوسکے کھلانے کو اوس دعوت کا صدقہ خیرات سمجھ لیا انکے لیے حدیث علی رضی اللہ
عنہ مین مرفوعًا یون آیا ہے کہ تین گروہ ہین اونکی سزا واجب ہے اللہ برابر نکریگا اونکو جنکا
حصہ اسلام مین ہے مثل اونکے جنکا کچھ حصہ اسلام مین نہین ہے جسکا اللہ والی ہوا تو پھر غیر کو
اوسکا والی نہین کرتا ہے آدمی جس قوم سے محبت رکھتا ہے اوسکا حشر اونہین کے ساتھ ہوگا
اسکو طبرانی نے باسناد جید روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک امام احمد کے
بسند جید آیا ہے لفظ اخیر یہہ ہے ولا یحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معھم مسلمان صحابہ
واہلبیت وعلما رامت اولیاء ملت صلحاء مذہب کو دوست رکھتے ہین جو انہین مرچکے اونکے
لئے دعاے خیر کیا کرتے ہین جو زندہ ہین اونکی مصاحبت کے طالب صادق رہتے ہین اونکی
خدمت کو سعادت دارین جانتے ہین یہہ محبت انکو اونکے درجہ مین دن قیامت کے پہونچا دیگی
جو لوگ اپنی قوم و اشخاص فساق فجار سے محبت رکھتے ہین اشرار کی صحبت مین رہتے ہین بدون انکے
کے ہم نوالہ ہم پیالہ ہین انکا حشر بھی ہمراہ اوسی قوم اشرار کے ہوگا گو نمازی روزہ دار کیون
نہون اسلئے کہ اعتبار حب للہ وبغض للہ کا ہے وہ یہان موجود نہین یہان تو یاری
آشنائی لہو ولعب و شراب خواری و زناکاری کھیل تماشے کی دوستی ومحبت ہے سو ہر قسم
کے دوستدار اوسدن ہمراہ یکدیگر ہونگے فاسق ساتھ فاسقون کے مومن ہمراہ مومنون
کے یہہ مژدہ واسطے محبان نفس وہوا کے عجب معجون مفرح ہے انکو چاہیے کہ اس نوید
فرحت جاوید پر جان صدقے کردین کیونکہ جنکو یہان چاہتے تے جنکے پاس اوٹھتے بیٹھتے تھے
جنکو یہان خوشی سے اپنا ہمنشین بنایا تھا ہم نوالہ ہم پیالہ ٹھیرایا تھا جنکی جدائی پہ رنج ہوتا
تھا اونکا ساتھ وہان بھی نہ چھوٹا پورا جلسہ جشن کا قائم رہا گو دوزخ ہی کے اندر یہہ محفل
کیون نہو آیا یہہ مجلس کسی جہنم کے تہ خانہ مین کیون نہ بچھی جاوے حدیث عائشہ مین مرفوعًا

آیا ہے کہ نہین ہے دین مگر یہی حب وبغض پہر یہہ آیت پڑہی کہ اگر تم دوست رکہتے ہو اللہ
کو تو پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد معلوم
ہوا کہ مدار مدار دین کا دوستی و دشمنی پر ہے جو خدا و رسول کا تابع ہے وہ خدا کے دشمنون سے
محبت نہین رکہتا خدا کے دشمن دو گروہ ہین ایک کافر دوسرے فاسق پہر جسنے انکو چاہا وہ
بہی خدا کا دشمن ٹہیر گیا خدا محب ومحبوب کو یکجا جمع کر دیگا جسنے انکو نہ چاہا انکی محبت پسند نکی
بلکہ اہل دین وتقوی کو چاہا نیک لوگون سے محبت پیدا کی وہ اللہ کا بہی دوست ہوا اب یہہ
دونون قسم کے دوستدار یکجا فراہم ہونگے وہ جہنم کی سیر کرینگے یہہ جنت مین ہونگے جسکا جو جی چاہا
وہ جس کسی سے محبت کرے یا بغض دوستون کا ساتہہ نہ چہوٹے گا دشمنون کا ساتہہ نہ ہوگا شرار
وفجار کو چاہیے کہ اس مژدہ جان بخش پہ جان فدا کرین کہ جنکی جدائی کا دنیا مین خوف تہا
آخرت مین اونکا ساتہہ ہوا فراق احباب سے نجات ملے تیسے بیچارے غربا اسلام جنکا کوئی دوست
سوا خدا کے نہین ہے سو اونکو اللہ رفیق انبیا و صلحا و شہدا و صدیقین کا کریگا یہہ کوئی
رشک کی بات نہین ہے ع ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا ہ

بشارت بر سحر و کہانت و عرافت و نجوم و رمل و حصی

حدیث ابی ہریرہ مین سحر کو منجملہ ہفت مہلکات کے گنا ہے رواہ الشیخان وغیرہما دوسری
روایت مین فرمایا ہے جس نے کوئی گرہ لگائی پہر اوس مین پہونکا تو اوسنے سحر کیا جسنے سحر کیا وہ
مشرک ہوا جو کسی چیز سے متعلق ہوا وہ اوسی کے حوالہ کیا گیا رواہ النسائی عمران بن حصین
کا لفظ یہہ ہے وہ ہم مین سے نہین جسنے فال بد لی یا اوسکے لیئے لی گئی یا کاہن بنا یا اوسکے لئے
کہانت کیگئی یا جادو کیا یا جادو کیا گیا جو کوئی شخص پاس کسی کاہن کے آیا اوسکو سچا سمجہا
اوسنے کفر کیا ساتہہ اوس چیز کے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتری ہے اسکو بزار نے
باسناد جید طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا ہے یہہ مضمون انکے حدیث جابر بن عبد اللہ

بھی مرفوعاً نزدیک بزار کے بسند جید قوی آیا ہے کاہن وہ شخص ہے جو چھپی بات بتاتا ہے کوئی
ٹھیک کوئی غلط پڑتی ہے اوسکو یہہ گمان ہے کہ مجھکو جن خبر دیتا ہے بعض ازواج نبوی نے مرفوعاً
کہا ہے کہ جو کوئی پاس عراف کے آیا اوس سے کچھ پوچھا اوسکو سچا سمجھا تو چالیس دن تک اوسکی نماز
قبول نہین ہوتی رواہ مسلم عرّاف کاہن یا ساحر کو کہتے ہین بغوی نے کہا عراف وہ شخص
ہے جو مقدمات سے اسباب پر دعوی معرفت کا کرتا ہے جسطرح کسی چور کا نام بتانا گمشدہ چیز
کا پتا سمجھانا حدیث قبیصہ کا لفظ یہہ ہے کہ عیافت وطیرہ وطرق منجملہ جبت کے ہے رواہ
ابوداؤد والنسائی وابن حبان ابو داؤد نے کہا طرق یہہ ہے کہ چھوڑے جانور کو اوڑا دے
عیافت کہتے ہین خطوط کھینچنے کو ابن فارس نے کہا طرق پھینکنا ہے کنکری کا یہہ بھی ایک طرح کی
کہانت ہے جبت کہتے ہین ہر اوس چیز کو جو سوا خدا کے پوجی جاوے بہرحال نجوم و رمل و سحر
وغیرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ یہہ سب کام حرام قطعی گناہ کبیرہ ہین انمین مشغول ہنود الا کافر سمجھا جاتا ہے امیر
رئیس بادشاہ ساعت نجومی دیکھکر ہر کام کرتے ہین برہمن سے سعادت ونحوست پوچھتے ہین
رمل سے زایچہ کھچواتے ہین اسیطرح عوام تو یہہ سب کفر سے قریب ایمان سے بعید ہین گو نمازی
روزہ دار مزکی حاجی کیون نہون اسلئے کہ اللہ کفر وشرک کو ہرگز نہ بخشیگا یہہ وہ اکبر کبائر ہین
جو عامل کو سرحد کفر تک پہونچا دیتے ہین مرد ہون یا عورت انکے واسطے یہہ تہنیت ایک عمدہ
بشارت اخروی ہے ؛

بشارت بر تصویر حیوانات وطیور وغیرہا

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہہ تصویر بنانیوالے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کو
انسے کہا جاویگا کہ تم زندہ کرو اوسکو جو تمنے پیدا کیا ہے جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین اومین
فرشتے نہین آتے رواہ الشیخان ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے ہر مصور نار مین ہے ہر صورت کے عوض ایک جان بنائی جاویگی جو اوسکو جہنم مین

عذاب کریگی رواہ الشیخان ابن مسعود کا یہہ لفظ ہے کہ سخت تر عذاب مین دن قیامت
کے مصور ہونگے اسکو بہی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے علی مرتضی کو بہیجا تہا کہ جو تصویر
ملے اوسکو مٹا دو جو اونچی قبر ہو اوسکو برابر کر دو اسکو مسلم و ابو داؤد و ترمذی نے روایت
کیا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اب جو کوئی پہر یہہ کام کریگا وہ کافر ہے اوس
چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتری ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے منذری
نے کہا اسکی سند جید ہے انشاء اللہ تعالے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے کہتا ہے کون زیادہ تر ظالم ہے اوس شخص سے جو چلا
پیدا کرنیکو مثل میری خلق کے اچہا پیدا تو کرین یہہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو رواہ
البخاری و مسلم دوسری روایت مین یون ہے کہ نکلے گی ایک گردن آتش دوزخ سے
دن قیامت کے اوسکی دو آنکہین ہونگی جس سے دیکہے گی دو کان ہونگے جنسے وہ سنے گی
ایک زبان ہوگی جس سے بولیگی کہیگی مقرر کی گئی ہون مین تین شخصون پر ایک وہ جسنے خدا کے
ساتہہ دوسرا معبود ٹہیرایا دوسرا ہر جبار عنید تیسرا مصور رواہ الترمذی وقال حسن
صحیح غریب معلوم ہوا کہ جبر وظلم و تصویر کشی کا حکم وہی شرک کا سا حکم ہے شارع علیہ السلام کو
تو محو تصاویر مین یہہ کچہہ اہتمام تہا اب عموم تصاویر کا اس امت مین یہانتک پہونچا ہے کہ کوئی
چیز برتاؤ کی ایسی باقی نہین رہی ہے کہ جسمین تصویر موجود نہو کہانا کپڑا لکڑی برتن چہا تو
لوہا کاغذ جوتا ٹوپی دیا سلائی وغیرہا امرا ور روسا نے آرایش گہر کی انہین تصاویر
پر رکہی ہے حجرات و بیوت کو تصاویر کفار و فساق لگا کر رشک بتخانۂ چین کیا کرتے ہین
ملائکۂ رحمت کا آنا جانا بند کر رکہا ہے شاید عمر بہر مین ایک دو بار بہی کسی فرشتہ کا گزر انکے
گہرون مین نہین ہوتا ہے جس گہر مین یہہ تصویرات ہوتی ہین اوسی گہر مین ادہر اودہر بیٹہے
نماز بہی پڑہ لیتے ہین یہہ نماز خدا سے استہزا ہے گو فرض ادا ہو جاوے سیکڑون تصویرین
اپنی پہر اپنے گہر والون کی کہچواتے ہین انکا حکم اور مصورین کا حکم ایک ہی طرح پر ہے کیونکہ

رضا بالکفر بہی کفر ہوتی ہے تصویر خواہ قلم سے بنائی جاوے یا کسی مصالح سے مثل فوٹوگراف وغیرہ کے طیار ہووے دونون کا ایک ہی حکم و انجام ہے یہہ حسن انجام اہل دول و محبان صورت کو مبارک ہو کہ یہہ کام انکو دائرہ اسلام سے نکالکر بت پرست ہو اخواہ شرک اہل شرک بنا دیتا ہے بندگی سے رتبۂ خالقی کو پہونچا دیتا ہے ❊

بشارت بر نرد بازی وغیرہ

بریدہ نے مرفوعًا کہا ہے کہ جسنے کھیل کھیلا نرد شیر کا اوسنے گویا اپنا ہاتھہ خون خوک سے رنگا رواہ مسلم ابوداؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے کہ گویا اپنے ہاتھہ کو سور کے گوشت و خون مین غوطہ دیا ابو موسیٰ کا لفظ یہہ ہے جس نے لعب کیا ساتھہ نرد یا نرد شیر کے اوس نے عصیان کیا خدا ور سول کا یہہ لفظ مالک کا ہے اسکو ابو داؤد و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی نے بہی روایت کیا ہے حاکم نے صحیح علی شرطہما بتایا ہے منذری نے کہا جمہور علما رکا مذہب یہہ ہے کہ لعب نرد حرام ہے بعض مشائخ نے اسپر اجماع نقل کیا ہے شطرنج مین اختلاف ہے بعض مباح کہتے ہین اسلئے کہ اوس سے سلیقہ حرب کا آتا ہے مکائد جنگ معلوم ہوتے ہین شافعی نے مکروہ تنزیہی ٹہیرایا ہے شطرنج کا ذکر بعض احادیث مین آیا ہے جنکی سند کا صحیح یا حسن ہونا ہمین معلوم نہین انتہٰے مین کہتا ہون جو لعب شرع مین مباح ہین جیسے گہوڑ دوڑ تیر اندازی جورو سے ملاعبت کرنا وغیرہ انکے سوا ہر لہو و لعب علی الاطلاق حرام ہے خواہ اوسمین کوئی منکر ہو یا نہو پہر استثنار شطرنج وغیرہ کا کیا ضرور ہے کل امر لیس علیہ امرنا فہو رد حدیث صحیح ہے مانا کہ اصل اشیار مین اباحت ہے مگر جبکہ ہر کھیل تماشا مطلقًا حرام ٹہیرا تو جس کام پر لفظ لہو و لعب کا صادق آویگا وہ کام حرام ہوگا جب تک کہ شرعًا کوئی دلیل مخصص موجود نہو ❊

بشارت بر جلیس سوء

حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مثال ہمنشین نیک و بد کی ایسی ہے جیسے ایک تو مشک فروش
ہو دوسرا بھٹی پہونکنے والا مشک والا تجھکو کچھ دیگا یا تو اوس سے کچھ مول لیگا ورنہ خوشبو
تو تجھکو مل ہی جاویگی بھٹی پہونکنے والا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تجھکو اوس سے کچھ بد بو ملیگی رواہ
البخاری و مسلم یہہ مثال کئی حدیثون مین آئی ہے **فائدہ** جو شخص وسط حلقہ مین بیٹھتا
ہے اوسکو ملعون فرمایا ہے رواہ ابو داؤد عن حذیفۃ مرفوعاً بایان ہاتھ پس پشت
رکھکر چوتڑ پر بیٹھنے کو نشست مغضوب علیہم یعنی یہود ٹہرایا ہے رواہ ابو داؤد و ابن حبان
مرفوعاً عن الشرید بن سوید ؛

بشارت بر خفتن بالای سطح بے حجار و جز آن

ابن شیبان نے مرفوعاً کہا ہے جو کوئی سویا گھر کی چھت پر جسکی آڑ نہین ہے بری ہوا اوس سے
ذمہ اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے بلکہ روایت عبد اللہ بن جعفر مین یہانتک فرمایا ہے
کہ اگر مر جاویگا تو اوسکا خون رائگان ہے رواہ الطبرانی اسیطرح جو کوئی زمانہ طوفان
بحر مین سوار ہوا اوس سے بھی ذمہ بری ہو جاتا ہے اسکو بیہقی نے ابن عمران سے روایت کیا ہے

بشارت بر خفتن بر روی بلا عذر

ابو ہریرہ نے کہا ایک آدمی پیٹ کے بل سوتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گذر
ہوا پاؤن سے ٹھوکر مار کر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اسطرح کے سونے کو دوست نہین رکھتا ہے
رواہ احمد و ابن حبان آسودہ مرد و عورت جنکو کسیطرح کا تمیز و ادب نہین ہوتا ہے
اسیطرح پیٹ کے بل سوتے ہین یہہ سلائی شیطان کی ہے کہ وہ اوندھا سویا کرتا ہے بلکہ
حدیث ابی ذر مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ یہہ سونا اہل نار کا ہے رواہ ابن ماجۃ دوسری
روایت مین یون ہے کہ اسطرح کے سونے کو خدا دشمن رکھتا ہے ابی عیاش نے ایک دن ابی

مرفوعاً روایت کیا ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سونے سے درمیان دہوپ و سایہ کے اور کہا کہ یہہ مجلس ہے شیطان کی رواہ احمد باسناد جید والبزار نحوہ من حدیث جابر وابن ماجۃ النھی وحدہ من حدیث بریدۃ دوسری روایت ابی ہریرہ مین نہی کی ہے بیٹھنے سے درمیان دہوپ سایہ کے رواہ ابوداؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے کئی حدیثون مین یون آیا ہے کہ اکرم مجالس وہ ہے جسمین قبلہ بیٹھے رواہ الطبرانی عن ابن عمر مرفوعاً ؛

بشارت بر گرفتن فال بد

حدیث مرفوع ابن مسعود مین آیا ہے کہ طیرہ شرک ہے یہہ کلمہ تین بار فرمایا پہر کہا ہم مین کوئی نہین ایسا جو اوس سے بچے مگر اللہ تعالیٰ توکل کے سبب سے دور کر دیتا ہے رواہ احمد واللفظ لہ والترمذی وقال حسن صحیح وابن حبان یعنی دلمین تو وہم بد فالی کا ہر کسیکو آجاتا ہے مگر اللہ پر بہروسا کرنے سے اوس وہم پر نہین جمتا بخاری نے کہا یہہ قول ابن مسعود کا ہے مرفوع اسیقدر ہے کہ بد فالی شرک ہے ابن القیم نے خوب بات کہی ہے کہ اثر بد فالی کا اوسی شخص کو ہوتا ہے جو فال بد سے ڈرتا ہے جسکو خدا پر بہروسا ہے اوسکو کوئی فال بد ضرر نہین کرتی پڑے کہا کرو بکا کرو ؛

بشارت بر اقتناء سگ

ابن عمر کی حدیث مرفوع سے معلوم ہوا کہ سوا کہیت و شکار کے کتے کے جو کوئی کتا پالتا ہے نہر دن اوسکے اجر مین سے دو قیراط برابر کم ہوتا ہے رواہ مالک والشیخان والترمذی والنسائی یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے امراء کے دربار مین کتے ہر دم رہتے ہین سیکڑون روپیہ کے دام مین آتے ہین یہہ اونکو چومتے چاٹتے ہر دم اونپر ہاتہ پہیرتے ہین ع کند ہمجنس باہمجنس پرواز

آخر یہہ بھی تو وہی ہین جنکے حق مین یون کہا گیا ہے ع سگ و سگ نے اور ماکری بکری بنکتے سے زیادہ کوئی نجس نہیں

سگ بدریا سے ہفت گانہ بشو		چونکہ ترشد پلیدتر باشد

جو کوئی رات دن ملوث و مصاحب نجاست ہو وہ دشمن خدا ہے بڑی دیوانے فقیر دکہو جو رات دن کتے پالتے ہین بڑ مارتے ہین احمق لوگ اولیاء اللہ جانتے ہین حالانکہ قرآن مین فرمایا ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین اللہ دوست رکہتا ہے طہارت کرنیوالونکو یہہ نجس غیر طاہر کسطرح خدا کے دوست اور ولی ہو سکتے ہین نہ وضو کرین نہ نماز پڑہین نہ عقل نہ شعور یہہ تو اولیاء ابلیس ہین یا پاگل پر تلبیس لا حول ولا قوۃ الا باللہ کئی حدیثون مین آیا ہے کہ جس گہر مین کتا ہوتا ہے وہان فرشتے رحمت کے نہین آتے جبرئیل نے رسول خدا سے کہا انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا تصاویر رواہ احمد عن اسامۃ بن زید ورواتہ محتج بہم فی الصحیح والطبرانی بنحوہ ؁

بشارت بر تنہا سفر کردن

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین لعنت آئی ہے اوسپر جو جنگل مین اکیلا جاوے رواہ احمد و رواتہ رواۃ الصحیح دوسری حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہین تین سوار قافلہ ہین رواہ الحاکم وصححہ تیسری حدیث مین آیا ہے ایک اکیلا شیطان ہے دو اکیلے دو شیطان ہین اسکو مالک وابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے ترجمۃ الباب مین لکہا ہے کہ یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ تین مسافر سے کم عاصی ہوتے ہین یعنی اس سے کم جماعت سفر مین نہ چاہیے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً تین کو رکب فرمایا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً یون ہے کہ بہتر صحابہ چار ہین رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حسن غریب وابن حبان ؁

بشارت بر تنہا سفر کردن زن بغیر محرم

ابو سعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہے اللہ اور یوم آخر پر کہ سفر کرے تین دن کا یا زیادہ کا مگر یہہ کہ ہمراہ اوسکے ہو باپ یا بہائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور ذی محرم اوسکا رواہ الستۃ الا النسائی دوسری روایت شیخین مین یون آیا ہے کہ سفر نکرے عورت دو دن کا کسی زمانے مین مگر ساتہہ ہو اوسکے ذو محرم یا شوہر یہی مضمون بقید ستہ روز حدیث ابن عمر مین نزدیک شیخین و ابو داؤد کے بہی آیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ حلال نہین کسی عورت کو سفر ایک رات دن کا مگر ہمراہ محرم کے دوسری روایت مین ایک ہی دن تیسری روایت مین ایک ہی رات کا ذکر آیا ہے اسکو مالک و شیخین و اہل سنن نے روایت کیا ہے زرواہ ابن خزیمۃ دوسرا لفظ ابو داؤد کا یہہ ہے کہ ایک چوکی تک کا بہی سفر نکرے اسکو بہی ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ عورت بلا محرم کے تہوڑی مسافت تک بہی سفر نہین کر سکتی ہے یہہ سفر کرنا اوسپر حرام مطلق ہے ؂

بشارت بر ہمراہ داشتن جرس و سگ در سفر وغیرہ

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے ہمراہ نہین رہتے فرشتے اوس قافلے کے جسمین کتا یا گہنٹا ہو اسکو مسلم و ابو داؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے دوسری روایت ابو داؤد مین ذکر چیتے کی کہال کا بہی آیا ہے کہ اوسکے ہونے سے فرشتے ساتہہ قافلے کا چہوڑ دیتے ہین تیسری روایت ابی ہریرہ کی مرفوعاً اس لفظ سے ہے کہ جرس مزمار شیطان ہے رواہ مسلم و ابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ ام سلمہ کا لفظ مرفوع یون ہے جس گہر مین جرس ہوتا ہے اوسمین رحمت کے فرشتے نہین آتے رواہ النسائی عمر بن خطاب نے مرفوعاً کہا ہے کہ ہر جرس کے ساتہہ ایک شیطان

ہوتا ہے رواہ ابوداؤد ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جس قافلہ مین جلجل ہوتا ہو فرشتے
اوسکے ساتھہ نہین رہتے رواہ النسائی عائشہ نے ایک لڑکی کے پاؤن مین جلاجل آواز دار
دیکھکر مرفوعًا ذکر کیا کہ جس گھر مین جرس ہوتا ہے وہان فرشتے نہین آتے رواہ ابوداؤد
معلوم ہوا کہ زیور آواز دار کا حکم جرس کا ہے جرس رکھنا گھر مین قافلہ مین حرام ہے یہہ حرام
کام اکثر اہل دول کے گھر مین ہوتا ہے غربا اس نعمت سے محروم ہین وللہ الحمد ٭

بشارت بر سفر اول شب و نحو آن

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہ چھوڑو مویشی اپنے جب کہ سورج
ڈوبے یہانتک کہ فحمہ عشا دور ہو جاوے کیونکہ شیاطین وقت غروب آفتاب کے کہیلتے کودتے
ہین رواہ مسلم وابوداؤد حاکم کا لفظ یہہ ہے کہ روکو بچون کو یہانتک کہ فحمۂ عشا دور ہو جاوے
اس ساعت مین شیطان چلتے پہرتے ہین یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ جب
رات کو پڑاؤ کرو تو رستے سے بچو کہ وہ جگہہ ہے دواب وہوام کی رواہ مسلم واہل السنن
الا ابن ماجۃ ٭

بشارت بر حُبّ دنیا و تکاثر آن و تنافس در آن

انس نے مرفوعًا کہا ہے کہ منادی ندا کرتا ہے چھوڑو دنیا کو اہل دنیا کے لیے یہہ کلمہ تین بار کہا
پہر فرمایا جسنے لیا دنیا کو زیادہ حاجت سے اوس نے اپنی موت چاہی اور وہ نہین جانتا
اسکو بزار نے روایت کیا ہے ابوسعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ دنیا میٹھی اور ہری
ہے اللہ اسمین تمکو چھوڑتا ہے تا کہ نظر کرے کہ تم کیا کرتے ہو سو بچو دنیا سے اور عورتون سے
رواہ مسلم والنسائی ابن عمرو کی حدیث مین مرفوعًا یون آیا ہے کہ جو کوئی دنیا کو حق سے لیتا
ہے تو اوسمین برکت ہوتی ہے بہت سے گہسنے والے ہین دنیا مین موافق خواہش نفس کے اونکے

لیے آخرت مین سوائے نار کے اور کچھہ نہین ہے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات دوسرا
لفظ ابن عمر کا یہہ ہے کہ نہین لیتا کوئی بندہ دنیا سے کوئی چیز مگر گھٹ جاتا ہے درجہ اوسکا
نزدیک خدا کے گو اوسپر کریم ہو رواہ ابن ابی الدنیا واسنادہ جید ثوبان کہتے ہین مینے
کہا اے رسول اللہ مجھکو دنیا مین سے کسقدر کافی ہے فرمایا اوسقدر جو تیری بھوک کو
بند کرے تیرے ستر کو چھپاوے اور اگر تیرے پاس کوئی گھر بھی ہے تو وہ بھی سہی اور اگر کوئی
سواری ہے تو پھر کیا پوچھنا رواہ الطبرانی ابوعسیب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ قیامت کو
سوال ہوگا ہر نعمت سے مگر تین چیز ایک چیتھڑا جس سے ستر چھپے یا ٹکڑا روٹی کا جس سے بھوک
مرے یا ایک سوراخ جسمین گرمی سردی کے لیے گھسے رواہ احمد ورواتہ ثقات عثمان بن
عفان نے مرفوعاً کہا ہے کہ نہین حق بنی آدم کا سوا ان تین چیزون کے ایک گھر جو پناہ دے
دوسرے کپڑا جو ستر چھپاوے تیسرا سوکھا ٹکڑا روٹی کا پانی کے ساتھہ رواہ الترمذی والحاکم
وصححاہ والبیہقی ابن عمرو سے ایک شخص نے سوال کیا کہا کیا مین فقراء مہاجرین سے نہین ہون
کہا تیرے پاس عورت ہے جسکے پاس تو رہتا ہے کہا ہان کہا تیرا گھر ہے جسمین تو بستا ہے کہا ہان
کہا تو تو غنی ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بھی ہے کہا اب تو تو ملوک مین ہے رواہ مسلم
موقوفاً ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین ایک ازار وسایہ دیوار وآب سرد سے جو کچھہ زیادہ ہے اوسکا
حساب ہر بندے سے دن قیامت کے لیا جاویگا یا وہ مسئول عنہ ہوگا رواہ البزار ورواتہ
ثقات حدیث ابی الدرداء مین مرفوعاً وارد ہوا ہے کہ جو تھوڑا ہو اور کفایت کرے وہ بہتر
ہے اوس بہت سے جو غافل کرے رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح وابن حبان والحاکم
وقال صحیح الاسناد **فائدہ** فضائل زہد مین بہت حدیثین آئی ہین سبکا حاصل ذم دنیا اور
ناپایداری اس جہان فانی کی ہے ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے
تھے اے اللہ رزق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قوت کر دوسری روایت مین ہے کہ کفاف
کر رواہ الشیخان والترمذی وابن ماجۃ مراد آل محمد سے ذات پاک نبوی وعترت

مصطفوی ہے اسیلئے سادات اہل بیت کو مثل دوسر لوگون کے کبھی دولت وحکومت ہاتھ
نہ آئی ہمیشہ مظلوم محروم مغموم مھموم رہے انکا حصہ آخرت پرر کہا گیا ہے جو خدا کے دشمن ہین انکو
سب کچھ دیا ہے تاکہ آخرت مین ہر نعیم و لذت سے محروم رہین انس بن مالک مرفوعًا کہتے ہین
کوئی غنی و فقیر نہین ہے مگر وہ دن قیامت کے یہہ تمنا کریگا کہ کاش دنیا مین بقدر قوت
ہی ملتا رواہ ابن ماجۃ **فائدہ** جابر نے کہا گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بازار پر ایک چھوٹے کان کی مردار بکری دیکھی کہا تم مین سے کون اسکو ایک درہم پر مول لیتا
ہے سبنے عرض کیا کہ ہم تو اسکو مفت مین بھی نہ لین اسکو لیکر کیا کرینگے فرمایا واللہ دنیا اس سے
بھی زیادہ خوار ہے اللہ پر رواہ مسلم بطولہ اسیطرح حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ ایک
مردار بکری پر گزر ہوا جسکو بکری والون نے پھینکدیا تھا فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری
جان میری البتہ دنیا ذلیل تر خوار تر ہے اللہ پر اس بکری سے نزدیک بکری والون کے رواہ
احمد باسناد لا باس بہ یہہ حکایت چند حدیثون مین آئی ہے ضحاک بن سفیان کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اے ضحاک تمہارا کھانا کیا ہے مینے کہا گوشت
دودہ دہی فرمایا پھر کیا ہو جاتا ہے مینے کہا وہی جو معلوم ہے یعنی گوہ فرمایا اللہ تعالے
نے اسکو مثال دنیا کی ٹہیرائی ہے یعنی دنیا پاخانے کیطرح پر ہے رواہ احمد ورواتہ رواۃ
الصحیح الا علی بن زید بن جدعان **فائدہ** حدیث مرفوع ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ دنیا
ملعون ہے جو کچھہ دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ایک ذکر خدا کا اور جو کچھہ کہ ذکر کیطرح
ہوا اور عالم ومتعلم اسکو ابن ماجہ وبیہقی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے ابو ہریرہ
کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے ہلاک ہوا بندہ دنیا کا بندہ درہم کا بندہ لباس کا اگر دیا گیا تو خوش
ہے نہ دیا گیا تو خفا ہے ایسا بندہ ہلاک ہو سرنگون ہو جب کانٹا چبھے تو نکالا نہ جاوے رواہ
البخاری یہہ بد دعا ہے اہل دنیا پر جنکو محبت مال ولباس وغیرہا کی ہے دوسری روایت
مین یون ہے کہ جسنے چاہا اپنی دنیا کو اوسنے نقصان کیا اپنی آخرت کا جسنے چاہا آخرت کو اوسنے

نقصان کیا اپنی دنیا کا تم اختیار کرو باقی کو فانی پر رواہ احمد عن ابی موسی الاشعری
و رواتہ ثقات والبزار وابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرطہما والبیہقی تیسری
روایت ابو موسیٰ مین مرفوعاً یون ہے کہ شیرینی دنیا تلخی آخرت ہے تلخی دنیا شیرینی آخرت ہے
رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد کعب بن مالک مرفوعاً کہتے ہین دو بہوکے گرگ جو گلۂ غنم
مین چہوڑ دیئے جاوین اوتنا فساد نہین کرتے جو فساد حرص مال و شرف سے دین مین ہوتا
ہے رواہ الترمذی وقال حسن صحیح وابن حبان فی صحیحہ یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ
مین بھی مرفوعاً نزدیک طبرانی و ابو یعلی کے بسند جید آیا ہے بزار نے اوسکو ابن عمر سے مرفوعاً
باسناد حسن روایت کیا ہے انس کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو کوئی پانی پر چلتا ہے
اوسکے پاؤن ضرور بہیگتے ہین اسیطرح صاحب دنیا گناہون سے سلامت نہین رہسکتا رواہ البیہقی
کعب بن عیاض کا لفظ یہہ ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے میری امت کا فتنہ مال ہے اسکو
ترمذی نے حسن صحیح حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابن حبان نے بہی روایت کیا ہے عائشہ کہتی
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اوسکا گہر ہے جسکے لئے گہر نہین دنیا
کے لیے وہی شخص جمع کرتا ہے جسکو عقل نہین رواہ احمد بیہقی نے اتنا اور بڑہایا کہ دنیا مال
ہے اوسکا جسکے لئے مال نہین واسنادہما جید ابو ذخلج نے مرفوعاً کہا ہے جسکی ہمت دنیا
ہو گی حرام کریگا اللہ اوسپر پڑوس میرا مین بہیجا گیا ہون دنیا کے ویران کرنے کے لئے اسلئے
مبعوث نہین ہوا کہ اوسکو آباد کرون رواہ الطبرانی حدیث عمرو بن عوف مین مرفوعاً آیا ہے
واللہ مجکو تمپر کچہہ خوف محتاجی کا نہین ہے ڈر اسکا ہے کہ کشادہ ہو تمپر دنیا جسطرح مبسوط ہوئی تم سے
پہلے لوگون پر پس رغبت کرو تم اوسمین جسطرح رغبت کی اونہون نے پہر ہلاک ہو جاؤ تم جسطرح ہلاک
ہوگئے وہ رواہ الشیخان یہہ حدیث ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ
جیسا کہا تہا ویسا ہی ہوا بنی امیہ و بنی عباس پر دنیا کشادہ کر دی گئی تہی ایسے چین آرام مین
پہسے کہ آخر دولت و حکومت کو تباہ کرکے اوٹہے آپ بہی تباہ ہوئے دوسرونکو بہی برباد کیا اسلام

غریب ہوگیا محبتِ دنیا کی نحوست نے یہانتک اثر کیا کہ غربا سے بہی اسلام جاتا رہا اب بہ محتاج غریب بہی دنیا طلب ہوگیا ہے گو خاطر خواہ مال ہاتہہ نہین آتا غرضکہ ہلاکت کا سامان سا بقی اوسکے لئے طیار ہوگیا ہے اللہ انجام بخیر کرے عبد الرحمن بن عوف مرفوعاً کہتے ہین کہ شیطان لعنہ اللہ نے کہا ہے مالدار مجہہ سے کسیطرح نہین بچ سکتا تین امور مین سے ایک امر مین ضرور ہی پہنس جاتا ہے ایک یہہ کہ مال غیر حلال لیتا ہے دوسرے یہہ کہ غیر حق اور اپنے دوستون مین خرچ کرتا ہے تیسرے یہہ کہ حق جگہہ سے اوسکو منع کرتا ہے رواہ الطبرانی باسناد حسن بیشک تجربہ بہی اسیکا گواہ ہے کہ کوئی مال کسی مالدار کا ان تین امر سے خالی نہین ہوتا یا حرام کا مال ہے یا بیجا صرف ہوتا ہے یا جا سے نہین اوٹہتا عجب پہندا اس ابلیس لعین نے ڈالا ہے خدا ہی کسیکو بچاوے تو بچے ورنہ خیر وعافیت ہے حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ جہانکا مین نے جنت مین دیکہا کہ اکثر جنت والے یہی فقراء ہین پہر جہانکا مین نے نار مین تو دیکہا کہ اکثر دوزخ والے یہی آسودہ لوگ اور عورتین ہین رواہ احمد باسناد جید عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ کشادہ نہین کیجاتی ہے دنیا کسی شخص پر مگر اللہ درمیان اونکے عداوت وبغض ڈالدیتا ہے قیامت تک رواہ احمد باسناد حسن والبزار وابو یعلی سچ ہے جتنے لوگ دشمن کسی امیر رئیس دولتمند آسودہ حال کے ہوتے ہین اوتنے کسی فقیر محتاج مسکین کے نہین ہوتے یہہ ساری دشمنی اسی مال کے پیچہے ہوتی ہے دنیا کی محبت دولت کا عشق ایمان بہی لیتا ہے جان بہی تباہ کرتا ہے گرہ کا مال بہی برباد کر دیتا ہے فقراء کے پاس کیا ہے جو کوئی اونکو ستاوے اونسے چہینے ؎

خوشا جہان تہیدستی و غریبانش — زوال نیست در اقبال بے نصیبانش

حدیث عبد اللہ بن الشخیر مین ارشاد فرمایا ہے کہ تم پاس اغنیاء کے کم جایا کرو اسمین یہہ بات ہے کہ اللہ کی نعمتون کو حقیر نہ سمجہوگے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد **فائدہ** منذری نے بیان مین تنگی عیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعیش صحابہ کے بہت حدیثین لکہی ہین

کہانے پینے پہننے بچھونے اوڑہنے کا ذکر کیا ہے جسکے مقابلے مین آج ایک ایک فقیر پادشاہ وقت نظر آتا ہے سلف اوس حال مین صابر شاکر تھے خلف باوجود اس وسعت زیست وعدم فقر و فاقہ کے رات دن کفران نعمت کرتے ہین بے حاجت سوال وسعی و دنیا طلبی مین مشغول رہتے ہین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ع شرمے شرمے کہ رفت ایمان شرمے ؛

بشارت بر آویختن تمائم وحروز

عقبہ بن عامر نے مرفوعًا کہا ہے جسنے لٹکایا کوئی تمیمہ پس تمام نکریگا اوسکو اللہ اور جسنے لٹکایا کوئی ودعہ تو اچہا نکریگا اوسکو اللہ اسکو احمد و ابو یعلی نے باسناد جید روایت کیا ہی حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جسنے تعلیق کی اوسنے شرک کیا یعنی وہ مشرک ہوگیا رواہ احمد والحاکم واللفظ لہ ع رواۃ احمد ثقات منذری نے کہا تمیمہ کہتے ہین اون دانون کو جنکو لوگ اس اعتقاد سے لٹکاتے تھے کہ آفات دور ہونگی سو اعتقاد اس رسم کا بالکل جہل وضلالت ہے اسلئے کہ سوا خدا کے کوئی مانع دافع نہین ہے ذکرہ الخطابی مین کہتا ہون کہ لفظ حدیث کا عام ہے جو چیز گلے مین لٹکائی جاوے یا بازو پر باندہی جاوے یا انگلی مین پہنی جاوے خواہ کوئی دانہ کسی پتہر وغیرہ کا ہو یا کوئی گنڈا التعویذ تو وہ بہی حکم تمائم وحروز مین ہوگا مگر اس بنیاد پر کہ مقصود اوسکے تعلیق سے دفع آفات وجلب نفعات ہو ورنہ چہو وپہننا کسی چیز جائز کا واسطے زیب وزینت بدن کے ممنوع نہین ہے اس مسئلہ کی تفصیل دلیل الطالب سے معلوم ہوسکتی ہے عبداللہ بن عکیم نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ من علق شیئًا وکل الیہ رواہ ابوداؤد والترمذی عمران بن حصین کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ صفر کا دیکہا یعنی پیتل کا فرمایا تجہپر افسوس ہے یہ کیا ہے اوسنے کہا واہنہ ہے فرمایا ہان یہ تجہکو وہن سے زیادہ کریگا اسکو پھینکدے اگر تو مرگیا اور یہ تیرے بازو پر رہا تو کبہی تجہکو فلاح نہوگی رواہ احمد وابن ماجہ ابن حبان کا لفظ

یہہ ہے کہ اگر تو مر گیا تو تو اسی کے حوالہ رہا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے جاہل بچہ دین امام ضامن
کا پیسا بازو پر باندہتے ہین کوئی اور شئے لٹکا تا باندہتا ہے یہہ سب شرک ہے مشرک مستحق نار
ہے گو آپکو مسلمان کہے یا نماز روزہ کرے ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ رقی
و تمائم و تولہ شرک ہے انسے پوچہا کہ منتر و تمیمہ تو معلوم ہے تولہ کیا چیز ہے کہا وہ چیز ہے جسکو
عورتین ازواج کے دوست بنانے کے لئے کرتی ہین رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح
الاسناد معلوم ہوا کہ کوئی چیز واسطے قابو مین لانے شوہر کے یا بی بی کے کرنا درست نہین
ہے ہان دعا کرنا درست ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین وہ تمیمہ نہین ہے جو بعد بلا کے
لٹکایا جاوے تمیمہ وہ ہے جو قبل بلا معلق کیا جاوے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد
سنت صحیحہ سے جو تعویذ ثابت ہے وہ فقط کوئی آیت یا دعا پڑہکر دم کرنا پہونکنا ہے نہ کاغذ
مین لکہکر لٹکانا اگرچہ بعض سلف سے تعلیق تعویذ مروی ہے مگر جو مزا نری سنت پر عمل کرنیکا
ہے وہ دوسری چیز کا نہین ہے ضرورت کیا ہے کہ تمائم وغیرہ کو عمل مین لاوے گو صورت
جائزہ ہی پر کیون نہون ذات پاک رب العالمین ہر وقت ہر حال ہر جگہہ مین نافع و ضار ہے
اوسی سے کیون التجا و گریہ و زاری نہ کیجاوے تعویذ باندہکر گنڈا لٹکا کر خدا سے غافل
ہوکر بیٹہہ رہنا کام احمقون کا ہے واللہ اعلم

بشارت بر ترک وصیت و مضار در ان

حدیث مرفوع ابن عمر سے معلوم ہوا کہ دو تین رات بہی بے وصیت بسر کرنا نہ چاہیئے وصیت لکہی
رکہی رہے رواہ مالک والستۃ انس بن مالک کا مرفوعاً لفظ یہہ ہے کہ محروم وہ ہے جو
وصیت کرنے سے محروم رہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ ترک
کرنا وصیت کا عار ہے دنیا مین نار و شنار ہے آخرت مین رواہ الطبرانی مرنا تو پیچہے پڑ رہا
کے لگا ہی ہوا ہے کون دن رات ہے جسمین سیکڑون ہزارون مسلمان دنیا مین نہین مرتے

مگر وصیت کرنیوالے ہزار مین شاید دو چار دیکہے سنے جاتے ہین جسنے وصیت نہ کی مرگیا اوسکے پیچھے ورثہ کی تباہی بربادی نزاع باہمی ہوا عار وشنار ونار نے پچھا نہ چھوڑا لاحول ولاقوۃ الا باللہ **فائدہ** ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ مرد یا عورت ساٹھہ برس خدا کی طاعت کرتے ہین جب موت آتی ہے وصیت مین ضرر پہونچاتے ہین انکے لئے آتش دوزخ واجب ہوجاتی ہے قرآن پاک مین ہمراہ وصیت کے قید عدم ضرار کی آئی ہے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حسن غریب ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے کہ آدمی ستر برس عمل اہل خیر کرتا ہی پہر وقت وصیت کے جفا کرجاتا ہے اوسکا خاتمہ عمل شر پہ ہوتا ہے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ اضرار وصیت مین منجملہ کبائر کے ہے پہر تلک حدود اللہ پڑہا رواہ النسائی گویا وصیت ضرار کرنا کبیرہ گناہ پر مرنا ہے یہہ دلیل ہے سوء خاتمہ کی جسطرح عدل کرنا وصیت مین دلیل ہے حسن خاتمہ و دخول جنت کی انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو لے بہاگا میراث اپنے وارث کی قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے دن قیامت کے رواہ ابن ماجۃ اکثر مرد عورت جو وصیت کرتے ہین اونکی وصیت خالی مخالفت شرع کی نہین ہوتی ایسی ہی وصیت مین اضرار ہوتا ہے اپنی آخرت اس اضرار سے مرتے دم بگاڑ جاتے ہین انکو محرومی جنت کی مبارک ہو *

بشارت بر کراہت انسان از بہر موت

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکہتا ہے ملنا اللہ کا تو دوست رکہتا ہے اللہ ملنا اوسکا اور جو کوئی مکروہ جانتا ہے خدا سے ملنے کو تو مکروہ جانتا ہے اللہ اوسکے ملنے کو تینے کہا کیا مراد کراہیت موت کی ہے ہم سب ہی تو موت کو ناخوش رکہتے مکروہ جانتے ہین فرمایا یہہ بات نہین ہے مومن کو جب بشارت اللہ کی رحمت و رضامندی و جنت کی دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بہی اوسکا ملنا چاہتا ہے

کافر کو جب بشارت عذاب وسخط خدا کی دیجاتی ہے تو وہ اللہ کے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی
اوسکا ملنا نہین چاہتا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی یہہ بشارت مومن وکافر کو وقت
موت کے دیجاتی ہے اللہ تعالے ایسے فسق سے بھی بچاوے جو حد کفر تک پہونچا دیتا ہے یہہ فسق
وہی ہے جسپر آدمی جمار ہتا ہے بے خوف ہو کر کیا کرتا ہے یا توبہ کرکے پھر مرتکب کبیرہ ہو کر مرجاتا
ہے مضمون حدیث مذکور کا بہت الفاظ سے کئی طریق سے آیا ہے حدیث ابن عمرو مین موت کو
تحفہ مومن فرمایا ہے رواہ الطبرانی باسناد جید امرار وملوک موت کے ذکر سے گھبراتے
ہین موت کا یاد کرنا خدا سے ڈرنا کیا یہہ عجب لوگ ہین ہمتو جب جانین کہ یہہ اپنی موت پھیر دین
یا زبردستی ایمان پہ مرجاوین مگر جبکہ ایسی عاجزی ہے تو پھر اوسکے نام سے بھاگنا کیا بلکہ موت کا
ذکر کرنا لذات وشہوات کا قاطع ہے رنج وغم کو دور کرتا ہے صبر وشکر کی توفیق بخشتا ہے *

بشارت بر ثنای بد بر جنازہ

انس کہتے ہین ایک جنازہ نکلا لوگون نے اوسکو اچھا کہا رسول خدا نے تین بار فرمایا کہ واجب
ہو گئی دوسرا جنازہ نکلا اوسکو برا کہا فرمایا واجب ہو گئی عمر بن خطاب نے پوچھا کیا چیز واجب
ہو گئی فرمایا جسکو تمنے اچھا کہا اوسپر جنت واجب ہو گئی جسکو برا کہا اوسپر نار واجب ہو گئی تم
خدا کے گواہ ہو زمین مین رواہ الشیخان بطولہ والترمذی والنسائی وابن ماجۃ
یہہ مضمون حدیث ابی ہریرہ مین بھی نزدیک ابو داؤد وابن ماجہ کے آیا ہے عمر کی حدیث مین یہہ
بھی مرفوعاً وارد ہے کہ جس مسلمان کے لئے چار آدمی بہتری کی گواہی دین اللہ اوسکو جنت مین
داخل کریگا پھر تین اور دو آدمی کا بھی ذکر کیا رواہ البخاری انس کی روایت مین مرفوعاً
چار گھر کے ہمسایہ قریب آئے ہین رواہ ابو یعلی وابن حبان ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ
جسکے لئے تین گھر کے ہمسایہ قریب گواہی خیر کی دین تو اللہ اونکی گواہی قبول کرکے اوسکو بخش دیتا
ہے مراد صلحا وشہدا ہین نہ اہل فسق عامر بن ربیعہ مرفوعاً کہتے ہین بندہ جب مرجاتا ہے اللہ کو اوسکا

شر معلوم ہے مگر لوگ اوسکو بہتر کہتے ہین تو اللہ فرماتا ہے اے فرشتو ہینے گواہی اپنے بندون
کی اس بندے کے حق مین قبول کرکے اسکو باوجود اپنے علم کے بخشدیا رواہ البزار معلوم ہوا کہ
جس بندے کے گناہ مستور رہوتے ہین اچھے نیک مسلمان اوسکو اچھا کہتے ہین تو اللہ بھی اوسپر
رحم فرماتا ہے جسکو سب ظالم فاسق جانتے کہتے ہین گو وہ نمازی ہو تو اوسکا خدا حافظ ہے ابی
قتادہ کی روایت مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی جنازہ پر بلاتے
تو حال مردہ کا دریافت فرماتے اگر لوگ اوسکو اچھا کہتے تو نماز پڑھتے اور جو برا کہتے تو فرماتے تم
جانو خود نماز اوسپر پڑھتے رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح معلوم ہوا کہ امام وخلیفہ
اسلام کو فساق فجار پر نماز جنازہ پڑھنا نہ چاہیے تاکہ لوگون کو عبرت ہو فسق وفجور سے بچین
فائدہ حدیث ابن عمر مین مرفوعًا آیا ہے کہ ذکر کرو خوبیان اپنے مردون کی باز رہو بیان سے
اونکی برائیون کے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث غریب وابن حبان فی
صحیحہ مطلب یہہ ہے کہ جو سچا وصف ہو وہ کہے عیب ظاہر نکرے جاہل لوگ اپنے مان باپ قوم
قبیلہ کے عیب بیان کیا کرتے ہین مانا کہ وہ ایسے ہی تہے مگر اب بعد موت کے اوسکا ذکر کیا وہ
اپنے کیے کی سزا وجزا کو پہونچ گئے ہمارے برا کہنے سے ہم خود بری ہوتے ہین وہ ہونا تہا سو ہوچکا
جو مر گیا اوسکی قیامت قائم ہوگئی ہمکو اپنی ذات کی اصلاح چاہیے کہ ہمارا حال وانجام اونکا سا
حال وانجام نہو ؁

بشارت بر نیاحت بر میت ونعی ولطم خدود وخمش وجہ وشق جیب

نعمان بن بشیر کہتے ہین جب عبداللہ بن رواحہ بیہوش ہوگئے اونکی بہن رونے لگی واجبلاہ واکذا
واکذا کہنے لگی جب اونکو ہوش آیا کہا جو کچھ تونے کہا مجھسے پوچھا کہ کیا تو ایسا ہی تہا رواہ
البخاری عرب کی جاہل عورتین اپنے مردون کے بیان کرتی تہین واسیداہ واعضداہ
واماتعاہ وناصراہ واکاسیاہ وغیرہ الفاظ کہتی تہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا مردہ عذاب کیا جاتا ہے زندہ کے رونے پر اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے جیسے
مضمون کی حدیثون مین آیا ہے مراد چلا کر بیان کرکے رونا ہے خصوصاً جبکہ مردہ بہی اوسپر
راضی تہا ورنہ مجرد آنسو کا بہنا و دلمین رنج کا ہونا گناہ نہین ہے بلکہ خدا کی رحمت دلکی رقت
ہے ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ تین امر کفر ہین ساتھہ خدا کے ایک گریبان کا چاک
کرنا دوسرے مردہ پر چلا کر رونا تیسرے کسی کی ذات مین طعن کرنا رواہ ابن حبان فی الحاکم
وقال صحیح الاسناد انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے دو آوازین ملعون ہین دنیا و آخرت مین
ایک مزمار نزدیک نعمت کے دوسرے چلا کر رونا نزدیک مصیبت کے رواہ البزار ورواتہ
ثقات یعنی دولتمند ہوکر گانا بجانا کرنا ابو مالک اشعری کی حدیث مین نیاحت کو امر جاہلیت
فرمایا ہے اگر مرجاوے اور توبہ نکرے رواہ ابن ماجۃ مگر یہہ جاہلیت ابتک اسلام مین
گہر بگہر موجود ہے انا للہ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین رونیوالیون کی دو صفین بنا کر دائین
بائین جہنم کے کہڑی کرینگے وہ کتون کیطرح اہل نار پر روئینگی رواہ الطبرانی حدیث
ابی سعید خدری مین نائحہ و مستمعہ دونون پر لعنت فرمائی ہے رواہ ابو داؤد اسیطرح
حدیث حذیفہ مین نعی سے نہی فرمائی ہے رواہ الترمذی وحسنہ ابن مسعود کی روایت
مین نعی کو عمل جاہلیت قرار دیا ہے رواہ الترمذی واستغربہ نعی یہہ ہے کہ جب کوئی
مرجاوے تو اوسکے مرنے کا اشتہار کرین لوگون مین پکارتے پہرین کہ فلان شخص مرگیا ہان اہل
قرابت و اخوان کو خبر کردینا مضائقہ نہین کہ نماز جنازہ کے لئے آجاوین زیادہ بلاؤ نکرے ابن
مسعود کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ ہم مین سے نہین یعنی
اہل اسلام سے جو گال پیٹے گریبان چاک کرے جاہلیت کیطرح چلا دے رواہ الشیخان ف
اہل السنن الا ابا داؤد ابو موسی نے مرفوعاً کہا ہے کہ رسول خدا بری ہین صالقہ حالقہ
شاقہ سے رواہ الشیخان وابن ماجۃ والنسائی صالقہ وہ ہے جو چیخ مار کر چلا کر روئے
حالقہ وہ ہے جو سر کے بال کہسوٹے شاقہ وہ ہے جو کپڑے پہاڑے ابی امامہ کا لفظ یہہ ہے کہ

لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس عورت پر جو موںہہ نوچے گریبان پہاڑے
ویل ثبور پکارے یعنی ہاے ہاے واے واے کہے رواہ ابن ماجۃ وابن حبان جو عورتین
ان کبائر مین مبتلا ہین منع کرنے سے باز نہین آتین اونکو یہہ بشارت ہے ✤

بشارت بر سوگ زن براے غیر شوہر زیادہ سہ روز

ام حبیبہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان
رکہتی ہے اللہ و روز آخرت پر یہہ بات کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر
پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اخرجہ الشیخان یہہ مسئلہ متفق علیہ ہے سوا شوہر
کے مان باپ اولاد بہائی بہن کسی کے لئے تین دن سے زیادہ ماتم درست نہین اس سے معلوم
ہوا کہ حق شوہر کا سب پر مقدم ہے والدین کے حقوق بہی بعد اطاعت شوہر کے ہین مرد پر سب سے
زیادہ حق اوسکی مان کا ہے عورت پر سب سے زیادہ حق اوسکے شوہر کا ہے یہہ مضمون بہی
حدیث کا ہے حدیث اسکی پہلے گزر چکی ہے مگر اس زمانے مین سب سے کم حق شوہر کا سمجہا جاتا ہے سچ
ہے یہہ نہو تو پہر ایمان کیونکر رہے عیش و آرام کسطرح حاصل ہو للرجال علیہن درجۃ گویا کتاب
گلستان مین آیا ہے الرجال قوامون علی النساء گویا کوئی شعر بوستان کا ہے نہ آیت قرآن
و نص فرقان ✤

بشارت بر اکل مال یتیم بغیر حق

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین منجملہ سبع موبقات یعنی مہلکات کے ایک کہانے مال یتیم کا بہی ذکر کیا
ہے رواہ الشیخان وغیرہما بزار کا لفظ یہہ ہے کہ کبائر سات عدد ہین منجملہ اونکے ایک
کہانا ہے مال یتیم کا دوسری روایت مین آیا ہے کہ اللہ پر حق ہے کہ آکل مال یتیم کو بہشت
مین داخل نکریگا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث عمرو بن حزم مین آکل مال یتیم کو

اکبر الکبائر فرمایا ہے رواہ ابن حبان ابی برزہ کا لفظ یہہ ہے کہ مبعوث ہونگے کچھ لوگ قبرون سے اونکے موںہہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے پوچھا یہہ کون ہین فرمایا وہ لوگ ہین جو ظلم سے مال یتامی کا کہاتے ہین رواہ ابو یعلی وابن حبان قرآن شریف مین فرمایا ہے ان الذین یاکلون اموال الیتامی انما یاکلون فی بطونہم نارا ؛

بشارت برزیارت کردن زنان قبور را

ابو ہریرہ نے کہا زیارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مان کی قبر کی پہر روئے اور رلایا پہر فرمایا اذن چاہا تہا مینے اپنے رب سے اسبات کا کہ مین استغفار کرون اونکے لیے مجہکو اذن نہ دیا مینے زیارت کرنے کا اذن چاہا اجازت دی سو تم قبرون کی زیارت کیا کرو یہہ موت کو یاد دلاتی ہے رواہ مسلم وغیرہ معلوم ہوا کہ والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان پر نہین مرین یہہ بہی معلوم ہوا کہ کافر مان باپ کی زیارت بہی درست ہے مگر قبرون کو یہہ قبر جس جگہہ تہی اسکے لیے کوئی سفر نہین کیا گیا تہا زیارت کا فائدہ حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً یہہ آیا ہے کہ دنیا مین بے رغبتی لاتی آخرت کی یاد دلاتی ہے رواہ ابن ماجۃ باسناد صحیح یہی فائدہ بہت حدیثون مین آیا ہے اسکے سوا جو اور کوئی فائدہ سمجہا جاوے بجز دعاے مغفرت کے واسطے اموات کے وہ بیفائدہ ہے خالی کسی شرک یا بدعت یا رسم جاہلیت سے نہو گا منذری نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے زیارت قبور سے منع فرمایا تہا سو اُسیمر عورتون کو پہر مردون کو اجازت دی عورتین کو نہی بدستور قائم رہی رخصت کے عام ہونے مین بہت کچہہ کلام ہے واللہ اعلم انتہے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات قبور پر اور اون لوگون پر جو قبرون پر مسجد بناتے چراغ جلاتے ہین رواہ ابو داؤد و الترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان یہی لعنت زائرات قبور پر

حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک ترمذی وابن ماجہ وابن حبان کے بہی آئی ہے ترمذی نے
اسکو حدیث حسن صحیح کہا ہے ابن عمرو کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ایک جنازہ سے بعد دفن کے پہرے گہر کے دروازے پر ایک عورت کو آتے ہوئے دیکہا
وہ فاطمہ تہین پوچہا تم کدہر نکلین کہا اس مردہ کے گہر تعزیت کے لئے گئی تہی کہا شاید مقام کدی
تک بہی اونکے ساتہہ گئی ہوگی کہا معاذ اللہ جب آپ سے سن لیا تو پہر جانا کیا فرمایا اگر وہان تک
جاتی تو پہر تو جنت کو نہ دیکہتی جب تک کہ تیرے باپ کے دادا نہ دیکہتے رواہ ابو داؤد بطولہ
والنسائی بنحوہٖ معلوم ہوا کہ عورت کا ہمراہ جنازے کے جانا حرام ہے جنت سے اوسکو محروم
کرتا ہے عورت نہ قبر پر زیارت کے لئے جاوے نہ ہمراہ جنازے کے خدا جانے کیا کر گزرے
کیا ہوگا ❊

بشارت بر مرور بر قبور ظالمین و مصارع ایشان

ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا جبکہ گزر حجر دیار ثمود
پر ہوا کہ تم ان معذبین پر داخل مت ہو مگر روتے ہوئے اگر نہ رو ؤ تو داخل بہی مت ہو کہین تمکو
وہ بلا نہ پہونچے جو اونکو پہونچی ہے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے دوسری روایت مین یون آیا
ہے کہ پہر اپنا مونہہ کپڑے سے ڈہانک کر جلد جلد چلے یہانتک کہ اوس وادی سے نکل گئے معلوم
ہوا کہ جس جگہہ مدفن و مصرع کفار و ظلمہ کا ہو یا جس جگہہ کسی قوم پر عذاب ظاہری آیا ہو وہان
نہ جاوے اگر جاوے تو روتا ہوا جاوے اللہ سے ڈرے کہ اونکا سا حال کہین اسکا حال
نہو جاوے وہان جانا اونہین کے لئے سزاوار ہے جو مثل اونکے غیر مسلمان ہین ❊

بشارت بر عذاب قبر

ابن مسعود نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موتیٰ عذاب کئے جاتے ہین

قبرون مین بیانتک کہ بہائم اونکی آواز سنتے ہین رواہ الطبرانی باسناد حسن یہہ عذاب
دو گروہ کو ہوتاہے ایک کفار کو دوسرے فساق کو عثمان بن عفان مرفوعاً کہتے ہین کہ قبر پہلی منزل
ہے منازل آخرت سے اگر اوس سے نجات ہوگئی تو مابعد سہل تر ہے اگر نجات نہ ہوئی تو مابعد
سخت تر ہے کوئی منظر مینے زیادہ گہبراہٹ کا قبر سے نہین دیکہا رواہ الترمذی وقال حدیث
حسن غریب پہر عثمان نے یہہ شعر پڑہا

فان تنج منہا تنج من ذی عظیمۃ		والا فانی لا اخالک ناجیا

ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جب کوئی تم مین کا مرتا ہے تو مقعد اوسکا صبح شام
اوسپر عرض کیا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ سے اور اوس سے
کہتے ہین یہہ ہے جگہہ تیری جب تک کہ تو دن قیامت کے مبعوث ہو رواہ الشیخان والترمذی
والنسائی وابوداؤد عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہہ امت اپنی قبور مین مبتلا ہوتی ہے
مین ایک عورت ضعیفہ ہون فرمایا اللہ ثابت رکہتا ہے اونکو جو ایمان لائے ہین قول ثابت پر
زندگی دنیا و آخرت مین رواہ البزار ورواتہ ثقات یعنی جنکا ایمان درست یمان ہے
ایمان کے کام کرتے کرتے مرگئے اونکو یہہ ابتلا ہوگا رسول خدا نے جب ذکر فتانان قبر کا کیا
عمر بن خطاب نے پوچہا کیا ہماری عقلین ہمپر پہیر دیجاویگی فرمایا ہان جیسے آج تیری صورت ہے
یعنی اسیطرح کی عقل قبر مین بہی ہوگی عمر نے کہا تو پہر فتان کے موںہہ مین پتہر ہے یعنی عقل قائم
ہوگی تو جواب معقول دیا جاویگا رواہ احمد والطبرانی باسناد جید حدیث انس سے مرفوعاً
معلوم ہوا کہ مومن قبر مین وقت سوال کے حق مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یون کہیگا اشہد
انہ عبد اللہ ورسولہ کافر یا منافق کہیگا کہ مین کچہہ نہین جانتا مین وہی کہتا تہا جو لوگ کہتے تہے
اوس سے کہا جاویگا لا دریت ولا تلیت پہر اوسکو ایک لوہے کے ہتوڑے سے ایسا مارینگے
جسکی آواز سوا ثقلین کے ہر نزدیک کی چیز سنے گی رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم و
ابوداؤد نحوہ والنسائی باختصار معلوم ہوا کہ جسنے سنت کو معلوم کیا قرآن کی تلاوت

کی وہ نجات پاویگا جسنے انکو نہ جانا نہ پڑھا وہ ہالک ہے منافق کی وہی سزا ٹھیری ہے جو کافر
کی ہے علامات نفاق کا بیان گزر چکا جتنے دنیا مین فاسق ہین انہین ضرور کوئی نہ کوئی خصلت نفاق
کی ہوتی ہے حدیث برا ابن عازب مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم پناہ مانگو خدا سے عذاب قبر سے یہ کلمہ
دو یا تین بار فرمایا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ مردے سے کہتے ہین من ربك وما
دینك ومن نبیك وہ کہتا ہے ربی اللہ ودینی الاسلام وھو رسول اللہ رواہ
ابو داؤد بطولہ واحمد باسناد رواتہ محتج بھم فی الصحیح احوال برزخ مین کتاب
ثمار التنکیت جامع کیفیات عذاب وثواب قبر ہے یہہ جگہہ لایق تفصیل ان حالات کی نہین ہے
اعاذنا اللہ منہ بکرمہ ومنہ ولطفہ ؛ آمین ثم آمین

بشارت بر نشستن بر قبر و شکستن استخوان مردہ

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین سے اگر کوئی چنگاری پر
بیٹھے جس سے اوسکے کپڑے جل جاوین وہ آگ چمڑے مین جا لگے یہہ بہتر ہے اس سے کہ کسی قبر پر بیٹھے
رواہ مسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ جب قبر پر بیٹھنا مطلقاً منع ٹھیرا تو جو کوئی
اوسپر بیٹھکر پگے موتے گا وہ اور بھی برا ہوا عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ اگر مین چنگاری
پر چلون یا تلوار پر یا اپنا جوتا اپنے پاؤن مین ٹانکون یہہ زیادہ دوست ہے مجھکو اس بات سے
کہ کسی قبر پر چلون رواہ ابن ماجۃ باسناد جید معلوم ہوا کہ قبر کو پامال کرنا اوسپر چلنا
سخت ممنوع ہے عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے توڑنا مردے کی
ہڈی کا ویسا ہی ہے جیسے زندے کی ہڈی کا توڑنا رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ وابن حبان
یعنی معصیت وایذا دہی مین دونون برابر ہین اس زمانے مین معالجین لاش کو چیرتے پھاڑتے
کاٹتے ہین مادۂ مرض کو دریافت کرنے کے لئے یہہ کام شرعاً بالکل حرام ہے مردے کو سخت
ایذا ہوتی ہے ویسی ہی تکلیف پاتا ہے جیسے تکلیف زندہ پاتا ہے واللہ اعلم ؛

بشارت بزنار جہنم اعاذنا اللہ منہا

انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ اکثر دعا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ تھی کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار رواہ البخاری معلوم ہوا کہ عذاب نار حق ہے اللہ تعالے نے ہمکو سکھایا ہے کہ ہم اوس سے پناہ مانگا کرین تیہ عذاب کفار فساق فجار کے لیے متعین ہے اہل ایمان انشاء اللہ تعالے اوس سے محفوظ رہین گے اس عذاب سے پناہ مانگنا گویا فسق وفجور وکفر وشرک سے پناہ مانگنا ہے کہ یہی اسباب عذاب ہین نار کے عدی بن حاتم کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بچو تم آتش دوزخ سے آدہی ہی کہجور دیکر جسکو یہہ بہی نہ ملے وہ اچہی بات ہی کہے رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ اللہ کے لیے صدقہ دینا گو کیسا ہی کم کیون نہو اگرچہ ایک کلمہ طیبہ ہی ہو عذاب جہنم سے بچاتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین کہ پہلے تو رسول خدا نے اپنے عشیرہ کو الگ الگ ڈرایا پہر فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا اے فاطمہ چہڑا اپنی جان کو آتش دوزخ سے مین تیرے لیے اللہ سے کسی چیز کا مالک نہین ہون رواہ مسلم واللفظ لہ والبخاری والترمذی والنسائی بنحوہٖ سبحان اللہ وہان تو رسول خدا صلعم فاطمہ کے کام نہ آسکین یہان سارے فساق نام کے مسلمان اولیا مشائخ پیرون کی شفاعت کے بہروسے پر تارک فرائض وشرائع اسلام مرتکب کبائر مصر علی الکبائر ہین اونکی شفاعت پر خدا ورسول کو بہولے بیٹھے ہین کلیب بن حزن کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے طلب کرو جنت کو جہانتک بنے بہاگو نار سے اپنے تابو بہر جنت کا طالب نار سے ہارا نہین سوتا آخرت گہری ہوئی ہے مکارہ سے دنیا محفوف ہے لذات وشہوات سے کہین تمکو یہہ آخرت سے غافل نکردے رواہ الطبرانی عیش ولذات کے بندون کے لیے یہہ بشارت ہے کہ اونکا گہر نار ہے جو مکارہ مین پڑے ہین اونکو انشاء اللہ جنت ملیگی انس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے اگر ایک قطرہ نار کا تمہاری دنیا مین ہو تو سبکو بگاڑ دے رواہ البیہقی

بطولہ دوسرا لفظ یہہ ہے قسم ... کی اگر دیکہو تم جو دیکہا ہے مینے توہنسو تم کم اور روؤ بہت
پوچہا آپنے کیا دیکہا ہے فرمایا جنت و نار کو دیکہا ہے رواہ مسلم وابو یعلی ابن عمر کا لفظ مرفوع
یہہ ہے تم مت بہولو دو بڑی چیزون کو جنت و نار پہر رسول خدا روئے یہانتک کہ داڑہی پر آنسو بہی
فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اگر تم جانو جو مجہکو معلوم ہے امر آخرت سے تو جاؤ
تم طرف مٹی کے اور ڈالو تم اپنے سرون پر خاک رواہ ابو یعلی جبریل علیہ السلام پاس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے غمگین تہے سر نہ اوٹہاتے کہا تم کیسے غمگین ہو رہے ہو کہا مینے
ایک لپٹ جہنم کی دیکہی ہے ابتک جی ٹہکانے نہین ہوا ہے رواہ الطبرانی عن انس دوسرا لفظ
انس کا یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیت پڑہی وقودها الناس والحجارة
پہر فرمایا ہزار برس اوسکو سلگا یا تو لال ہوئی پہر ہزار برس سلگا یا تو سفید ہوئی پہر ہزار برس
سلگا یا تو کالی اندہیری ہوئی کسیطرح اوسکی لپٹ نہین بجہتی رواہ البیہقی والاصبہانی تیسرا
لفظ یہہ ہے کہ یہہ تمہاری آگ ایک جز ہے ستر جز نار جہنم سے اگر یہہ دو بار پانی سے نہ بجہائی
جاتی تو تم اس سے کامیاب نہو سکتے یہہ آگ خدا سے دعا کرتی ہے کہ پہر اسکو جہنم مین نہ بہیجے رواہ
ابن ماجة باسناد رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یہہ مضمون اور بہی کئی حدیثون
مین آیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ان هذه النار جزء من مأية جزء من جهنم
رواہ احمد ورواته رواة الصحیح جہنم کے بیان مین ظلمت و سواد و شرر و انواع آفات
نار کے ذکر مین متعدد حدیثین آئی ہین کسیقدر کتاب یقظہ مین لکہی گئی ہین اہل نار کے عذاب
طرح طرح کے ہونگے ہر گناہ کے موافق عقاب ہوگا مثلاً قرار ریاکار جب الحزن مین رہین گے
شہوت پرست لذت دوست وادی غی مین ہونگے ایک کنوان آثام نام ہے اوسمین وہ لوگ
رہین گے جنہون نے نماز ضائع کی ہے شہوت کے پیرو تہے عقارب و حیات جہنم کا ذکر علیحدہ آیا
ہے نہر غوطہ مین زانیات رہین گے انکے فروج سے اہل نار کو ایذا ہوگی سب سے کم عذاب مین وہ
ہوگا جسکے پاؤن کے نیچے دو چنگاریان ہونگی اوسکا دماغ اونسے کہولیگا یا دو جوتے آگ کے

پہنے ہوگا یا دو تسمے آگ کے لگے ہونگے جس سے دماغ پکے گا یہہ مضمون حدیث نعمان بن بشیر مین
صحیحین کے اندر آیا ہے منذری نے احادیث زفیر وشہیق وطعام زقوم وبکا وضیق وغیرہا
کو الگ الگ فصلون مین ذکر کیا ہے اللہ بچاوے مستحق اسکے اول کافر ہین پہر فاسق جو تارک
فرائض مرتکب کبیرہ مانع شرائع ریاکار بدکار شرابخوار فریبی دغاباز حرامزادے پر شور وشر
ہین مومن کامل کو اسکی ہوا بہی نہ لگے گی غرضکہ انجام اہل جنت واہل نار کا یہہ ہوگا کہ بعد فیصل
کے ہر ایک کی موت کو ذبح کر ڈالین گے فریقین سے کہدینگے اب تم ہمیشہ کو یہان رہو کہو موت نہ آویگی
کل خالد فیما ہو فیہ اسکو شیخین نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ❊

خاتمۃ الکتاب بیان مین اخلاص وصدق ونیت صالحہ کے

انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چھوڑا دنیا کو اللہ
وحدہ لاشریک لہ کے اخلاص پر اور قائم رکہا نماز کو اور دی زکوۃ اوس نے مفارقت کی دنیا
سے اور اللہ اوس سے راضی ہے اسکو ابن ماجہ وحاکم نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح علی
شرطہما کہا ہے آبو فراس ایک شخص قوم اسلم کے تہے اونہون نے کہا ایک آدمی نے پکار کر کہا اے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کیا ہے فرمایا اخلاص دوسری روایت مین یون ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تم پوچھو مجھہ سے جو چاہو ایک شخص نے کہا اسلام کیا
ہے فرمایا قائم رکہنا نماز کا دینا زکوۃ کا کہا ایمان کیا ہے فرمایا اخلاص کہا یقین کیا ہے کہا
تصدیق رواہ البیہقی وہو مرسل کافر سرے ہی سے منکر آخرت کے ہین اسلئے ایمان نہین
لاتے فاسق اگرچہ ایمان لائے ہین مگر انکو پورا یقین نہین ہے اگر آخرت کی تصدیق کرتے تو یہہ
جرأت یہہ اصرار کبائر پر نہوتا منافق مونہہ سے یا کام سے مومن ہین مگر اخلاص نہین رکہتے سو
کافرون منافقون کے لئے خلود نار ہے رہے فاسق وہ بہی بقدر فسق جہنم کی سیر کرینگے یہان
کے سارے مزے وہان بہول جاوینگے معاذ بن جبل کو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

طرف یمن کے بہیجا تہا اونہون نے کہا اے رسول خدا مجہکو وصیت کیجئے فرمایا تو خالص کر اپنے دین کو تجہکو تہوڑا سا ہی عمل کفایت کریگا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ثوبان کا لفظ یہہ ہے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے خوشی ہو مخلصین کو یہہ ہین چراغ ہدایت کے ہر فتنۂ تاریک انکے سبب سے دور ہوتا ہے رواہ البیہقی اخلاص وصواب بدون اتباع کتاب وسنت کے کسیکو میسر نہین آتا جو کوئی یہہ سمجہے کہ قرآن و حدیث سے علیحدہ ہو کر کسی اور کتاب وعلم سے اخلاص دین حاصل ہو سکتا ہے تو وہ جاہل ہے دین سے اوسکو حلاوت ایمان کی نہین ہے ضحاک بن قیس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تم خالص کرو اپنے اعمال کو بے شک اللہ تبارک وتعالے نہین قبول کرتا اعمال سے مگر اوس عمل کو جو کہ خالص اوسکے لئے ہے رواہ البزار باسناد لا باس بہ والبیہقی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ان اللہ عز وجل لا یقبل من العمل الا ما کان لہ خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ ابو داؤد والنسائی باسناد جید یعنی جو کام خالص اللہ کے لئے ہوتا ہے اوس سے اللہ مقصود ہے وہی تو قبول ہوتا ہے والا فلا ابو الدرداء کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچہہ اوسکے اندر ہے وہ بہی ملعون ہے مگر وہ چیز جس سے اللہ کی خوشی مقصود ہو رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ معلوم ہوا کہ دنیا کے سارے کام نکمے ہین کسی کام پر اجر نہین ملتا نہ وہ کام مقبول ہوتا ہے جب تک کہ اوسکو اللہ کے لئے نکرے اللہ کے لئے وہی کام ہو سکتا ہے جسکا حکم اللہ نے قرآن مین یا رسول اللہ نے حدیث مین فرمایا ہے باقی سارے کام ملعون ہوتے ہین اونکا انجام جہنم ہے حدیث عبادہ بن صامت مین مرفوعاً آیا ہے دنیا کو دن قیامت کے لائین گے کہا جاویگا کہ جو کچہہ اسمین اللہ عز وجل کے لئے ہو وہ الگ کرو اوسکو الگ کرکے باقی سارے کو نار دوزخ مین پہینک دینگے رواہ البیہقی دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ جو کام غیر اللہ کے لئے ہوگا اوسکو نار جہنم مین ڈالدینگے ابو ذر نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مراد کو پہونچا وہ شخص جسنے اپنا دل ایمان

کے لیے خالص کیا جی کو سلیم بنایا زبان کو سچا کیا نفس کو مطمئن عادت کو سیدہا کان کو سننے والا آنکھ
کو دیکھنے والا ٹھیرایا کان ایک سرپوش ہے آنکھ اوس چیز سے ٹھنڈی ہوتی ہے جسکو دل یاد کر لیتا
ہے جسنے اپنے دلکو یاد کرنیوالا بنایا وہ مراد کو پہونچا رواہ احمد والبیہقی باسناد فیہ احتمال
التحسین **فائدہ** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا
فرماتے تھے نہین اعمال مگر نیت سے ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اوس نے نیت کی جسکی ہجرت طرف
اللہ و رسول کے ہوئی وہ ہجرت اوسکی اللہ و رسول کے لئے ہے جسنے ہجرت کی دنیا کے لیے کہ
دنیا ملے یا عورت کے لئے کہ اوس سے نکاح کرے اوسکی ہجرت اوسی لئے ہے جسکے لئے ہجرت کی ہے
رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی یہ حدیث نصف علم دین ہے بلکہ سارے
دین کا دار مدار اسی حدیث پر ہے آدمی سے جو عمل ہوتا ہے صبح سے شام تک جو کچھ بھلا برا کام کرتا
ہے اوسمین کچھ نہ کچھ نیت ہوتی ہے کوئی نہ کوئی ارادہ ہوتا ہے جو شخص جس نیت و ارادہ سے کوئی
کام کرتا ہے اوسکا انجام وہی اوسکی نیت و ارادہ ہے آپ ہر شخص سمجھ لے کہ کون کام اللہ کے
لئے ہوا کون کام اپنے نفس کے لئے کون کام غیر اللہ کے لئے جو کام اللہ کے لئے نہین ہے وہ کیسا
ہی عمدہ و بہتر کام کیون نہو اوسکا کچھ اجر و ثواب نہین پہر اگر وہ کام اچھا بھی نہین ہے گناہ کا
کام ہے تو پہر اوسپر مواخذہ و عذاب متعین ہے کہانا پینا چلنا پہرنا سونا جاگنا پہننا بی بی سے محبت
کرنا اولاد کا چاہنا جگہ بنانا اگر اللہ کے لئے ہے تو ان کامون پر اجر ملتا ہے ورنہ یہ سب کام
لذات نفس شہوات طبیعت مین داخل ہین بہت لوگ اپنے اعمال خیر جسکی عادت رکہتے ہین بسبب عدم
نیت رضائے وحکم الٰہی کے یون ہی مفت مین ضائع کیا کرتے ہین اگر خدا و رسول کا حکم سمجھکر یہی
کام ادا کرین تو ثواب پاوین وہ کام بھی داخل عبادت ٹہیرے مگر نفس امارہ ابلیس لعین کب یہ
ارادہ کرنے دیتا ہے سارے کام اپنے عیش و آرام کے لئے حالت غفلت مین سرزد ہوا کرتے ہین
یا شہرت و نیکنامی و ناموری کے لئے جان بہی برباد مال بہی تباہ ایمان بہی خراب ہوتا ہے یہ
خالی ہاتھ رہکر مفلس بنکر مستحق عذاب و عقاب و حساب و کتاب ہوجاتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ

مرفوع یہہ ہے کہ لوگ اپنی نیات پر مبعوث ہونگے رواہ ابن ماجۃ باسناد حسن جابر کا لفظ
بجائے مبعوث محشور ہے یعنی جیسی نیت ویسا ہی حشر جسکی نیت بخیر ہے گو اوس سے وہ کام نہ بنا تو بھی
اوسکو اجر ملیگا جیسے اچھا کام کیا اگر نیت اچھی نہین تو اوسکو جزا نیت کی ملیگی نہ عمل کی اللہ طرف
جسم و صورت کے نہین دیکھتا دلکو دیکھتا ہے اسکو مسلم نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے
ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عز وجل سے روایت کیا کہ
کہ اللہ نے حسنات و سیئات کو لکھہ رکھا ہے پہر اوسکا بیان اپنی کتاب مین کیا ہے جس نے ارادہ
کیا نیکی کا پہر نہ کیا اوسکو تو اللہ ایک کامل نیکی اوسکے لئے اپنے پاس لکھہ لیتا ہے پہر اگر اوس نیکی
کو کر گزرا تو دس نیکیان لکھتا ہے سات سو چند تک پہر اوس سے زیادہ اور جس نے ارادہ کیا بدی
کا پہر نہ کیا اوسکو تو لکھتا ہے اللہ ایک نیکی کامل اوسکے لئے اور جو کر گزرا تو ایک ہی گناہ لکھتا ہے
یا اوسکو مٹا دیتا ہے ہلاک نہین ہوتا اللہ پر مگر ہلاک ہونیوالا رواہ البخاری و مسلم یعنی اللہ
کا احسان و کرم تو بیانتک ہے اب اگر کسی کی قسمت مین یہی لکھا ہے کہ وہ بدہی کئے جاوے
کسیطرح گناہ سے باز نہ آوے تو وہ آپ اپنی جان کو ہلاک کرتا ہے اللہ تعالے معذور ہے
یہی مضمون تفصیل سے حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک شیخین کے آیا ہے کئی لفظ کئی طریق سے اہل
ایمان کے لئے اس سے بڑہکر کوئی امید نہین ہے کہ ارادہ گناہ پر مواخذہ نہین بلکہ ترک
عمل پر مطابق ارادہ کے بے سنت ایک حسنہ کاملہ لکھا جاتا ہے مومن کو چاہئے کہ اول تو گناہ کا
ارادہ ہی نکرے اور اگر باغواے نفس و شیطان کوئی وسوسہ گناہ کا دلمین اتفاقًا آجاوے
تو اوس گناہ سے باز رہکر مفت مین اپنے لئے ایک نیکی کامل لکھوائی اور جو گناہ ہو گیا ہے تو فی الفور
توبہ کر ڈالے ساری تباہی اسی مین ہوتی ہے کہ گناہ سے توبہ نصیب نہو یا ہوکر ٹوٹ جاوے
معاصی کو اسی لئے کفر کا ایلچی کہتے ہین کہ جب لگاتار گناہ ہوتے رہین گے تو دل سیاہ ہوکر نوبت
کفر کی پہونچیگی موںہہ سے نرا کلمہ گو ہونا کچھہ کام نہ آدیگا جبتک دل و زبان سے کلمہ پڑہتا ہے وہ
حتی الامکان گناہ سے بہی ڈرتا بچتا رہتا ہے گناہ ہونے کا جلد تدارک کرلیتا ہے جنکا ایمان

تری زبان پر ہے وہ برابر گناہ کرتے رہتے ہین بے دہڑک معاصی مین مبتلا رہا کرتے ہین انکا خاتمہ
بخیر نہین ہوتا غرضکہ جو کوئی ایمان لایا ہے مسلمان بنا ہے اوسپر واجب ہے کہ مسلمانی کام کو
ایمان کے انجام کو ہردم پیش نظر رکہے عمل مین ارادہ اللہ کا کرے نفس و شیطان کا حصہ اوسمین
نہ لگائے قبول اعمال کے دو گر ہین ایک اخلاص دوسرے صواب اخلاص یہہ ہے کہ ہر کام سے
مقصود ذات الٰہی ہو آدمنے ہمکو اور جن کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ اوسکی عبادت و توحید کرین
دوسرے کی ہوا نہ لگنے دین شرک کا کیا ذکر ہے مومن کامل نرے خدا کا بندہ ہوتا ہے مشرک ایک
جہان کا بندہ بنتا ہے کہین بہلا یہہ دونون برابر ہوسکتے ہین ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ
شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل هل یستویان مثلا الحمد للہ بل اکثرهم لا
یعلمون صواب یہہ ہے کہ جو عمل ہو موافق سنت صحیحہ مرفوعہ کے ہو اپنی یا دوسرے کی راے
وعقل کا اوسمین کچہہ دخل نہو جو کام بال برابر خلاف حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا
ہے وہ مردود ہے قرآن وسنت مین ایسے ادلہ صحیحہ واضحہ موجود ہین جو قیامت تک کے حوادث
کے لیے بیان احکام کو کافی وافی شافی ہین رأے و قیاس کے نافی ہین ہان ذرا مزاولت ان
دونون اصول کی درکار ہے ورنہ بغیر مزاولت تو کتب رأے سے بہی ہر مسئلہ جزئی نہین نکال سکتا
وہ کیا صدہا فتوون مین عاجز نہین ہوتا ہے اس زمانہ پر فساد مین بحمدہ تعالے فقہ سنت
ہر زبان و مکان مین موجود و میسر ہے نہ حاجت زید کی باقی رہی ہے نہ عمرو کی مگر مخلص تجربہ کار
منصف عدل شعار کجا بعد حصول ایمان وتمیز اسلام کی جس کسیکو توفیق احسان کی ملی ہے مراء
وجدل ومکابرہ ومناظرہ ابناء دہر ومعاصرین سے علحدہ بے تہمت علم وعمل کی رکہتا ہے وہ
خدا کا خلیفہ ہے زمین مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہے مسلمین مین سلف مین بعد
قرون مشہود لہا بالخیر کے گو اختلاف تہا مگر کم تہا جتنا بعد زمانے کو زمانۂ نبوت سے ہوتا رہا
اوتنا ہی اختلاف بڑہتا گیا یہانتک کہ آخر صدی سیزدہم مین دین لہو و لعب ٹہیر گیا بجائے تقوی
کے فسق و فجور قائم ہوا حق کی جگہہ باطل نے اپنا نقشہ جمایا اخلاص کی جگہہ ریا و نفاق پہیل گیا

ادب شرع و اہل شرع کی جگہہ سب و شتم کمال علم و عقل ٹھیرا آب نام کی مسلمانی مین بہی بہت فرق آگیا
ہے ہر طرف سے اعدا اسلام نے سر اوٹھایا کوئی نیچر ہے کوئی اہل حق کا مکفر کوئی دشمن اہل سنت کوئی
دوستدار بدعت ایسے اختلاف کثیر کی حالت مین کوئی رستہ نجات کا سوا اتباع سنت کے دوسرا
نہین ہے یہہ رستہ امت اسلام کو نبی اسلام نے پہلے سے بتا رکہا ہے مگر جبکہ کوئی اوسکو بگوش
رضا سنے بچشم بینا دیکہے حدیث شریف مین آیا ہے فانہ من یعش منکم بعدی فسیری
اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها و
عضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل
بدعة ضلالة اسکو احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے عرباض بن ساریہ سے
مرفوعا روایت کیا ہے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو
جسنے نکالی ہمارے اس کام مین کوئی ایسی بات جو اوسمین نہین ہے تو وہ مردود ہے متفق
علیہ یہہ حدیث مع حدیث اول جابہ محدثات و بدعات کو رد کرتی ہے ہر بدعت و محدث کا ضلالت
ہونا بدون تخصیص کسی فرد کے با واز بلند ظاہر فرماتی ہے جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اما بعد
بہتر حدیث کتاب اللہ ہے بہتر ہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے شر امور محدثات ہین
ہر بدعت گمراہی ہے رواہ مسلم ابو ہریرہ نے مرفوعا کہا ہے ساری امت میری بہشت مین جاویگی
مگر جسنے نہ مانا پوچہا کسنے نہ مانا فرمایا جسنے میری اطاعت کی وہ بہشت مین جاویگا جسنے میری نافرمانی
کی اوسنے نہ مانا رواہ البخاری اہل حدیث مطیع رسول خدا ہین اہل رای مطیع رای تابع ائمہ
ہین رسول خدا کی بات نہ مانکر دوسرے کی بات پر چلنا یہی عدم اطاعت و عصیان رسالت
ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ آخر زمانے مین دجال کذاب ہونگے تمہارے پاس ایسی
باتین لاوینگے جو نہ تمنے سنی اور نہ تمہارے آبا نے سو تم اونسے دور رہو بچو کہین وہ تمکو
گمراہ نکردین کسی فتنہ مین نہ ڈالدین اسکو مسلم نے روایت کیا ہے تیہہ باتین وہی ہین جنپر
کوئی دلیل کتاب و سنت صحیحہ سے قائم نہین ہے جتنی بدعات و محدثات دین مین نکلے ہین

یہہ سب نئی باتین ہین جنکو اہل بدعت نزدیک اہل سنت کے اپنی زبان و بیان سے لاتے بتاتے
ہین ابن مسعود کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی
نبی مجھسے پہلے نہین ہوا جسکو اللہ نے اوسکی امت مین کہڑا کیا ہو مگر کچھہ لوگ اوسکے حواری
واصحاب تھے یعنی خالص دوست جو اوسکی سنت کو پکڑتے اوسکے حکم کی پیروی کرتے پھر اونکے
بعد ایسے اخلاف آئے کہ جو کچھہ وہ کہتے ہین سو نہین کرتے جو کرتے ہین اوسکا اونکو حکم نہین دیا
گیا اب جو کوئی اونکے ساتھہ اپنے ہاتھہ سے لڑے گا وہ مومن ہے جو زبان سے لڑیگا وہ مومن
ہے جو دل سے لڑیگا وہ مومن ہے اسکے سوا پہر ایمان سے ایک رائی کے دانے برابر بہی کچھہ نہین
اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اہل حدیث ہمیشہ ہاتھہ سے لکھتے زبان سے نصیحت کرتے دل سے
انکی بدعت کو برا جانتے ہین یہی فرقہ مصداق اس حدیث صحیح کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس حدیث
مین علاوہ فضل اہل اتباع کی اسطرف بہی اشارہ ہے کہ پچھلے لوگ مبتدع ہونگے اونسے مجاہدہ کرنا
دلیل ہے ایمان کی نشانی ہے اسلام کی ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کہ شروع ہوا اسلام غریب
اب پہر غریب ہوجاویگا سو غریبون کو خوشخبری ہو رواہ مسلم اس زمانہ آخر مین منجملہ امت
اسلام کے جسکو دیکھو اسودہ حال فارغ البال دنیا طلب عیش خواہ مقلد مذہب ہے سوا چند
متبعین سنت کے کہ انکو کوئی نہین پوچھتا انکے پاس نہ مال ہے نہ منال نہ حکومت ہے نہ اقبال
یہی قرآن وحدیث بغل مین ہے صبر و شکر انکا پیشہ و حال ہے انکی برابر دنیا مین کوئی غریب نہین
سو مصداق اس حدیث کی یہی غربا رہین نہ فقہاء و امراء ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کھینچا پہر کہا کہ یہہ اللہ کی راہ ہے پہر داہنے بائین اوسکے اور خط
کھینچے فرمایا یہہ راہین ہین ان مین سے ہر راہ پر ایک شیطان ہے جو اوس راہ کی طرف بلاتا ہے
پہر یہہ آیت پڑہی ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن
سبیلہ رواہ احمد والنسائی والدارمی یہہ حدیث صریح ہے اس باب مین کہ ایک راہ
صواب پر چلنا مقصود شارع ہے وہ ایک راہ یہی طریقہ کتاب وسنت کا ہے جسمین کسیطرح کا

اختلاف و تفرق نہین ہے باقی جتنی راہین ہین وہ خوف سے خالی نہین ہین بلکہ ہر راہ پر اونہین سے ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو سیدہی راہ سے بہکا کر اوس پگ ڈنڈی رستے پر لگا تا چاہتا ہے اسلام مین تہتر فرقے ہین ہر فرقے مین کئی کئی شعبے ہین ہر گروہ کا ایک نیا راستہ ہے سو ان سب راستون پر چلنے سے قرآن شریف مین اور اس حدیث مین منع فرمایا ہے اور کہدیا ہے کہ اگر تم اون راہون پر چلوگے تو اس راہ سے جدا ہو جاؤ گے وہ سب راہین خطوات شیطان ہین تم اونکی پیروی نکرو اوس راہ کج پیچ پر نہ چلو اسیطرح جب دین مین کسیکی تقلید واجب سمجھی جاتی ہے اوس امام یا شیخ یا استاد یا فقیہ یا مجتہد کی راہ پر آدمی چلتا ہے تو وہ راہ اوسکو شاہراہ ہدایت سے بہکا دیتی ہے مسلمان پر فرض ہے کہ اتباع کتاب و سنت کرے پھر خواہ کسی سے موافقت حاصل ہو یا مخالفت کچھ واسطہ و مطلب نہین ہے جو شخص تابع قرآن و حدیث ہے ہرگز دائرۂ طریقۂ ائمۂ اربعہ مجتہدین سے باہر نہین ہو سکتا ہے حدیث کا کوئی مسئلہ بھی ایسا نہین ہے جسکی طرف کوئی نہ کوئی ان ائمۂ اربعہ سے نہ گیا ہو اور جو فرضاً کوئی ایسا مسئلہ کسی حدیث صحیح صریح غیر منسوخ سے ثابت ہو جسپر عمل الکا فوت ہو گیا ہے تو بھی لائق حجت کے وہی حدیث ہوگی نہ وہ قول مخالف حدیث گو جمہور طرف اوسی خلاف ہی کے کیون نگئے ہون حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی سب کے سب نار مین جاوینگے مگر ایک ملت والے پوچھا کون فرمایا جسپر مین اور میرے اصحاب ہین رواہ الترمذی یہہ بات بالبداہۃ ہر شخص جانتا ہے کہ جو صورت کذائی ہر ایک مذہب کی آج قائم ہے اسپر ہرگز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب نہ تھے جسپر وہ سب تھے وہ صورت وہی ہے جو کتب صحاح ستۃ وغیرہا و کتاب اللہ مین مدوّن ہے سو جب یہہ بات ٹھیری تو سوا متبعین قرآن و حدیث کے کسیکا ناجی ہونا معلوم نہین ہوتا ہے ہر شخص اپنے عقائد و اعمال کو طریقۂ صحابہ پر عرض کرکے دریافت کر سکتا ہے کہ آیا موافق اونکے ہے یا مخالف اونکے حدیث انس مین محب سنت کا اپنے ہمراہ جنت مین جانا فرمایا ہے رواہ الترمذی اس سے زیادہ اور

کیا سعادت امت ہو سکتی ہے کہ امت ہمراہ اپنے امام برحق رسول صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ایک جگہہ ایک گھر مین ہو حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت
فساد امت کے اوسکو سو شہید کا اجر ہے اسکو بیہقی نے کتاب الزہد مین ابن عباس سے روایت
کیا ہے ابو سعید خدری نے مرفوعاً کہا ہے جسنے پاک مال کہایا سنت پر عمل کیا لوگ اوسکی شر
سے امن مین رہے وہ جنت مین جاویگا ایک آدمی نے کہا آجکل تو ایسے ہی لوگ بہت ہین فرمایا
جو زمانے میرے بعد آوینگے اونمین بہی ہونگے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اسمین خبر دی
ہے اسبات کی کہ زمانہ آخر مین بہی باوجود غربت اسلام کے کچہہ لوگ عامل بالحدیث بہی موجود
رہین گے ایسا نہو گا کہ ساری امت تقلید ہی پر جم جاوے یہی مطلب ہے اوس حدیث کا جسکو
ترمذی نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جمع نکریگا اللہ میری امت کو یا امت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ضلالت پر اللہ کا ہاتہہ ہے جماعت پر جو جماعت سے باہر گیا وہ نار مین گیا
مراد جماعت سے جماعت اہل سنت ہے سنت کہتے ہین حدیث کو حدیث کہتے ہین قول و فعل و
تقریر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہر قول وحی ہے اسیلیے حدیث کو برابر قرآن شریف تلو کتاب اللہ کہتے ہین کہ دونون پر
عمل کرنا واجب ہے اگر سارے قرآن وحدیث پر بسبب فساد زمان و آفت اہل جہان کے عمل نہو سکے
تو جتنا بنے اوسمین تو قصور نکرے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم لوگ ایسے زمانے
مین ہو کہ جو کوئی چہوڑ دے اوسمین دسوان حصہ اوس چیز کا جسکا حکم کیا گیا ہے تو ہلاک
ہو جاوے پہر ایسا زمانا آویگا کہ جو کوئی اونمین سے عمل کریگا دسوین حصے اوس چیز پر جسکا
حکم کیا گیا ہے تو وہ نجات پاویگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اس حدیث کا مصداق
بلاشبہہ یہی ہمارا زمانا ہے اہل سنت کہان ہین آوین اس نعمت کو جان دیکر مول لین بڑی
بدبختی ہے کہ ہم سے دسوین حصے پر بہی عمل نہوا بتو یارون کو ایک سنت پر بہی چلنا بہت بہاری
معلوم ہوتا ہے بدعتین اگر کہو تو سو کر ڈالین کچہہ بہی مشکل نہین ہے جس اہل حق سے کہو لڑائی

سول لے نین حمایت خدا و رسول کبہی بہی بکرین ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے نہین
گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد اوس ہدایت کے جسپر وہ قائم تہے مگر دیگئی جدل پہر یہہ آیت پڑہی
ماضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
معلوم ہوا کہ دین مین جہگڑنا الجہنا اور الجہانا اور ترد و قدح کرنا طعن و تشنیع سے پیش آنا گالی
گفتہ کتابون رسالون مین لکہنا نشانی ہے اس بات کی کہ ایسا آدمی گمراہ صاحب خصومت
ہوتا ہے اللہ تعالے ہر مسلمان مومن مخلص محسن کو توفیق اتباع سنت و ترک بدعت کے
بخشے ایمان مین اخلاص اعمال مین صواب کی راہ پر لگائے تیہہ رسالہ بیان اخلاص و
اتباع پر ختم ہوا اللہ تعالے اسیطرح ہمارا اور ہماری اولاد کا بلکہ سارے اہل اسلام کا مومنین
ہون یا مومنات اسی اخلاص و صواب پر خاتمہ بالخیر کرے سارے اسباب فسق و فجور و بدعات
و شرک و کفر سے بچاوے اوسپر قبول کرنا ہماری اس دعا کا کچہہ دشوار نہین ہے رب انت
ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین تیہہ رسالہ دوم ربیع الاول
سنہ ۱۳۰۲ ہجری کو تمام ہوا ۱۵ صفر سنہ مذکور کو شروع ہوا تہا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم
الصالحات وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی
رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین فقط

خاتمۃ الطبع بشارۃ الفساق از حکیم مولوی حافظ سید اعظم حسین صاحب سلمہ اللہ تعالے

خدای جہان آفرین کو سپاس و ثنا سے بے اندازہ اور رسول رحمۃ للعالمین پہر دوم
درود تازہ اور آل و اصحاب نبوت ہمیشہ مہبط ہزاران رحمت اور پیروان سنت و متبعان
ملت ہر جگہہ مورد ایزدی بشارت اما بعد نظر کو مژدہ دیدار اور خرد کو بشارت ادراک

کہ یہہ رسالۂ نامی و عجالۂ سامی عبرت آموز فاسقان ضلالت کوش بصیرت افزاے
صالحان موعظت نیوش موسوم بہ **بشارۃ الفساق** تازہ تالیف انیف
امیر روشن ضمیر علامۂ عالی رتبت فہامۂ فلاطون فطرت سرحلقۂ حق پرستان ہدایت
کیش پیشواے رہگرایان افادت اندیش امارت آراے امت سامان نقابت
فرجام فضیلت عنوان خیرازۂ جمعیت اعلام سرمایۂ آرائش ایام دانش پناہ بینش نگاہ
معدلت پسند معرفت پیوند رونق جاہ زینت کلاہ حقیقت شناس عرفان اساس
حضرت والا جاہ امیر الملک نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر
زادلہ المجد والتفاخر بعہد کشور پناہی بانوے خدا آگاہ خدیو خرد دستگاہ شہریار
حاتم نوال حکمران کسریٰ مثال وسادہ آراے نوشابہ خدم شبستان افروز رابعہ کرم
جلالت آگین سعادت آئین مشتری پایہ خورشید سایہ ہمت نہاد عظمت بنیاد ہمایون
ہمم عالی علم **جناب نواب شاہجہان بیگم** کرون آف انڈیا رئیس ولادر اعظم
طیبۂ اعلاے ستارۂ ہند و رئیسۂ بھوپال اداعہا اللہ بالعز والاقبال بادارت
خان خبرت عنوان فرخی توامان **محمد احمد خان صوفی** اعانہ اللہ القوی مطبع
مشہور انام **مفید عام** واقع فسحت آباد اکبر آباد مین بعد کمال تنقیح باحسن
تصحیح مطبوع ہوکر شائع اقطار و امصار ہوا اور سرمایۂ عبرت دانشمندان اولی الابصار

قطعۂ تاریخ طبع

میر عالی وقار والاجاہ — قدر مین طور و فضل مین جیحون
ہاتھ سے اوسکے کشتی درویش — موتیون سے ہے بسکہ مشحون
ہے نگونسار اوسکے رایت سے — کاویانی درفش افریدون
فوج اعدا مین اوسکے ڈر سے ہے — بے زد و کشت عالم طاعون

عدل سے اوسکے جمع یکجا ہے | پارۂ برف و شعلۂ کانون
کوئی اب سر اوٹھا نہین سکتا | سو رہا کہا کے فتنہ افیون
اوسکی میزان عقل مین پاسنگ | تخم فضل و کمال افلاطون
اک حباب اوسکے بحر ہمت مین | نظر آتا ہے گنبد گردون
بخت اوسکے جمال پر شیدا | مال اوسکے کمال پر مفتون
علم اوسکی سرشت مین مضمر | عقل اوسکی ضمیر مین مکنون
خاص کثرت مین عام کرتا ہے | خلق پر فیضِ خلوت ذوالنون
اہل یونان کے کام اوسکے حضور | حرکاتِ مشوشِ مجنون
دمبدم نازل اوسکے سینہ مین | کاروانِ علوم گوناگون
علم حق سے امانت اوسکے پاس | یک خزینہ نکات بوقلمون
جمع طرفہ رسالہ اوسنے کیا | عبرت افزاے فاسقان زبون
نام اوسکا **بشارۃ الفساق** | لیک تہدید خیز سب مضمون
طرفہ اعلام حق جسے پڑہ کر | ہوے اعلام اہل فسق نگون
ہے یقین راہ راست پر آئین | گر نہ رہزن ہو طالع واژون
کاش بیدار اہل غفلت ہون | سنکے اندازِ ایزد بیچون
کاش جانین کہ اونپہ قہر خدا | کرنے والا ہے ناگہان شبخون

فکر تاریخ تہی کیا مین نے
باعث عبرت بدان موزون
۱۳۰۲ھ

خاتمت الطبع از احمد خان صوفی مہتمم مطبع سعید عالم آگرہ

الحمد للہ والمنۃ کہ این رسالہ مختصر مطبوع طبائع انفس و آفاق اعنی بشارۃ الفساق

پیرایهٔ اختتام در بر کشید و از سنگ طبع جوهر گران بها پدید گردید و دیدهٔ جوهریان را
خیره گردانید هر سطر این کتاب تازیانه ایست بر دل غافلان و هر حرف نشتری است بر رگ
جاهلان تا خون فساد انگیز از هفت اندام ایشان بگیرد و از کثرت معاصی دل صفا طلب
در پهلوی شان نمیرد اگرچه از نام این کتاب فساق را بشارتی است عظیم اما از مضمونش
خواهند دید که برای شان عذابی است الیم دلی که ازین کتاب نرم نشد سنگ است آهن شر
دانی و چشمی که از خوف خدا اشکی نچکاند سرابش خوانی زهی طبع همایون جناب مستطاب
نواب امیر الملک والا جاه که چندین جواهر گوناگون از کان سخن بیرون نهاد
و هر گرفتن آن در رکنون در ربع مسکون صلای عام درداد که هزاران رهروان
بادیهٔ ضلالت و مراحل بیابان تیهٔ جهالت از مطالعهٔ تصانیفش ره نورد جادهٔ صواب
گردیدند و از طرق و شوارع خطرناک درگذشته بر منزل مقصود رسیدند الهی تا هر فساق
در توبه باز است و تا خائفان را از نعیم بهشت بشارت دلنواز است این کتاب را
هیکل گلوی عالم و عالمیان بساز آمین ثم آمین **قطعه مدحیه**

میر صدیق حسن خان نواب — از تو فساق نصیحت گیرند
شور تحسین تو پیدا از خلق — تلخکامان ز تو شربت گیرند
از تصانیف تو ای خازن علم — مفلسان نقد شریعت گیرند
امرا نیز بگوش دلها — پندهای تو بمنت گیرند
گمرهان شکر تو گویند هم — کز کتاب تو هدایت گیرند
این بشارت که تو دادی ما را — همه از حرف تو عبرت گیرند
جز کتاب تو ببازار جهان — هر چه گیرند بقیمت گیرند
باد لا نیسکه بعالم هستند — نام تو وقت سخاوت گیرند
بنسیم از شوق بسوی بهوپال — رهروان راه محبت گیرند

فہرست مقاصد رسالہ بشارۃ الفساق

تمت

صحت نامہ بشارۃ الفساق

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۵	اعقاب	احقاب	۴۹	۱	دبا	دیا
۵	۲۱	وہ نفس شہوت	ہوائے نفس	″	۴	حجث	حجت
۷	۸	کے	کے ہے	″	۱۷	ہوتی ہے	ہوتی ہین
۸	۸	آگیا	آگیا ہے	″	۲۰	ملون	ملعون
۱۲	۱۴	عمل کرنگے	عمل کرینگے	۵۱	۷	بیہجا	بہیجا
۱۸	۸	قاصہ	قاصر	″	۱۰	ہو	ہوا
″	۹	مناجت	مناجیت	۵۴	۸	نکریا	نکریا کہ
۱۹	۲۰	بزار	بزاز	″	۱۱	آغاز	بجری آغاز
۲۰	۸	پانی	پانی وغیرہ	۵۶	۱	بینچا	پہنچا
۲۳	۱۰	اونگلیون	اونگلیون	″	۸	تن	متن
۲۴	۱۷	آیا ہے	آتا ہے	″	۱۵	خرام	حرام
۲۹	۱۴	ما	کا	۵۸	۷	مرار	برار
۳۱	۷	پہر	پہر	۶۷	۱	عطلب	حطلیہ
۳۳	۳	تبیضہ	تبیعہ	۶۹	۲۰	زنا سے	زنا سے فحش سے
۳۷	۸	دہر کل	کل دہر	۷۱	۹	غلوت	خلوت
۴۶	۲	رخف	زحف	۷۳	۱۲	بدکرداری	بدکردار
″	۵	زخف	زحف	۸۰	۸	پرہے	مین ہے
″	۶	رخف	زحف	″	۱۰	صبحدم	تا صبحدم

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۹	۳	عزت	غیرت	۱۴۴	۱۵	الحاکم	والحاکم
"	۱۹	وغرہ	وغیرہ	۱۴۶	۱۲	نجارہ	بجارہ
۹۱	۷	انے	آنے	۱۴۸	۸	رویت	روایت
۹۸	۸	ورہے	وہ ہے	۱۴۹	۱۰	ور	در
"	۱۶	سنگہار	سنگار	۱۵۵	۲	ہراش	خراش
۱۰۲	۱۹	ظیبا تکم	طیبا تکم	۱۵۶	۱۲	کافر کیا	کافر کہا
"	"	بہا	بھا	۱۶۱	۹	عشرات	عثرات
۱۰۴	۲۰	ثالت	ثالث	۱۶۳	۸	گناہ	گندہ
۱۰۵	۱۱	ثقہ	ثقہ	۱۶۸	۱	بیقی	بیہقی
۱۱۰	۶	پرواہ	پروا	۱۷۰	۹	بہنم	جہنم
۱۱۴	۱۶	وودونون	دونون	۱۸۴	۲	گیاہے	کیاہے
۱۲۶	۹	رات دن	رات	۱۹۶	۷	لشریہ	الشریہ
۱۲۹	۱۲	الطبرانی	الترمذی	۲۰۱	۱۹	غرم	عزم
۱۳۰	۲۰	تمیر	تمیز	۲۰۶	۹	اسباب	اسباب بین
۱۳۱	۲۱	زانبہ	زانیہ	"	۱۸	یہ	یہ دنیا
۱۳۲	۳	کالے	کچھ کالے	۲۰۷	۳	آفسو	آنسو
۱۳۷	۶	بہونکا	بھونکا	۲۱۵	۶	یر	پر
۱۴۰	۷	سوبقات	موبقات	۲۱۸	۱۲	طیقہ	طبقہ
۱۴۳	۸	اولار	اولاد	۲۲۰	۹	تہیہ	تیہ

تمت